



تفسیر القرآن

# تفسیر حقانی

مفت محمد شفیع صاحب دہلوی

جلد اول

الفصل  
اشراف تہذیب

إِنَّمَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحْضِلْتُ لَكُمْ بِهِمَّةَ الْإِنْعَامِ إِلَّا مَا يَمُوتُ  
عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحْتَبَى الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمَةٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ①

عَلَيْكُمْ عَزَّ مُجِئِي الصَّيْدِ

شیر علی اللہ کے نام۔ ۷۷۷ ہجری بیانِ قیامت، حم و ط ۱ سے ۱

اسے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر کام میں کامیاب کرے گا۔ لیکن اس کے دل میں ایک اور بات بھی تھی۔ وہ اپنے والدین کی یاد میں تھی۔ ان کی روحیں کون سا مقام پر پہنچ چکی ہیں؟ ان کی قبریں کون سا جگہ پر ہیں؟ ان کی قبروں پر کون سا مکان ہے؟ ان کی قبروں پر کون سا مکان ہے؟ ان کی قبروں پر کون سا مکان ہے؟

۱۴۱۰ھ میں لکھی گئی۔ اس کے بعد اس کی تصحیف ہو گئی۔

ترکیب۔ اُسے فعل مجہول بھینچنے والا فعل معلول نام سم نصہ ای غنای علی نصب تک ہے جو اس میں از ویرہ انعام کے غیر ضل ہے۔ ضمیر مجرور ہے جو تک کے نام میں ہے۔ مفعلی۔ مفعول ضلای ہے مفعول کی حرف جر الصید ہے۔ مفعول مکین مفعول ضلای کی یہ سے ساقہ دو کی تھیں مصدر کے بھی مفعول۔

تفسیر: یہ وہ لوگ ہیں جو شریعت کا مفاد و احکامات جانتا ہوں گے مگر اس کے بعد کھانے پینے اور حلالی احرام چیزوں کے متعلق احکام بیان کرنا بھی میں قسمت خداوندی لطف سے کہ اس سورہہ کو میں کہ جس کا نام حضرت محمد بن عبد السلام پر مانا دیا جی و دو زبان یافتہ نازل ہونے کے بعد اس سے نامہ رکھا گیا کہ حرام حلالی چیزوں کا بیان کرنا گویا بات ظاہر ہے کہ حضرت شیخ طبرانی، طبرانی کے بعد پڑوس وغیرہ نے مسند ایامک چیزوں کو لکھا ہے تاکہ شریعت انبیاء علیہم السلام کو درہم و زبر کو یک نظر ملتانی اور کفر کر دیا ہے۔ اس سورہ میں

[illegible]







آیت میں عام مشرکین کے نزدیک چاروں مرد ہیں۔ بعض کہتے ہیں صرف ذی الجبر کی تک نہ یاد کا وہ بارچ کے اس میں اور ہوتے ہیں۔ مسلمان بھی مشرکین کو ان میں سے کہتے ہیں۔ اس لئے اس کی ممانعت کی گئی کہ ان میں سے کوئی حلال نہ سمجھو یعنی ان میں ایسے امور کو حلال نہ جانو۔ عام مشرکین کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے کیونکہ اس میں مشرکوں سے ان میں سے جس کی ممانعت ہے اور تاہم اس کی یہ آیت ہے **وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَيْفَ يُخَالِفُوا تَقَاتِلُوا أَتَمَّ تَقَاتِلُوا** کہ جہاں کہیں مشرکین کو پاؤ تو قتل کرو اور اگر ممکن نہ ہو تو ہتھیار اٹھائیں کہتے ہیں یہ آیت منسوخ نہیں کی گئی کہ اول آیت میں مشرکین کی ذمت کوئی حکم نہیں بلکہ مسلمانوں کی بدی اور ان کے مراسم میں غلط اندازی سے ممانعت ہے۔ سورہ ہود اور اب مجاہد کے یہ مرقہ یہودیہ درست نہیں کسی لئے کہ اٹھن نظر سب بدل کے اخیر کا حلقہ ولا یجوز عندک شذائ فوج صاف چکا کر دیا ہے کہ مشرکین کی بدی اور خاص میں سے ان ایم میں تعرض نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں میں کہ تعارض ہی نہیں صحیح کیا کہ کسی نے کہا یہ آیت **وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَيْفَ يُخَالِفُوا** کے یہ صحیح نہیں کہ جہاں کہیں کسی مشرک کو پاؤ مار دو اس لئے کہ جو مشرکین اسلام کے ساتھ صلحت رکھتے اور امن میں ہیں اور ہرگز قتل نہیں کئے جاتے تو لاکھ آیت **وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَيْفَ يُخَالِفُوا** سے تو مشرکین مرد اور اس سے کہ جن سے جبکہ ہتھ ہے اور یہ عام قاعدہ ہے کہ سب کی قوم سے صلحا جب تک قائم ہوتی ہے تو طرفین سے ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ جس نے اپنے مخالف پر جہاں کہیں قابو پایا وہ اتنا لاکھ آیت **وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَيْفَ يُخَالِفُوا** کو خاص کرنا چاہو۔

اور یہ آیت **وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَيْفَ يُخَالِفُوا** سے تعرض کرنے کی ممانعت ہے جو اسلام سے نہ غرض اور جب تک قائم نہیں رکھتے اور جو اسلام کی مسلمان کو اپنے دنیا کو اور انہیں مرنے دینی بات کہ اس بقدر پر جو شرعاً حرام کیا نہ ہو۔ جو سب سے میں ان سے تعرض نہ کرنا چاہیے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت میں سب بات ہے مگر اس زمانے میں مشرکین اور اگر چاہے عرب کو یا کسی اور دعا سے جو ان میں سے امن سزا مرد نہ تھا اور ان میں سے میں سے مذہب ہونا نہ دیکھنا کرتے تھے۔ اس لئے شرعاً حرام کی تخصیص کرنی پڑی۔ واطلمتہ اللہ۔

سوم۔ **وَلَا تَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ** امام واہدی کہتے ہیں کہ بدی وہ مذہب ہے جو اللہ کے لئے کہ میں بھی جاتی ہے۔ اوت اور گائے اور بکری اس کا ضرر دہو ہے۔ یہ کوئی دال۔ یعنی ان چیزوں میں بھی تعرض نہ کیا کہ اگر چہ شعا اور وہ میں یہ بھی شامل ہے مگر قسم کے بعد تخصیص تاکید و اتمام کے لئے ہے۔

چہارم۔ **وَلَا تَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ** یہ قاتل کی فتح ہے اور مرد اور اس سے وہ بدی ہر کہ جن کے گلے میں کوئی قاتل واد یعنی پڑا اس لئے داخل دیا جاتا تھا کہ یہ اللہ کی عزت ہے۔ بھراں سے کوئی ایسا نہایت میں تعرض نہ کرتا تھا۔ ایسا قربانیوں کے گلے میں عرب کے لوگ بھی کوئی دالوں کی دہی مٹے کر ڈال دیتے تھے کہ اس کے جسم میں ذرا سا چھانڈا کر کے کرٹان لگتی نہ دیتے تھے۔ بدی کے بعد قاتل کا ذکر بھی وہی تعلیم کے بعد تخصیص ہے۔

پنجم۔ **وَلَا تَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ**۔ اٹھن نے امی البیت الحرم میں چڑھا ہے۔ اضافت کی وجہ سے ان ساتھ کر کے صحت یعنی قہد سے مشتق ہے یعنی کہہ کے قصد کرنے والوں کو جو ج و لہ کے لئے آتے ہیں نہ چھوڑو۔ عام مشرکین نے جو جملہ کو بھی آیت **وَلَا تَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ** سے مستثنیٰ کیا ہے یعنی مشرکین کو قاتل کہہ میں آنے کی اثر آیت میں ممانعت ہوگی۔ پہلے جملہ سے اجازت ثابت ہوئی تھی کہ اگر ہوں کہا جائے کہ یہاں بھی نہیں آتھیں تو ممکن ہے کہ کسی لئے کہ اس جملہ میں صرف یہ بات ہے کہ جو کوئی مسلمان یا مشرک قاتل کہہ گا وہ اس سے تعرض نہ کرے۔ یہ وہ بات ہے کہ اب ان کو اس آیت میں آتہ و آتہ کی ممانعت کر دی۔ واپوں باتوں میں یہ کوئی خلاف نہیں۔







ہے۔ قول تو آیات کے محکم کو بلا جھجک یہ خاص کرنا اور پھر قیاس کے ائمہ یوں کو جو ان کو یہ ساقی نہیں بلکہ ٹھکانہ اور ہر یہ ہیں۔ اہل کتاب نے قرار دیا اور پھر ان سے حکام کو عام رکھا تا اس میں سے شراب کو مستثنیٰ کرنا نہ ہو کہ نہ مراد ان کو ایک چاندی و تختہ کے جس کی طرف کوئی مسلمان حلف سے نہ کرے صرف تک کا ان بھی نہیں (۱)۔

(۲) لحد یعنی خزان۔ صاحب کشف فرماتے ہیں کہ عرب میں یہ بھی دستور تھا کہ دفن کو بجا کرتے ہو یا نہ لایا کرتے تھے۔ یا تو لایا کرتے تھے پھر اس کو کھاتے تھے مگر وہ خزان جس کا کھانا اس آیت میں حرام کر دیا ہے وہ مسخوڑے یعنی وہ خزان جو بہت سست ہے یا نہ لایا گیا یا اس سے وہ خزان جو کبھی گوشت پر کھا جاتا ہے یا بھیجی اور کئی مٹی کی مٹی ہے۔ (۳) لحد الغنجدہ یعنی سودا کا گوشت اس میں کسی کی چربی اور ہال کھال سب شامل ہیں۔ (۴) اصل لغیر اللہ یہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر پکارا جاتا ہو یا نام جاہلیت میں مشرکین اپنے بتوں کے نام پر جانور چموز دیتے تھے جس طرح اب تک ہندو بلی، بچاؤں کے نام پر سانپ چموز دیتے ہیں ان کو وہ لوگ اور بچہ دے نہ تھے ران کا تو ان کے نام پر چموز نام لگال لحد علقہ ہے جس سے وہ جانور شریعت محمد پر کسی کی حقیر کے لئے پاک اور حرام قرار دیا گیا مگر عام مشرکین کا یہ قول ہے کہ صرف اس کا پکانے سے وہ جانور اس مرتبہ میں نہیں پہنچ گیا کہ اب جو کوئی اللہ کے نام سے اس کو ذبح کرے تب بھی وہ حرام ہی رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے جیسا کہ جاہلیت کا دستور تھا اور پھر اس میں اور اعلیٰ علیٰ اعتبار اس میں جو فرق ہو گا کمال میں خاص بتوں کا نام لے کر ذبح کرنا اور سنی میں بتوں کے لئے ذبح کرنا یا نہیں یا نہ لیں یا نہ لیں یہ بحث سودا و بقرہ میں ہو چکی اس کو بار بار دیکھا ہے۔ (۵) الغنجدہ یعنی جو جانور کھانکھوٹے سے مر جائے خنثی اور صفاتی کھانکھوٹا کسی کی تمیز سودا میں نہیں ہوا۔ لایا گیا یا جاہلیت میں یا مشرکین ذبح کرنے کے ہوں بھی جانور کا کھانکھوٹا کرنا ذرا لے تھے پھر اس کو کھاتے تھے۔ دوم یہ کہ کسی دھڑ کے چمدا لگ جاتے سے کھانکھوٹے کو مر جاتا ہے۔ سوم یہ کہ درختوں کی لکٹیوں میں نر نہ چمک جاتے سے کھانکھوٹے کو مر جاتا ہے تیسوں صورتوں میں یہ جانور ہرگز بغیر ذبح کیے مر جائے یہ نئی مراد ہے۔ سو یہ بھی حرام ہے (تفسیر تیسر) اسی میں کسی کی کوئی قید نہیں کہ اگر وہ جانور سرفی ہے اور کسی بغلیکین کے گھر سے گھر سے اٹھوئے سے اس کی ٹھون مرنے کی جی ہے تو وہ حلال ہے اور جس کو حرام خانے شراب پینے سے بگھ پرانہ دھو بھر کیا ضرورت ہے کہ کوئی آسمانی کے کھانے کھانکھوٹا کر ان میں تحریف کر کے اس کو کھال لگی مراد ہے۔ (۶) اللہ عوہوہ واقعہ یا بھی عرب یعنی اس جانور کو کھانے سے یا پھر سے مار دیا جاوے جیسا کہ عرب کا دستور تھا یہ بھی ذبح نہ ہونے کی وجہ سے یہ اور حرام ہے اور وہ جانور کہ جو شرابی کی گولی سے مارا جاوے وہ بھی ذبح و کھانہ میں ہے۔

[illegible][illegible]

اس کو کعبہ معظمہ کے لئے جس نذرانہ میں باندھا ہوا تھا بھی شامل ہے یعنی بزرگ علما، طبیب، محقق اور دانشور اچھے نہ ہوں لیکن اسے شکار نہ کر سکتے تھے۔ یہ رسم اچھے لوگوں کے لئے مخصوص تھی۔









وَمَا كُنْزُكُمْ فِي اللَّهِ مَقْلُوبَةً اُولَٰئِكَ لَمُخْلَبُونَ اور یہی کج سودا گروں سے اور اسی نے عام مردوں یا بے وقامتوں سے جرم کے طعنام مرانگیں بلکہ ذباغ اور دیگر خود دہنی چیزیں جو پاک اور خالص نہیں۔ چہارم سید کے نزدیک تدبیر سے اب تک ذباغ کرنے کا دستور ہے اور حضرت کج خلق علیہ السلام اور ان کے حواری شریعت موسیٰ کی پابندی کیا کرتے تھے۔ کج روایت سے ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے سود یا شراب یا کج گوشتی مرغی کا استعمال کیا ہو۔ ہاں ردیوں اور دیگر اقوام جو پہلوں کے زائیدہ مذہب میں آئی تھیں۔ ان کے ان کا دستور ہوا ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا معاف کرنا ہی نہیں کیا۔ ان کے نام جیسائیوں کے زید کا بھی درست نہیں ہوتا ہے چونکہ ان کے ہاں کہ وہ ایک اور شخص جزیں جن میں کج گوشتی مرغی بھی شامل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ عرب کی قوموں سے تھے قلب اور تنوع اور جہ ایم اور کلم اور عالمہ وغیرہ باقائے عرب معصوم کے ہاتھ کا ذبح کھانے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ صرف اس لئے کہ وہ لوگ بڑے نام جیسائی ہیں۔ پھر آج کل کے علاحدہ یورپ تو براہ یسائی ٹھانے والے تھے۔ فقیر کے نزدیک ان لوگوں کے ساتھ طبقات کا کرکھانا بھی خالی اور تہذیب و تمدن نہیں قطعاً ممکن حتیٰ لحد گرچہ یہ وہ نصرتی مسلمانوں کے کھانے کو حلال سمجھتے تھے کہ انہیں جسے مگر بحر محل لہجہ کہنے سے یہ اشارہ ہے کہ طریقہ میں اباحت قرار دیا جہاں سے نہ کہ اہستہ حاکمیت میں کو اس بند میں واضح فرماتا ہے والحصص من الصدقات یعنی مسلمان یا مدعا مدعی تہا۔ لئے نکاحا حلال ہیں۔ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اُولَٰئِكَ يُكْرَهْنَ اِلَيْهِمْ كَرَاهٍ كَرَاهٍ کی پادشاہی اور قوتوں سے جتنی نکاح قرار دیا ہے۔ مہر کو اس پر اضافی ہے مگر ان پر مقرر فرماتے ہیں کہ اہل کتاب مردوں سے جب نکاح درست ہے جبکہ مسلمان ہو جاویں۔ مہر کے نزدیک بعض مسلمان ہونے نکاح درست ہے کیونکہ عورت زبردست ہے۔ صبیح ہے ان کی محبت سے اسلام میں آ جاوے۔ برخلاف مرد کا فر کے خواہ اہل کتاب ہو خواہ کوئی اور جو مسلمان عورت کا نکاح اس سے درست نہیں۔ جیسا کہ پہلے مذکور انکھنیا کنایات و جن سے نکاح درست ہے و مہر نہیں مقرر کرتے ہیں۔ سعید بن المسیب اور حسن کے نزدیک اس کی تہذیب نہیں۔ لیکن اہل کتاب میں داخل نہیں مگر اوپر کے نزدیک داخل ہیں۔ مگر ان سب کے نکاح میں مرد اور کج پادشاہی اور بیشک کو ساتھ دینے کا قصد غرض ہو شرط ہے جیسا فرماتا ہے الا ان یتوبوا

اجودھی الآیہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا. وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ. مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيَقِيمَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑤

یعنی اہل کتاب کی مردوں سے نکاح درست ہے جو مسلمانوں کی محبت اور برادرانہ ہیں اور ان کو ازالہ کتبہ ہیں کہ ان کے جان و مال کی حفاظت کا اسلام پر مبنی ہے۔ سید صاحب نے ۳۰ اشارہ













فصل کی آگے بڑھتے ہوئے اس کے درست ہو جانے کو کئی قدر وقت سمجھتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو خدا نے دیا سمجھیں دہی ہیں تو یہ جانتے ہیں کہ ہر کسی کی خصوصیت ہے۔ سب ہی کو وہ سمجھیں لی ہیں۔ میں انسان پر انکی حالت کا طاری ہو جانا اس کی فطرت کا بھول جانا ہے کیونکہ کفر و معبود باطن لیسان ہو گئی اور اسی لئے کہا گیا ہے جہاں میں اس عجب علم اہل عقل بعد و عہد و داخلی معصہ بکمال نور۔ (دوم) وہ بات کہ جس کے سبب سے انسان تکلیف و حکام کی برداشت کرتا ہے مجددین ان قول و قرار ہے اس کو اس جملہ میں ذکر فرماتا ہے بعد فقہاء العالی والفقہاء۔ اس مجدد عقل سے یا تو وہ مجدد و جلال مراد ہے جو جواب نے آنحضرت ﷺ سے بیعت رسولوں اور غیر اس واقعہ میں کیا تھا کہ ہم غنی دہی میں پیش خدا تعالیٰ کے اور ہر دہی کی پابندی کریں گے اور رسول سے عہد کرنا بھی خدا سے عہد کرنا ہے جیسا کہ غور فرماتا ہے ان الذين يملكون انما يملكون الله كبرياء رسول ونايس خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ عہد اور انکی اور مقابل و غیر وہ ملکہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عہد ہے کہ جو بندوں نے دو ذوال خدا تعالیٰ سے کیا تھا۔ سدی فرماتے ہیں کہ انعام انہی اور اس کی موردیت کا شخصی ہو مجدد و جلال ہے کہ جس پر وہ انکی عقیدہ قائم ہیں اور یہ بہت عجیب ہے کیونکہ انسان کی یہ حالت احتیاج و حدوث جوازی کو ہم اس کا راستہ نگر کر رہی ہے۔ لیکن ایک باہمی عہد دہی ہے جس پر بندے کی طرف سے عہد ہے کہ ہمیشہ ہم سے خدا کا حکام و شریعت کی پابندی کریں گے۔ اس کے بعد جو اناس تکلیف و عبادت کو بیان فرماتا ہے کہ جو دونوں میں منہر ہے۔ اول تعظیم امر اور دوم نزہ علی خلق اللہ۔ اول بات کی طرف توجہ فرمائی اللہ میں اشارہ کرتا ہے کہ اس کی توجہ ہو تعظیم تائیس راہ تاج ہے کے لئے اور مدار ام اخلاق کی تعلیم کے لئے تمام لوگوں کے لئے توجہ فرماتا معظم و زہد اور ہو جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے فطری محبت سے ایسے ہی ہو گئے تھے ہر راہ و کتاب ہو گیا تھا۔ دوسری بات کی طرف توجہ نہ کہ فقط سید اشارہ کرتا ہے اور چونکہ قیام لہر اللہ کے لئے بھلی لوگوں کی بیجا کاوش اور باقی کی سرکشی اس بات کی طرف ایثار کرتی ہے کہ ان شریر دہی کی گوبلی کی جائے جو ہر با وکات شخصیت و نرم سے اور اگر کے اصل منصب قومیت میں شرعی و فطری دینی ہے۔ اس سے دلایہ ہر شخص کہ اس کی فراموشی اور دوسرے مرتبہ کے لئے انصاف شرعاً تھا۔ اس لئے اعدائے بھی فرمایا اور سب کے لئے اللہ سے ڈرنے کی تاکید بھی فرمادی۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ** اور اس مقام سے **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ** کا وہ تعلق ہے جو ہر کلمہ و مادہ سے

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ③  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ④  
آمَنُوا أَذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ مُّشْرِكُونَ ۖ ثُمَّ أَوَّلَيْتُمْ لَهُمُ الْآيَاتِ  
فَلَوْ أَنِ الْآيَاتُ لَهُمْ عَنْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑤

[illegible]

ترکیب : وعد کا قائل اللہ اللہ اس مخ مفعول اول باہر مفعولہ جملہ اورے مفعول میوزوف کے قائم مقام اللہ عرفیہ اللہ





وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرُكَ أَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا فَمَا بُدُوا بِهِ  
فَأَعْرَبْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا  
كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٥﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا  
كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ  
مُبِينٌ ﴿٦﴾ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمُ  
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧﴾ لَقَدْ  
كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ  
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَفِي  
الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ  
مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

اور جو لوگ کہے کہ میں تم کو نصرت دے گا میں نے ان سے عہد لیا تھا مگر وہ اس کا کچھ بھول گئے کہ جس سے ان کو نصرت دینی تھی وہ تم سے ہیں  
میں قیامت تک تمہارے دوست اور گواہ رہا اور تم پر یہ نشان لگا دے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔ اب ان کی کتاب تمہارے اس عہد اور رسول آپ کے جوہم کو بت  
کا ۱۱۰ احزاب ۲۱ ہے۔ جن کی تمام کتاب میں سے پچاس تھے جو پرستی باطن سے اور گمراہی کرتا ہے۔ تمہارے باطنی اللہ کی طرف سے نور اور دین کی کتاب آج  
جس سے نشان ہوگی جو خدا کی رضا و نسی کے عمل ہو سکے سلاحتی کے لئے ۱۱۰ احزاب ۲۱ میں کوئی طرف لایا ہے۔ اپنے ہم سے خود ان کو رد و راست  
سے دکھا ہے۔ ہے۔ یہ ایک دفعہ قاری کو سمجھ کر نہ ہوں گے (پ) کہہ دیا کہ یہ ایک کتاب جو عہد اللہ ہی سے آئی ہے اس سے کہہ دو مگر اللہ کے حکام میں کسی کا  
کیا قصور ہے اگر وہ کسی کا ان کو اور اس کی ماں اور سر نہ رکھ سکے۔ ہے۔ والوں کو لوگ کہتا ہے کہ یہ اور وہاں اور زمین میں نور نہ لگاؤں میں سے سب اللہ ہی کے  
لئے ہے۔ جو ہر جگہ ہے۔ یہ آیت ہے اور اللہ پر جی بھروسہ ہے۔

ترکیب : وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرُكَ سے متعلق ہے۔ پیغمبر اغویہ کا طرف ہے۔ یہیں جملہ حال ہے۔ رسولنا سے۔ سبل السلام  
مشکوٰۃ جلد ۱ سے بھری کھس احمد ملعون اول اور پیغمبر کے خیر کا عمل اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کا مطلب بھدی پر ہے۔ ان  
قرآن شریف میں جملہ ال برزخ۔

تفسیر : یہ اور پیغمبر جو نہ تک آئے اور وہ اس سے ملک کی سرسبزی اور خوبی اور وہاں کے لوگوں کی خصوصاتی و معانی اور عورتی اور اولاد میں اور  
حق اور بیوی و اولاد کی نعمت اور بہادری دیکھ کر وہ اس کے اور میں سراٹھ کر گھبراہٹ میں توشیح اور خوف میں ڈال کر دیا مگر کاتب اور پیش  
ہاں ان نے ان کو قتل اور خدا کی مدد کا بھروسہ دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخْلُقُونَ الْإِنْسَانَ لَقَدْ فَعَلُوا مَا لَهُمْ شَرٌّ











کے جس میں ساڑھے زمین پر اندھے گر پڑے اور انوں کے بچے پڑے اور بعد کے بچے کلاب نے جو اس زمین کی جاسوسی کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے پکڑے پھاڑے اور ساری جماعتی امرا کیل کو کہا کہ وہ زمین جہاں ہم جاسوسی کے لئے گئے تھے وہاں زمین سے خدا راضی ہے تو ہم کو اس زمین پر ملے جائے گا اور اگر خداوند سے بغاوت نہ کرو اور نہ تم وہیں کے لوگوں سے اردو۔ وہ تو تمہاری خوراک ہیں۔ ان کا ساریان ہے چاہئے یہاں رجلاں اے کی یہ پوری تیسرے ہے اسب ساری رجلاں نے چاہا کہ ان پر پھڑاؤ کرے اور ان وقت جماعت کے چند میں سارے نئی امرا کیل کے سامنے خدا کا حوالہ دیا اور خداوند نے ساری کو فرمایا کہ یہ لوگ کب تک مجھے ضرر دلائیں گے اور کب تک میری نیکوئی کا جو کچھ لکھا میں یقین نہ کریں گے۔ میں انہیں دباؤں دے دوں گا اور انہیں خارج کر دوں گا ان کے بدلے تھے اور وہ دوں گا۔ مرنے کے انہیں یہ چیز ضرور دے میں تھے تو انہیں گئے کہ خدا نے ان کو بچا ہوا میں ہلاک کر دیا۔ سو میں تیری سنت کر رہوں کہ تو اپنی رحمت سے اس امت کا گناہ بخش دے۔ خداوند نے فرمایا میں نے تیرے کہنے سے غصہ پر مجھے اپنی حیات کی قسم جیسا تم نے وعدہ فرمایا اور خدا نے کہا میں تم سے یہ ساری کرنا۔ تمہاری لاشیں سب کی میں برس والے سے لے کر دہرائے تک۔ جنہوں نے میری شکایتیں کیں اس جاپان میں کریں گی۔ تم بے شک اسی زمین پر نہ پہنچو گے۔ جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے جو پڑے اور کلاب کے اور تمہارے لڑکوں کے جن کے حق میں تم کہتے ہو کہ وہ لٹ جائیں گے میں ان کو واصل کر دوں گا اور تمہاری لاشیں اس جاپان میں کریں گی اور تمہارے لڑکے اس جاپان میں چالیس برس تک بھٹکتے پھریں گے۔ ان انوں کے شمار کے موافق جن میں تم اس زمین کی جاسوسی کرنے تھے جو چالیس دن میں دن چھپے ایک سال ہوگا۔ اچھی غصہ۔ چنانچہ یہی اسی ہوا کہ ان کو لڑکے تو اس واقعہ کے اگلے روز عیالوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے جو باوجود کشت مرنے والی علیہ السلام کے پہاڑ پر ان سے لڑنے کو نہ تھے۔ پھر وہ دوں جاسوسی اور پھر سب لوگ اس قرن کے ڈاکو قرار دیا اور قتل سے ہلاک ہوئے تھے کس چالیس برس کے عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان سے پہلے ان کے بھائی ہارون علیہ السلام بھی یہاں تک کھائی جاپان میں تھے۔ پھر جب یہ چالیس برس گزر گئے اور لوگ تمام ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تمام مقاصد ان کا ہوا تھا اور غلط پڑے میں انوں ہوا تو خدا نے نئی نسل امرا کیل کو دیا کہ ان کا ملک مہلا کیا۔ عیالوں اور دیگر اقوام شام پر یونانہ فانی امرا کیل فتح پانے رہے۔ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا۔

یہاں یہ تھا تو امرا کر وانی۔ عیاد اس زمین کو کہتے ہیں جس میں آدمی کو رہنا نہ ملے۔ یہ زمین کی جس میں بھی امرا کیل بھٹکتے پھرتے رہے کہ جس کو ہم نے سورہ بقرہ میں ایک فقرہ میں دیا ہے۔ یعنی جو قحطام سے مشرق کی طرف ہمو کر کے عیالوں کا دوسرا اور عرب کا شمال اور مصر کی گوشہ دے پانے ہوں تک یعنی شام کے کھڑے۔ یہی سو کوں کا میدان ہے جہاں اس زمانہ میں کبھی نہیں پہنچا اور وہاں عیالوں میں بکھرتے تھے بھی وہی جس میں نئی امرا کیل سے ایک دھول کا اتفاق ہوا تھا۔ خدا کی قدرت بھی شام کے ملک میں پہنچا جو بچے تھے۔ مگر وہاں منزل مل کر پھر بھول چک کر وہاں آ جاتے تھے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقْبِلُ مِنْ أَحَدِهِمَا  
وَلَمْ يَتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ  
لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لَمَتَّغْتَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ  
لَأَقْتُلَنَّكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٠﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبْوَأَ







جسے پہلے کر کے جہد کے لئے سولی پر بھی لٹایا جائے۔ اس صورت میں ہاتھ پاؤں کاٹ کر پھانسی کیا جاوے اور سولی پر بھی تھم کے لے لٹکا دیا جائے۔ اور اگر صلب دل لڑنے سے تو ایک طرف کام نہ دروہری طرف کام نہ چھوڑ دیا جائے اور اگر صرف لوگوں کو خوف ہی دلانے کے لئے ہی کیا جائے یعنی اس کو قید کیا جاوے۔ شاعری لکھنا فرماتے ہیں اس کے معنی جہاد میں اسے جہاد میں لڑنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ میں قتل اس کی طرف سے کرنا ہوگا کہ اگر وہ لوگ سے پہلے اس شخص پر سے تو پر کر لیں تو اس سے یہ حد مائدہ ہو جائے گی اس کی طرف جہاد خواہ ملی ہوں خواہ جانی اس کا فرض ہے۔ ان سے ضرور روکنا کوڑا لگے۔ وحید الدہلوی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥١﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوكَ مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٥٢﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک وسیع کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔ (۵۰) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔ (۵۱) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔ (۵۲) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔

ترکیب: إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ ممکن ہے کہ ابتغوا سے مشتق ہو اور جائز ہے کہ نور وسیلہ۔ یہ کیونکہ یہ معنی التماس ہے۔ جہاد میں کفرو اسل وصول اس میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

تفسیر: اس آیت میں ان وعدوں اور ایمان کی خدمت میں جو خدا سے فرماتے تھے اور سولی اور قرآن کے نام سے جہاد افغانی کی طرف پہنچنے کا وسیلہ اور اصل ایمان ہے جو خدا کی راہ میں جہاد سے باہر ہوتے تھے جس کا تہجد یا نور آخرت میں سوال اور فوری ہے۔ اس مقدمہ پر ان کے برخلاف اس وجہ سے کہ ایمان کی راہ میں جہاد کے لئے ایک قسم کی تکیا اور پھانسی کرنے کی قریب و غایت ہوتی ہے اور اس کے برخلاف کرنے میں سخت کا انجام بد ہوتا ہے۔ اور ایمان کے صحیح حکام الہی اور قسم میں تھم ہیں۔ احوال بری باتوں کا ترک کرنا اور یہ سب سے مقدم ہے کیونکہ انسان جب تک بری باتوں کو ترک نہیں کر سکتا کہ اس کے لئے نہ ہو۔ یہ ایسا اڑھیا بوجھ ہے کہ اس کو نکھڑے روکے گا اور وہ اپنی ہی طرف سے لے گا۔ خدا و ملائکہ جب کسی کو اپنی طرف سے لے گا تو اس کو صحت کا پتہ ہے کہ اس کو مانتے لیتے ہیں۔ پھر کچھ لکھتے ہیں۔

ہوے جو کہ نور وصل قسم  
دل کو نال خیر سے کر یک قسم

اس لئے سب سے مقدم اس قسم کی طرف سے ابتغوا اللہ کی راہ میں جہاد۔ دوسری قسم میں جو کام میں لانا۔ جہاد عبارت جہاد کی ہے۔ اور دوسرا جہاد ہے۔ ان سب کی طرف سے لے لٹکا دیا جائے۔ اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔ (۵۰) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔ (۵۱) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔ (۵۲) اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے لئے سب سے بہتر راہ تلاش کرو۔









المقروطين ⑦

**تركيب:** مفعول به، مفعول عن، فتح ناقلة لاي حركت مفعول من المفعول ثانوا - المفعول يسلمعون كائنان - ومن الذين هادوا مصروف  
يسلمعون الذين، فاعلوا -

— ၁၁၆ —

ترجمہ: سید محمد اسحاق علی شاہ



لوگ باوجود یکہ تو بہت سے متعلقہ ہیں اور نہ اس میں کام الہی میں اور اس کو خاص اللہ نے نازل کیا تھا جس پر انبیاء اور مشائخ و علماء چلتے تھے مگر اس کے علم سے احوال کر کے اسے ہی آپ کو علم دیا کہ جس کے منکر ہیں مالِ حجب کی بات سے لگتا ان کے غلبہ ایسے شراب اوستے ہیں کہ جس کتاب کو حق سمجھتے ہیں اس کے احکام پہنچنے کے لئے اس کو مجھڑ کر خلاف کے پاس جاتے ہیں۔ جس میں ان اپنی کتاب تو بہت کی نسبت پر حجت ہو تو اس تمام کتابی عربی کے مقابلہ میں حق سے جہنم پھٹی کر کے میں کیا مجھڑ مال نہ ہوگا؟ و اما ذلک بالقسط منین میں الہی طرف اشارہ ہے کہ دراصل ان کا دور بہت پر ایمان ہی تھیں۔ اس کے بعد توحید کی حد نہ فرماتا ہے کہ جس کے دور دراصل منکر ہیں۔ (اور انہا انزلنا القرآن) کہ دور بہت کم ہے۔ انہوں نے انہی کی تعلیم کر دہ کتاب نہیں بلکہ عربوں میں اللہ ہے۔ جو حق منہ جھرت ہوئی بداد پر نازل ہوئی تھی۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے **فَلَقَدْ نَزَّلْنَا مُوسٰی بِالْكِتَابِ** کی التورہ اور بہت جگہ ایسے ہی آیا ہے (۴) **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَنُزِّلَتْ** ہونے سے وہ احکام و شرائع اور دور سے دور فرمادیتا یہ باری تعالیٰ اور نبوت اور معاہدہ کی (۳) **لَمْ يَكُنْ لَهُ الْبَیِّنَاتُ** کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے کہ حضرت جبریل علیہ السلام تک جس قدر انبیاء آئے ہیں احکام و شرائع میں سب کے سب توحید پر چلتے تھے۔ ان کے لئے کوئی جداگانہ شریعت نہ دلی گئی تھی۔ تو یاد رہے کہ یہ وہی ہے جو وہی کے بعد ہے۔ پھر انبیاء کی صفت میں **لَمْ يَكُنْ لَهُ الْبَیِّنَاتُ** کا معنی دانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تمام ان عربوں کو صرف حق کے بلکہ ملحق تھے اور یہ بھی کہ وہ یہود و نصاریٰ نہ تھے بلکہ مسلمان۔ جس سے یہ بات پتہ چلی کہ تمام انبیاء و کرام کے سب حق اور مقابہ پر اسام تھے۔ **لَلَّذِیْنَ هَدٰی اِلٰہُکُمْ** سے متعلق دانا جملہ کے گاؤں پر حق ہوں گے کہ انبیاء و احکام توحید پر چلتے تھے یا یہود کو ختم دیتے تھے۔ احکام و شرائع کی منع ہے (۲) **اِلٰہُکُمْ** وہی ہے اور یہ بھی کہ انہوں نے حق سے مشتق ہے۔

بہت کم ہی ذہنیت ہے اس لئے یہود میں جس تہے تھے وہی لوگ جو ان مجتہدین کے ہوتے تھے اور انہوں نے عام علماء کے یا راہنما اور پیشوا کے بارے میں **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** میں کتاب اللہ یا احکام و شرائع کو ملتا ہے کہ وہاں کے عالم تھے کسی ایسی چیز کے جو کتاب میں یعنی توحید میں سے خارج تھے جسے باطنی حکم سے متعلق کیا ہوا ہے کہ جو کچھ ان کو توحید میں سے یا نہ ملتا تھا وہ اس کا حکم دیتے تھے (نیز) یعنی نہ صرف انبیاء ہی توحید پر پہنچ کر اپنے حکم دیتے تھے بلکہ ان کے بعد مشائخ اور محدثین ایسی پہنچا دیتے تھے۔ یہود میں جو یہود تھے تو بہت میں تشریف کر فی شرع کی تھی۔ نہ انہی کے اس سبب تھے ایک خوفِ حاکم کہ ان کے برخلاف یہ احکام بیان کرنا سے تو ہم کو ایذا دینے سے۔ اس کے جواب فرماتا ہے **فَلَا تَتَّبِعُوا النَّفْسَ** و **اَعْوَجُوْا** کہ لوگوں سے نہ ذرا جگہ خاص تھی۔ یہ کیونکہ حق و حقا میں ہوں۔ اور اس سبب ملحق تھا کہ لوگوں کی کراہی کے موافق نہ کیا اور کہ ان کے حکم دیتے تھے جو کچھ دیا کریں۔ ان سے جواب میں فرماتا ہے **وَلَا تَتَّبِعُوا اِلٰہَکُمْ** کہ انہوں نے نہ توحید اور بہت سے حقیقت ہے۔ اس کے لئے میری اہمیت میں خدایت نہ کر۔ اور اس کے بعد بطور تہذیب کے فرماتا ہے **وَمَنْ لَّمْ يَتَّخِذْ** بلکہ اگر جو بدعت خدا کی نازل کی ہوئی کتاب پر عمل نہ دے وہ کافر ہے۔ مگر کہتے ہیں خلاف انہی کے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کافر ہوتا ہے تو اس صورت میں عدل سے بھی اس کا منکر ہو اور نہ اس میں حق جانے اور ایمان سے حق کہنے پر جو کوئی خلاف کتاب اللہ کی روایتی فرض سے ٹھیک کرے گا کافر نہ ہوگا بلکہ فاسق۔ یہاں سے وہ عجز و غرور کی نگرانی میں خلاف قرآن قرار دیا جاتا ہے کہ اس احکام کی گئی بلکہ جو قرآن کے مخالف ہیں۔ ایک کو دل سے پسند کر کے حکم دے گا تو یہ سب آیت مذکورہ کافر ہو جائے گا۔

۱۔ یہاں سے صاف صحت ہوا کہ جو کافر ہوئی کے بعد ذہنیت کے نام سے تعریف کی گئی اور اگر کافر بہت نہیں اور یہ مجھڑ و غلطی علی کتاب ہے کہ توحید بت لکھتا ہے تعالیٰ کے بعد تعریف ہوا کہ جس تعالیٰ کو وہ بت تعریف کریں کہ جس کے احکام قرآن میں مذکور ہیں جن کو اپنی مثال اللہ کے لئے اس پر عمل کریں کہ مسلمانوں کو اس کے تسلیم پر مجبور کیا کرتے ہیں۔



غرائب کی بابت ہمیں کہنے کے لئے فرعون اور اس کے سب خادموں اور اس کی مادی سرزمین کے عہد سے خداوند نے مصر کی سرزمین میں بھیجا تھا اور اس قوتی ہاتھ اور بڑے ہیبت کے سب ماسوں کی بابت جو موسیٰ نے تمام بنی اسرائیل کے قے کے کہہ رکھا ہے۔ "اب ہلی کر سنا ہے نہ یہ بات جس پر تو ریت کا قہر ہو گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کیا بنا کے کسی صدمہ کے ہاتھ کی بھی کسی ہوئی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ بہت عرصہ سے بعد تجزیہ ہوئی پہلا قہر کا نشان بھی سن گیا جو بنی اسرائیل میں فرعون اور مدعوین زیادت کا واقعہ در عام روایت ہوئی اور اخص یہ ہے کہ سر تہم قریت میں کسی جو بھی نہیں پایا جاتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہیں بلکہ یہ کوئی در سر امور ان کا حال تہر کر رہا ہے اور اخص یہ ہے کہ ہمارے سب احادیث میں کہ یہ عرصہ مقامات ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہمارے راستے فحش کے گھنے دے سے معلوم ہوتے ہیں اس کی بابت کا خود اہل کتاب بھی قرار ہے کہ یہ مقامات قریت میں کسی اور شخص نے بعد میں لکھے ہیں اور جاسند حضرت عزیر علیہ السلام کا نام تا سچ ہیں۔ لڑائی کر کر کر یہ وہی حضرت عزیر علیہ السلام نے بعد میں زیادہ کر دی کہ جبکہ حضرت عزیر علیہ السلام کی تھے۔ غلامانہ کیہ کر لیتے تھے، جو یہ تفسیروں مقامات غلامانہ میں ہیں کہ جن کے خداوند نے کالہر کتاب کے مفسرین کو بھی قرار ہے جیسے کہ ہمارے تفسیران و تفسیران کا تعلق اور خدا سے محبوب کا کشتی لڑا اور آدم کو پیدا کر کے بچھڑا اور اس سے خائف ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شرب لیا کر پڑی دونوں سنبول سے بنا تھا۔ حضرت مدون علیہ السلام کا بنی اسرائیل سے ہجرا ہوا، یا تاریخی واقعات میں غلباں ہیں۔ وہ تو کسی طرح کھاسہ الٹی نہیں ہو سکتے۔ غیر انگوں کے ظلم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عزیر علیہ السلام کی قریت میں واقعہ کا شرب لیا کر پڑی اور موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور اشخاص کے ظلم بھی مندرج ہیں قریت محمد جو مرکب ہے ظلم اصلی اور غیر اصلی سے ہرگز وہی قریت نہیں۔ ہاں کوئی شخص جو مضامین قرآن کے اور کچھ اور انہی دیگر لوگوں کی لے کر کوئی کتاب مرکب کرے تو یہ مجموعہ ہرگز قرآن نہ ہو گا۔ میں اسلامی عقیدہ کے ہر ادب یہ مجموعہ ہرگز قریت نہیں۔ کلام حقانی۔

(۲) اصل حال یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد کے اندر واقعہ چلے گئے وقت تفسیروں اور مصر کے بادشاہوں کی قدرت مگر میں جو بنی اسرائیل پر واقع ہوئی قریت منظور ہوئی کیونکہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مسئلہ کو کھول کر جس میں قریت دھری تھی (جیسا کہ کتاب مشواہ کے ۲۲ باب اور اس سے صندوق میں موسیٰ کا کتاب دھریہ ۲۱ باب تا سچ با تہرہ ہجری اور دونوں کے جو کہ عرب سے منور لائے تھے اور کچھ لکھو جیسا کہ اہل کتاب المسلمین کے ۸ باب اور اس میں مذکور ہے۔ یہ واقعہ حضرت علی علیہ السلام سے قیضہ پڑا اس پر ہجرت کا ہے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل میں مسخت کے کھڑے ہو گئے اور اسرائیلی بادشاہ اکثر بہت پرست اور جاکر ہوئے گئے کہ کل کو بھی ملے اور جو کچھ اس مقدمہ میں تہرات تھے سب کو نہ کھوس کر برابر کر دیا کہ خود وہی میں بہت رکھ رہے۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام سے قیضہ چار سو برس بعد یہ سادہ آسمان کے عہد میں نہ تھا کہ جن نے انیسویں صدی کے کسی کو نہ سنا دیکھ ہوئے تھی سو برس کے بعد ہمارے واقعات قریت ہوئی کیا کہ کچھ کوئی موسیٰ قریت دستیاب ہوئی جس کو کسی کو نہ سنا دیا۔ ہاں یہ مجموعہ بھی جس کو غلطی دے کر سب کیا تھا اور جو بنی اسرائیل میں قریت سمجھ جانے کا تھا نہ کہ لیسری بنی حضرت لعلی اور جو حوالی میں باطل نیست و نہ ہو ہو گا۔ یہاں تک کہ جب بنی اسرائیل سے (۲۰۰۰) برس کی اسیری کے بعد وہ بائیس سے شام میں آئے تو ان کے پاس قریت تو کیا کوئی مذہبی کتاب بھی نہ تھی کہ وہ دوسرے سے اپنا مذہب نام کو بھی بول سکتے تھے اور کلائی زبان بولتے تھے۔ اس کے بعد مشہور کرتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام نے ہجرا اور قریت کو سب کیا مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ایک۔ یہ سنا ہے کہ جس نے خود بنی اسرائیل کی کتاب مجموعہ باطل میں پڑ کر۔ ہاں یہ قول محققین مشہور مذاہب کی تفسیر ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے قیضہ تیس سو برس پہلے ہجرت تھے۔ یہ بھی نہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام نے ہاں۔ ہاں کہ مر سب یہ قرآن میں بنی اسرائیل کے ہاں کے ہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک سو کتر بنی اسرائیل سے







و اسے کہہ صاف کر دے اور نہ باندھنا چاہیے جو پاس صاف کر دے۔ نہ باندھے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں اس مظلوم کے گناہ صاف کر دے۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ یہ خبر تاحی کی طرف بھرتی ہے کہ یہ صاف کرنا زکوٰۃ کے بدلے سے کفارہ ہو گیا۔ اب اس سے کچھ بدلہ نہ پایا جائے گا مگر حلیٰ اول سابق عبارت سے نہایت مناسبت رکھتے ہیں۔

مظلوم کے صاف کرنے پر ائمہ کا حکم کا حکم کو حجاز ہے کہ نہیں: اس مقام پر ایک اور بحث ذکر کرنے کے قابل ہے۔ وہ یہ کہ اگر مظلوم نے یا اس کے وارثوں نے قتل یا زکوٰۃ دینے والے سے انتہا بازی کر لی تو صاف کر دے۔ اس صورت میں حاکم کو بھی اس کا عقاب کوئی سزا دینے کا کارہ ہے یا نہیں؟ پھر بالاتفاق ہے کہ ایسی صورت میں تاحی کفر سے اور زکوٰۃ دینے والا کفر سے مظلوم ہے مگر تہجد آیت کو کوئی سزا دینے کا حکم کے اختیار میں ہے۔ آیت جو عت کفی ہے نہیں کہ کتاب لیا ہو کوئی مطالبہ باقی نہیں رہا مگر متعین کہتے ہیں حاکم کو بھی تہجد یا سزا دینے کا اختیار ہے نہ متحمل و مجرم کے حق کی وجہ سے بلکہ اس عام میں مطلق ہے کہ اس نے کفر سے قتل اور کفر کی سزا سے کفر سزا ملانی۔ جسما قید وغیرہ کا کارہ ہے۔ جب تو دینے کی جگہ نہ ہو اور یہ کہ ایسی صورت میں تو اس کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل شریف دے کر بھیجا۔ اس لئے فرماتا ہے وقصینا علیٰ املہم یحییٰ بن مریم۔ یہ عیسیٰ کی مدح میں مصداقہ اہل بیت علیہم السلام فرماتا کہ وہ اپنے سے پہلی کتاب تو رحمت کی تھی کہ تھے۔ اس مقام پر اہل کتاب کہتے ہیں کہ اگر تو رحمت کا حوالہ دے گا تو وہ کہیں تو تکلیف نہیں رہا مگر جب کہ نسخ نے اس کی شہادت دی تو تو رحمت تمہارا ہی لگا لی۔ میں کہتا ہوں کہ کہیں سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو رحمت کا تحفہ میں لے کر یہ کہہ دیا کہ وہی تو رحمت ہے۔ بلکہ تہجد حضرت سیدنا محمدؐ کی تھی۔ کسی کو حق پر اس کی تفسیر آیات سے استدلال کیا تو یہ کہ تہجد کرنا اس کی مدح فرماتا اسوایا حضرت نبیؐ نے ضرور یہ ہوگا مگر اس سے اس مجاہد کا اصلی اور بنیادی دلیل تو یہ ہے صریح ہوتا اور ہم کہیں آتے۔ اگر کسی نے یہ تہجد کی کہہ دیا کہ اس پر کا وجود غایت میں بھی موجود ہو بلکہ وجودی کافی ہے مثلاً آج جو ہم صریح مایہ انسان کی تہجد ہیں تو اس سے یہ لازم نہ آئے گا کہ کسی علیہ انسان ہم میں موجود ہوگی ہوں مگر جس کے بعد جو حواض قیاس آدم کی طرف سے پہلے ان میں ناف ہو جانے کے بعد پھر موجود ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اذیتہ لفظ تعجب اس میں صاف بیان ہے کہ انجیل وہ کتاب آسمانی ہے کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آئی وہی تھی جس میں یہ چار وصف تھے ہدیہ ہوئی و تلوذ و مکتوبہ فکتا یحییٰ ہدیہ منہ التورۃ و وعدی و موعدۃ کہ اس میں برایت اور زکوٰۃ تہجد ہیں اور نصیحت کی اور انجیل پر اہل اسلام کا ایمان ہے۔

انجیل پر بحث: ہمیں یہ حوائج چار خصوصیات کی تھیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تو ان کے زمانے کے حالات میں قصص جن کو انجیل میں لکھا ہے ان میں سے بعض ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ انجیل جس کے زبان پر نہ ہوئی تھی کہ یہ کہہ دیا کہ میں حضرت مسیح کا وہاں کے رو بہ دہی نہیں لکھی تھیں بلکہ جہت نہ نہ لیا۔ علاوہ اس کے خواہیہ نبیوں کے کفران میں بہت سی تھیں کہ جن کو تہجد اسوے پر یہ وہ ہے اس بات پر مبنی کہ جس نے تہجد انجیل کا کمال کیا کرتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل اگر ان کے پاس سے حواض قیصرہ میں گم نہ ہو جاتی تو اس تصانیف کی حاکم ہوا انجیل سمجھ ضرورت نہ پڑتا۔

خود ان چاروں کتابوں کی بھی تعلیم اور تہذیب میں باہم بہت کچھ اختلاف رہا کیونکہ علی حد یونانی میں انجیل انجیل کی تصانیف کا زور تھا۔ اس لئے یہ مایوں کا پچھلوس قدس اس بات کی بہت کچھ حکایت کرتا ہے کہ لوگوں نے خداوند کی انجیل کو کھلے دیا۔ وہ انجیل ایک اور انجیل تھا ہے اور اس کے ساتھ اور انجیلوں کے متنوعے پر لکھتے کرتا ہے۔ پھر ان چاروں انجیلوں میں بھی جو کچھ تفاوت اور کمی اور چیزیں ہیں ان کا بھی خود صریح عبادہ فرما ہے۔ پھر ان فرقہ و گروہ نے جو فرقہ کے حوالے سے ان میں اختلاف ہوا۔ ان کا اختلاف بہت









فرماتا ہے کہ یہ اس لئے کہ یہ شخص چہرہ اور شہرہ نہ (دعا) میں ملتا ہوگی یہی نہیں۔



قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ هَلْ تَنقُضُونَ عِمَّا ءَآلَا ءَنَّا بِٱللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ  
 إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ ۖ وَءَنَّا أَكْثَرُكُمْ فَيَقُولُونَ ۖ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ  
 بِشَيْءٍ مِّنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةٍ عِندَ ٱللّٰهِ ۖ مَن لَّعَنَهُ ٱللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ  
 وَجَعَلَ مِنْهُمُ ٱلْقِرَدَةَ ۖ وَٱلْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ ٱلطَّاغُوتَ ۖ ءَآوَلَيْكَ شَرٌّ مَّكَانًا  
 وَءَاضَلُ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ۝ ؕ وَإِذَا جَآءُوكُمْ قَالُواْ ءَمِنَّا وَفَدَحَلُّوْاْ  
 يَٰ ٱلْكَفِرُ وَهُمْ قَدْ خَرَجُواْ بِهِ ۖ ؕ وَٱللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُواْ يَكْتُمُونَ ۝ ؕ وَتَرَى  
 كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدُوَانِ وَٱلْكَهْمِ ٱلشَّخْصَةِ ۖ لَيْسَ مَا  
 كَانُواْ يَفْعَلُونَ ۝

کہہ دے کہ اے اہل کتاب! کیا تم سے ایسی بات کا پلہ لینے کے کہ ہم اللہ پر اور اس کی طرف سے نازل ہوا اس پر اور جو تم کو ہم سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لائے  
 ہیں اور اس کے لئے تم کو ہم سے بہت لوگ قاتل قرار دے لیا۔ کیا وہ ان سے کہہ دے کہ تم کو جو اللہ کے ایک بڑے نیک و صالح اور اس کے (وہی بڑا) محمد (صلی اللہ  
 علیہ وسلم) کی امتوں پر غضب اور عداوت ہے اور جو اس میں سے خدا کو جو اس پر ہے اور (وہ لوگ کہ) انہوں نے یہ چیزوں کو جو تم انہیں کو کفر کا اعلان ہے (جو کفر ایک) سمجھتے  
 رہے کہ وہ یہ ہیں، بلکہ وہ اس سے اس سے بڑے ہو کر کہتے ہیں کہ تم انہیں لانے والا کہہ دے کہ تم نے کرتے ہوئے اس کے کرتے ہوئے اس کے لئے اور تم انہیں سے کہہ دے کہ تم  
 یہاں سے ہیں اور آپ تو ان میں سے بہت سے لوگوں کو کر کہیں گے کہ وہ تم کو اور ہم اور اس (جو اس میں اور اگر کرتے ہیں اللہ سے عداوت ہے اور کہہ دے ہیں۔

ترکیب: وَأَنَّا أَكْثَرُكُمْ فَيَقُولُونَ جملہ معطوف ہے ان ائمہ پر متنبوہ نیز ہے بشر سے من لعنہ اللہ جملہ جملہ ہے بشر سے و بعد  
 اگر انہی کا مینہ مٹا جائے تو اس کا عطف بعد اللہ پر ہے ورنہ القروا۔

تفسیر: یہود و نصاریٰ جو اسلام کی عبادت و اذان پر غصہ کرتے تھے اس بات سے بطور اذرا م کہہ دیا جاتا ہے کہ کیا اس میں جو ہم پر غصہ کرنے کا  
 یہی باعث ہے کہ ہم اللہ پر اور جو تم کو اس کی امتوں پر غضب اور عداوت ہے اور (وہ لوگ کہ) انہوں نے یہ چیزوں کو جو تم انہیں کو کفر کا اعلان ہے (جو کفر ایک) سمجھتے  
 ذوق ہیں؟ تو یہ تو کوئی عیب اور بے ایمانی کی بات نہیں۔ اس عیب اور بے ایمانی کے مقابلہ و لوگ ہیں کہ جن میں خدا نے لعنت کی اور ان کی صورتوں کو  
 بعد از موت کی صورتوں میں نماز کیا اور انہوں نے ظلمت یعنی شیطان کی پرستش یعنی بیرونی کی۔ چونکہ یہود میں یہ عداوتیں پائی جاتی تھیں  
 اور اس کو تسلیم کرتے تھے اس لئے تفریق بیناں پر اس غافل عیب بات کا اشارہ کیا۔

بعد از موت اور اس وقت کی طرف اشارہ ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں یہود جو بت کے روز فحاش کرنے کی وجہ سے  
 گذر تھا کہ خدا نے ان کے چرواہوں کو طاعون کے مرض میں مبتلا کر کے ایسا سوچا کہ وہ یا تھا کہ بعض کی بندگی صورت اور بعض کی سوزی  
 صورت معلوم ہوتی تھی۔ آخر میں روز کے اندام اندام میں ہلاک ہو گئے۔ اس کا بیان اور پر گزردہ۔ خدا کا عطا فرمایا کہ یہود کی اس بات  
 پرستی اور فحاشی اور ان کی طرف اشارہ ہے کہ جو بت نصیر کے عہد سے پہلے اور اس کے پیچھے ان میں قرابت اور شریعت کے ترک کرنے سے خارج  
 ہوئی۔ چونکہ یہود کا حسن ایمانی بالکل جاتا رہا اور اس کی اور ایک غلطی اور فحاشی و فجور، ان کے کفر ایک کچھ بھی ان میں یہ نہیں رہتا تھا اس لئے وہ اور اس









کہ خدا نے انسان کو دو قسم جنات کی میں جن کی تکمیل سے اس کی نجات ہے۔ ایک تو عقل پر اس کی تکمیل ہے کہ اشرف المخلوقات جن پر انسان کو کس معنات خصوصاً صفت احمہ وشر وافر جزاء ودرجہ پائے۔ دوسری تو عقل پر اس کی تکمیل ہے کہ عقل کی تنظیم وعبادت کے بعد عقل کی تشریف رسانی اس لئے اعلان عام کے طور پر فرماتا ہے کہ خود کو کوئی یہودی ہو خواہ نصرانی خواہ مسلمان خواہ صالحی جو ان دونوں قسموں کی تکمیل کرے گا (اول کی طرف یعنی اُمس ہللہ و قلوبہ اللہ میں اور دوسری کی طرف سو عیول و صلبا میں شادہ کی) اور نجات کے دونوں حصوں کو حاصل کرے گا۔ اول یہ کہ اس کو ہمارا کے عقوبات سے کہ خوف نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ وہ ان کے نعماء کے مقابلہ میں دنیا کی نعمتیں ہاتھ سے بچھن جائے یہ کہ جنات نہ کرے گا۔ چونکہ اس تکمیل کا نام اسلام ہے اس لئے ان کے مقابلے میں نجات کا انحصار اسلام پر کرنا بہت عجیب بات ہے۔ اس کے بعد یہودی کی قدم سرکشی جان فرما کر یہ بات ادا ہے کہ جو ایسی سرکشی کرے کہ وہ اس امر پر تو تسلیم ہی کرتی ہوئی معبود کی اطاعت نہ کرے اور اپنی سرکشی میں نجات کا دعویٰ کرے یا اس خوار کی توقع ملک وادی کا مضمون ہے اور وہ تو ہم سرکشی یہ ہے بعد اعتداف یعنی وہ جو کہ بنی اسرائیل سے محمد لے لیا تھا اس پر پورے انبیاء کی جتنی تربت مگر جب کسی نے ان کے خلاف کیا تو اس کے قتل وکشتی کے اور پھر ہو گئے جیسا کہ ذکر ہوا بھی رشتہ پیغمبر اللہ کے ساتھ تھا اور لفظ یہ ہے کہ اگر وہ اس قتل وکشتی کے صرف اسلئے بھرتہ واپس ہم سے ملنے کی بات ہے یہ دیکھتے تھے کہ ان پر کوئی بڑا نازل نہ ہوگی۔ اصل یہ ہے کہ وہ اندھے ہیں یہ ہو جاتے تھے۔ پھر خدا ان کو کسی نبی کی معرفت متبرکرت تھا۔ نہ تاج اللہ علیہد مگر چند روز بعد پھر وہ اندھے ہیں یہ ہو جاتے تھے نہ جن کو دیکھتے تھے نہ کسی جن کو کی سنتے تھے۔ یہ خدا کا برا اقرار اور عمت ہاکت واپس ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ وَقَالَ الْمَسِيحُ  
يَذُنِّي أَسْرَأُ نِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ  
فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۚ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن أَنْصَارٍ ۝  
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثٌ ثَلَاثَةٌ ۚ وَمَا مِنَ إِلَهٍ إِلَّا  
إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ وَ إِن لَّمْ يَنْتَهُوا هَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَّحِيمٌ ۝ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ  
الرُّسُلُ ۚ وَأَمَّا صِدْقُهُ ۚ كَانَا يَأْكُلَنِ الطَّعَامَ ۚ أَنْظِرْ كَيْفَ تُبَيِّنُ  
لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظِرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝

بہت کہ وہ کہہ رہے تھے جنہوں نے (یہ) کہا کہ خدا اس کا مریم کا بیٹا ہے (یہ) کہہ چکا ہے اسے نبی سرانگل ان کی عبادت کیا کہ وہ میرا اور تمہارا

اور قول کاتب ہے کہ چونکہ اللہ کا ٹریک صحیح ہے تو ضرور اس معاملہ نے امت حرام کر دی اور اس کا عقاب ہم ہے اور یہ انصافوں کا کوئی دوا کر نہیں۔ ہے کہف  
دوا کو جو بچے منہوں سے کیا تھا تو جس میں کہ تیرا کیا کاٹنا کہ وہ کھد یک کے لورہوں میں جو نہیں اور اگر وہ جو کہہ گئے ہیں اس سے بلکہ انہوں نے جو تضرع دیاں سہت  
کا لورہ کو مذہب عالم کی طرف سے کہہ دیا۔ کہ اس کی طرف سے جو نہیں کرتے اور اس سے۔ سہا نہیں چاہتے۔ چہ معاذ اللہ کہنے اور انہوں نے۔ کہ اس سے۔ نہ  
صرف۔ اہل ہے۔ جو اس سے پہلے کی بہت سے سر لہو کیے ہیں اور اس کی میں پاک (اس کی ہڈی ہڈی) ہے دونوں کہ انہوں نے کہتے تھے۔ لیکن یہ بھی کہ ایسے ہل  
چاہا کرتے ہیں یہ کہ وہ کہہ دے کیسے ہے ہاتے ہیں۔

ترکیب: ثلاث کلمۃ: وی واحد مثلاً اور ایسے موقع میں جہز اضافت کے اور کوئی صورت ہو نہ نہیں و عارضی یعنی من زادہ اور ال موضع مبتداء  
میں ہے اور جہز مخالف ہے اسے وما للخلق الا الله۔ والہ اعدا بدل ہے ال سے لیکن جہز ہے قسم کھانا کہ اور یہ قائم مقام ہے جہز  
شرط کے جو ان کے یغنی عنہا ہے قسم موقع حال میں ہے اللہ سے قد غلبت موضع دفع میں صفت رسول کی کاٹنا نہا کلین اور اس کا  
اعراب میں کوئی کل نہیں۔

تفسیر: ابطالی: الویست صحیح: بلکہ عا اقول کے بعد مخالف کتاب کو قسم خلی غیہ خلی تعجبوا! اللہ ربہ ولا یجہلہ! کہ کہہ کر  
تھیں ہر ایک عقیدہ کا سوہ پر کلام کرتے۔ چونکہ یہاں ایسے دین کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کا صفرا اور کھیلنے کی کا آواز سے کہہ اور روحانی  
مذہب خیال کرتے تھے۔ یہ خیال اس وقت تک صحیح تھا جس وقت تک کہ اس مقدمہ مذہب میں حریف تہذیب نہ ہوئی تھی مگر چونکہ حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام کے تصور سے عیسائیوں کے بعد یوں دین کے سر پر دین کی افراط و تفریط سے اس دین میں کیا یا پیدا کیا کہ کہہ کہ کچھ ہو گیا۔ اس کی  
اصلاح اور دینی آنحضرت ﷺ کے بقول پر تھیں۔ اس لئے سب سے اول ان کی اولیٰ ملھی۔ عقائد ظاہر فرما رہے اور یہ عقائد حد درجہ کی  
تاریکی اور کلام تھا۔ اس لئے اس کو کلام کفر سے تعبیر کیا۔ تاہم یہ کہ کو لفظ کلمۃ اللہ یعنی فاکو ان الله هو قسبہ فہن منہ  
جیسا یوں کے اکثر فریق خصوصاً کھد عرب بلکہ تاج گاہ کے روکر۔ کھد کہ اور یہ شہادت حضرت مسیح علیہ السلام کو الہی جن خدا کہتے ہیں کہ  
خدا تعالیٰ نے دیا کہ انہو مخالف کرنے کے لئے حضرت مریم علیہا السلام کے عہد سے پہلے تک ظہور کیا۔ جیسا کہ یہ دلائل کا عقائد ۱۲۱ دین کی  
نسبت ہے کہ اکثر اور یعنی خدا تعالیٰ شہر اور انسانوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔

اس امر افتاد کے ابطال پر دلائل کی ضرورت نہ سمجھ کر صرف مسیح علیہ السلام کے قول پر اس کیا کہ جس سے الویست کی نفی اور  
مہریت کا نصبت پایا جا رہا ہے وہاں اللہ علیہ السلام کے کہنے کی نفی سے کہہا تھا اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا دونوں کا خدا ہے  
کیونکہ جو اس کے سوا اور کو پوجے گا وہ شرک ہوگا کہ جس پر ہمت حرام اور جہنم میں کا تھا ہے۔ انجیل مرقس کے باب ۱۲ اور اس میں ہے۔  
یسوع (مسیح) نے اس کے خواب میں کہا کہ سب حکموں سے اول یہ ہے کہ اسے اسراہیل کی وہ خدا وہ جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خدا وہ ہے اور  
خو اپنے خدا وہ کو سارے دل و جان و عقل و قوت سے عباد کر (یعنی اس کی خاصا عبادت کرو) انجیل مٹھیا یہ مضمون اس جگہ کہ پوپا یا گیا کہ نہ  
میں مٹھوں بلکہ دوسرے مواقع سے ثابت ہے کہ اس میں ہے کہ قتل انجیل نے یہ بلکہ سوا کہ کیا ہو۔ لیکن کلام مسیح نے سوا اور اس مطلب  
کے موافق اور بھی جیسے انجیل سوا اور میں دے جاتے ہیں جن سے مسیح کا بندہ ہونا پایا جا رہا ہے بلکہ خود ان کا عزت کہہ کر مارا دیا کہ اننا متیل  
میں مذکور ہے۔ پس اگر خدا ہو تو عبادت کسی کی کرتے اور اپنا خدا وہ واحد کیوں نکالتے بلکہ آپ خدا کی مدح کرتے۔ سوا کیا کہیں جیسے  
میں ثابت ہوا کہ یہ دلائل غلط ہے۔ لیکن اس نے انرا کلامت سے پیدا کرنا ہے۔

ابطالی تکیب: جیسا میں کہہ کر اور سر عقیدہ بدعت کا تھا وہ اب بھی ہے کہ جس کو کہہ کر اور موجب نہات کہتے ہیں۔ اس کو بھی خدا نے بلکہ اکثر تفسیر

کیا اُنھد کھڑے تھے؟ فَالْوَيْلُ لِمَنْ كَانَ لِلَّهِ ثَائِتٌ تَلَوْنُ۔۔۔ یہاں (تھیں) بلکہ چلوسی کہتے ہیں کہ جو ہر دم کے عین خود (عہد) میں اس سے دور اُنھد اور یہ بھی کہ کرمیہ ہوا۔ جیسا کہ قرآن کا اطلاق قرص اور شعاع کو ضرورت پر ہوتا ہے۔ اب سے رولناخ اور ان سے فکر یعنی محنت نکلا اور روح سے حیات یا جہ نکل۔ اور عرب کے یہاں کئے کے تیسرا لفظ حضرت مرثیہ کو قرار دیا کرتے تھے اس کو تکیہ کہتے ہیں اس سے خود کو نکلا اور غراب الیم کا خوف دلاتا ہے۔

اب اس خراب اور فاسد عقیدے کے بطلان پر چند اہل قلم کرتا ہے (۱) انعام اللہ علیہ وآلہٖ وأصحابہؓ بات کہ خدا ایک ہے۔ تمام دنیا جو سابقین اور عقل و فکر و دیکھ کی نہادت سے ثابت ہے جو ان نازل مرشد میں بھی ایک ہونے پائی جاتی ہے اور سبکست اس تو حیل  
صریح نقیض ہے۔ پس جس کے بطلان میں اب کیا کلام رہتی ہے جس کے جواب میں بعض پادریوں نے بھی ان تخیلات کو منسخت کئے ہیں۔  
بھی کسی مراتب اجال و تحصیل قرار دیتے ہیں مگر ان کے وجود مستقل ماننے اور باہم ملت و مستقل قرار دینے نے سب تو حیثیات کو باطل کر  
رکھا ہے۔ (۲) اما انیسویں، ان مؤلفہ بالذکر کہ اور مولوں سے متفق نہیں کوئی بات نہ کہہ سکتے ہیں بلکہ جب وہ خدا یا عدلی کا جزو نہیں تو یہ  
کیونکر ہو سکتا؟ اگر بغیر آپ کے پیدا ہونا آدم و حوا غلطی ہے اور ان کے پیدا ہونے سے ۔ اگر مرد و زنہ گناہ گرا تو حضرت پاس چلا کر آئے  
کو زندہ کرنا (اولیٰ کتاب المصابین) اب اور حضرت السبع نے عزت استاب المصالحین میں بہت کچھ موجود ہیں۔ اگر خدا کا بندہ ہوگا تو  
اس لفظ کا اطلاق سورجی ستاروں پر باطل میں ہوا ہے جیسا کہ پیش حتی باب اور دیگر مقامات سے ثابت ہے۔ مگر جانوں پر اٹھایا جاتا تو حضور  
کا کتاب پیدا نہیں کے باب میں اور اس کا کتاب المصالحین کے باب میں اور کوئی وجہ خصوصیت پائی نہیں جاتی۔ (۳) مؤلفہ صدیقہ  
کنعانیہ کلانیہ القضاہ جس کی اس دعویٰ تو دو ضرورت حادث ہوگا اور حادث نہ خدا ہے نہ خدا کا جزو اور محض علیہ السلام کی اس مرتبہ حق ہے۔  
اور دونوں کا کہا تھا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بھوک اور پیاس کو دفن نہ کر سکے تھے نہ کمانے کے کام نہ تھے اور اللہ کسی حکیمانہ نہیں صورت  
طریقہ کچھ مشورہ نہیں کہ جس میں ولایت اور انسانیت جمع تھی۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّهُ ۚ اللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٥٠﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَ ضَلُّوا عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَئِنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي

[illegible]

























تَسْتَفِئُونَ عَنْهَا جِنَّةٌ يُنْزَلُ الْقُرْآنُ تَبْدُلُكُمْ حَقًّا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَفُورٌ  
حَلِيمٌ ۝ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۝  
مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَعِيدٍ وَلَا سَابِقَةٍ وَلَا وِصِيلَةٍ وَلَا حَامِرٍ ۚ وَلَكِنَّ  
الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ وَالْكَافِرُ لَا يُعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا  
قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَهَدَنَا  
عَلَيْهِ آبَاءُنَا ۖ أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝

[illegible]

ترکیب: **اِنْ شِئْتَ شَرُفْتُكَ** جواب **بَلَّغْ** بر تک ہے مفت لُغَاہ کی، کو کر من قبل کہو سالفا سے مشتق ہے۔ من بعدہ اس  
 فرادہ اور جعل معنی ضعیف ہو اس کا ایک ہی معنوی ہوگا اور بھیگی کی ہوتو ایک معنوی مختلف ہوگا۔ ی مائی چہ امیثیرہ صرنا صمد معنی ام  
 الذائل مبتدا معلومہ بلَّغْ فرادہ لُغَاہ صلا۔ واو ایل شَرُفْ لُغَاہ اب۔

[illegible]

تم ایسے سوالات نہ کیا کرو کہ ظاہر ہو جائے کہ تم کو بُرا لگے گا۔ مجھوت کا منصب خواہش محدود تو مسکری بلادی کا باعث ہو رہا ہے جیسا کہ تم صبراً نے غلط کا سوال کیا۔ بھراؤ پر آفت آئی، نئی اصرار نکلیں۔ یہ دیکھتے ہو کہ خدا کا سوال کیا اس پر بھی غلطی لگا لدا رہی طرح بہت لوگوں نے انبیاء سے سوالات کئے۔ ظاہر ہوئے پر مسکرو گئے۔ خُدا نے مَقْصُودِ اَللّٰہِ کو اُن پر اُتر آ رہا ہے کہ تیرا آپ پر نہیں تو اس کے لئے کسی شرمناک بات ہوئی اور حج کو پر سال کے لئے فرض کر دیتے تو یہی رفتہ ہوئی۔ وہی لئے تو آنحضرت کو کلام نے فرمایا ہے کہ وہ فصیح پر ابو نعیم ہے کہ جس کے سوال کرنے سے کوئی حلال چیز حرام ہو جاوے۔ یعنی شادی سے جو چھوٹے تو عظیم اس پر قائم ہو جاوے گا۔ پھر ترک میں ضابط ہوگا















کہتے ہیں کہ ہر جسم کی ہمتیں اس حد تک ہیں کہ یہ بات صرف ایک بار ہو گی۔ لیکن کچھ ہیں چالیس روز تک ناز و نعرہ اٹا کر ایک ننگی کڑی کر کے آتا۔ پھر جب لوگوں نے غریبوں پر غصہ کیا تو بدگمانی کی فضا کے ساتھ سر کے ہونے۔ تین روز کے بعد وہ بڑے بڑے کر رہے۔

ایسا ہو تا کہ جسے مگر یہ تھیں نہ تو قرآن میں ہیں نہ نبی علیہ السلام۔ ان کا کچھ ثبوت ہے میرٹھوں کے اقوال میں مگر حسن بصری اور  
ابوہریرہ جیسے بزرگ سب لوگوں نے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ کئی تو مجبوراً خواست نہ کی اس لئے کہ مائدہ مائل نہ تھا کیونکہ اگر یہ توہم توہم کے  
ذائل ہوئے تو ان نصیحتی میں عیب کا دل ہو جاتا تھا تاکہ نہیں۔ قرآن ہے یہی صرف دعا ۱۲: ۲۱ ثابت ہے۔

تقریر کے نزدیک سادہ و سادہ کا کارل ہو گیا تھا جیسا کہ اس کا پکا ٹیکس ہو چکا ہے اور جیسا کہ ان کے پاس بے غماخہ اور دنیا کا بیخ ہونا اس کا خرافہ ہے۔ منجھ مضرے ان مجزوات کے مطالعے پر بہت کچھ تھکا ہواؤں مارے ہیں اور جبکہ ریاست و تمدن کی کوئی تلوٹا ہی نہ ہو سکی تو کہیں بے تکلف و تقریظ کا جھگڑا لے بیٹھے کہیں یہ کہہ جا کہ مضرے کو یہی دور نفاذ کی کی تقریر کی عادت ہے۔ غرض بے تکلف و بیانیہ ہے جس کی بنیاد نہ کسی دھوکے لگائی ہو ہے بلکہ صرف اس بات پر کہ گزرا دور کا جو نہیں سوساں کا جواب مقدمہ میں ہو چکا اظہار کی ضرورت نہیں۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِيَعْقِبَ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأَهْلِي  
الْهَيْنِ مِنْ دُونِ الشُّعْرَةِ ۚ قَالَ مُبْتَلًى ۖ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۚ  
إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ  
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ أَعْبُدَا  
اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مِمَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَلَّيْتَنِي كُنْتُ  
أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ  
عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ  
يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ  
فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ لِلَّهِ مُلْكُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

[illegible]







ان کے اہتمام کے تصور ہونے کے صرف ایک عام غرضت ذکر کرنا ہمارے یہ کہ اگر قرآن کو لکھا گیا یا نازل ہوتا تو اس کو پہنچاؤ ادنیٰ ہی لوگ محرمین کہہ دیجئے اور اگر قریش آقا و رسولؐ وہاں پیش آتیں: اول یہ کہ عادتِ مقدسہ میں جاری ہے کہ جب ملائکہ آتے ہیں تو پھر کام کی تمام ہو جاتا ہے (جیسا کہ خود ملائکہ کی پہلی میں لاکھڑا کئے۔ اول ہر حضرت اہل بیتؑ کو دیکھتے ہی گھبرائے کر اب اس پہنچی ہر ملائکہ نازل ہوتی ہے جس میں کبیرا کے چہرہ ہوتا دیکھی ہے۔ دوم یہ کہ ملائکہ اجسامِ لطیفہ ہیں۔ ان کے بغیر اس کے کہ وہ کسی آدمی و غیرہ محسوس چیز کی شکل میں متشکل ہوں نہ نظر آنے کی کیا صورت؟ انکی حالت میں شبہ کرتے والوں کا شبہ پھر قائم ہو جاتا۔ اس کا کیا جواب؟ یہ فرشتہ ہے یا کوئی کھینک سے آئی چٹائی ہے؟ کچھ جب یہ دونوں شبہ ملحقہ آئے حضرت ﷺ کی نبوت اور قرآن کا کلامِ الہی ضرور دستِ دلہ اس کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باتیں ان کی کارِ رازِ مستور ہیں جس کا نتیجہ پہلی آیتیں خوب کچھ بتاتی ہیں۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ٥٠  
رَبَّنَا مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ عَلَيْنَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ٥١  
إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَأَرْتَبُ فِيهِ ٥٢ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ٥٣  
وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٥٤ قُلْ أَغْنَى اللَّهُ عَنِ الْإِنْسَانِ  
وَلَيْسَ فَاظِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يَطْعَمُ ٥٥ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ  
أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥٦ قُلْ إِنِّي أَخَافُ  
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ٥٧ مَنْ يُضَرْفُ عَلَيْهِ يُومِيذٌ فَقَدْ  
رَحِمَهُ ٥٨ وَذَلِكَ الْقَوْمُ الْمُبِينُ ٥٩

[illegible]

ترکیب: ما یسئلہ فی اللہ یرشدنا إلیہ فی جمیعکم کلام مرسلہ بالروۃ سے جزا اور لام پر آپ قسم تھے وہ اللہ میں  
 صبر و استقامت کا یہ نمونہ ہے کہ خبر ہو چرکہ بدست اللہ کی سچی شرط ہے اس لئے خبر میں آئی نہ نکوتوں عطف علی اُصول کی شکل  
 بخیر اہل قس ان حصص شرط تو اب بعد از ہر علم اہل عذاب پر مرسوم اقال و اشرع مخرج۔



















الْعَلَمَيْنِ ﴿٥٠﴾





اور یہ سب اسی کی رحمت ہے۔ اس میں بعد کو یاد دل ہے۔ اس کی طرف اس میں اشارہ کرتا ہے کہ اَللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور  
 مشرکین پر بھی ایک چمک دلاتا ہے کہ صحابہ جیز بن جبر سے ان سے عبود کے قطر میں ہیں۔ جو اس کی مخلوق کی اس کو کھڑا رکھتے ہیں۔ پھر  
 اَللّٰهُ تَعَالٰی سے یہ بات ظاہر ہے کہ ہر جس طرح خدا کی فراہمی پر غصے کے باوجود وہ ہر اسی طرح تو مومن کے عذاب سے جھڑپ  
 کو اس کے پیچھے سے عطا کرتا تھا کہ وہ بھگت کرے علامات کے یہ ایک آفت بھی کر بھی ہلاک کر سکتے ہیں کہ جس کے ظالمی حق میں یہ مایا  
 تک مگر یہ ذات اعلیٰ اور نبوت کے شہادت کا جواب دہ اور اعلیٰ ادنیٰ کی عباد کے گمراہی پر غصے کے عذبات طلب کرنے کے تیرے یہ ان  
 شہادت کرتے تھے۔ اس کے بعد انبیاء کے پیچھے کی اس غرض ظاہر کرتا ہے۔ وَمَا تَرْجُوْنَ اَلْعَذَابَ لَنْ يَكُونَ لَكُمْ مِنْهُ نَصْرٌ وَهُوَ يَصْلُحُ لَكُمْ  
 کام کے نتائج کو دھڑلے سے صلیح کرتے ہیں۔ اُن کی باتوں اور اس سے التماس میں ہیں۔ جب مناسب جانتے ہیں ظاہر کر دیتے ہیں۔ پھر اس  
 کے بعد اُخسرت لکھا ہے جو مگر یہ کہتے تھے کہ اگر آپ نبی برحق ہیں تو ہمیں بہت مال دے دیجئے یا زمین کے مدغون کرتا ہے ظاہر کیجئے اور  
 جھٹل پڑھ کر تے تھے کہ اگر آپ کیوں کھاتے پیتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا ہے اَللّٰهُ لَا يَخْلُقُ مَا يَكُنْ لَكُمْ مِنْهُ نَصْرٌ وَهُوَ يَصْلُحُ لَكُمْ  
 ہیں نہ جس کی عبادت میں ان کو کوئی نفع نہ ہو نہ ان کے بوجھ میں نہ ہو ان کی دینی اور دنیوی کام کا نفع نہ ہو۔

وَأَنذَرِيهِ الَّذِينَ يَصِفُونَ أَنَّ يُعْتَرُوا لِي دَرِيْهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ  
 دُوْنِهِ وِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَلَا تُصَوِّرُ الَّذِينَ يَدْعُونَ  
 لَهُمْ بِالْعَذَابِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ  
 مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونُ مِنَ  
 الظَّالِمِينَ ۝ وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ  
 عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ۝ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ  
 يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۝ أَنَّهُ  
 مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ  
 رَّحِيمٌ ۝ وَكَذَلِكَ نَقُصُّلُ الْآيَاتِ وَلِيُذَكِّرَ الَّذِينَ هُمْ فِيهَا

اور (اے نبی) اس قرآن سے ان کو یاد دلا کہ ہر چہ آپ کے پاس یہ خبر دے رہے ہیں مالاکن ان کے دلوں کا ذکر کیا جاتی ہو گا نہ مندر  
 کرنے ۝ تاکہ وہ بچے۔ چہاں (اے نبی) سے ان کو ان کو یاد دلائے کہ آپ سے کچھ عطا مایا کرتے ہیں (اور ان کی ہر دعا مندی) رحمت ہے ان سے  
 آپ پر ہر ایک کو مناسب ہے اور آپ کا ہر ایک کو مناسب ہے۔ آپ ان کو یاد دلا دیں گے آپ ان کو یاد دلا دیں گے کہ ان کے ہر ایک کو مناسب ہے اور ان کے ہر ایک کو مناسب ہے  
 انی عام لغو نہ ہو بلکہ ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے اور ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے اور ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے  
 ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے اور ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے اور ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے اور ان کو یاد دلا دے کہ ہر ایک کو مناسب ہے  
 وقت کا شریک ہے۔





[illegible]































وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ  
وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَى إِذِ الْقُلُوبُونَ فِي شَحَرَاتٍ  
الْبُيُوتِ وَالْمَكَلِّكَةِ بِأَسْطُوأَ أَيْدِيهِمْ أَخْرَجُوا أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ  
الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٥٠﴾  
وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فِرَادَةً كَمَا خَلَقْنَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَسْكُنُونَ مَا خَلَقْنَاكُمْ وَرَأَى  
ظُهُورِكُمْ، وَمَا تَرَى مَعَكُمْ شَفْعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ  
لَقَدْ نَقَطَ بَيْنَكُمْ وَخَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٥١﴾

















## هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ مَبِیْلِهِ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝

(اے نبی! ان سے پوچھ کر کہ جس جہ کے سوا کسی کو منصفہ جان کر حال تک اس نے تو جہ سے اس کی کلی کوئی کتاب بھی دی ہے اور ان کو اس کو ہم سے کتاب دی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن آپ کے ایک طرف ہے، حق و ازل ہوا ہے۔ پھر (اسے نبی آپ) ٹھٹھ کر کے رہا رہا رہا سے نہ ہو جاؤ اور آپ کے ایک طرف کی: تمہاری کتاب اور احسان کسی پر ہی ہو گئی۔ کوئی بھی اس کی بات کاہر مکتوب نہیں اور وہی (ہر ایک کی) راستہ (اور سب کی) ہدایت ہے۔ ہر ایک کی بات سے ہیں کہ (اسے غلط) ان کو تو ان کا کہنا ہے تو ہم کو اللہ کے رہنے سے کرا کر کہیں۔ وہ تو صرف غیبت پر چلتے ہیں اور انھیں تو اس لازمت ہے۔ یہ کہ ایک آپ کا یہ خوب جاننا ہے کہ ان کے ساتھ سے بڑا ہوا ہے اور وہ راستہ پر چلتے ان کو ان کی خوب جاننا ہے۔

ترکیب: القدر اعلیٰ کا معلول حکماء، اس سے حال و مجوز العکس مفصلاً ایک سب سے حال ہے اور مالمع فی ضمیر مرفوع منزل سے۔ صدقاً و عدلاً ضمیر ہیں اور معلول ان بھی اور حال بھی ہو سکتی تیرا۔ ہو اعلیٰ قرآن میں کوئی الٰہی یا کفر و مہموز موضع نصب میں فعل مجزول سے جس پر اعلیٰ والانت کرتا ہے وہی مہموز میں یمن استغناء ہے مبتدا، و معلول خبر اور جملہ بعد حرف سے لگی نصب میں۔  
تفسیر: چونکہ پہلی آیتوں میں کفار کے عقائد پر جو کفار انکسرت اور شہادت ہے بے جا کافر یا کرا حضرت علیؑ اور جملہ ایمانداروں کی کلی کے لئے فرمایا تھا کہ ان کی یہ سب باتیں صحیح کا رہی ہے (ذخرف القول) جو ان کے ادا کا وعدہ سے انکسرت کی طرف مضمی ہیں۔ ایک دوسرے سے بیان کرتا ہے اور اس کے دس میں مبتدا ہے کہ ان باتوں کی طرف خیال بھی نہ کرنا چاہیے۔ اس پر حکم "میں تو یہ کہ درمیان میں قرآن است" کفار کا یہ عزادگی رو ہوتا ہے کہ چلو ہم کی کوئی کتاب نہیں اور کیا کہتا ہے اس لئے فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ کیا میں خدا کو چھوڑ کر کہہ دو کہ کیا میں خدا کو جس نے جس نے جو یہ کتاب مال کی کہ جس میں ایک ویر سعادۃ و غلظت کو کھول کھول کر بیان کر دیا۔ اس کتاب کے برحق ہونے کی ایک دلیل اس خود کی کتاب ہے۔

آیات آمد و مکی کتاب: کیونکہ انبیاء اور احکام قصص عبرت نیز سعادت و شقاوت دارین کے حصول اس چٹائی اور صفائی سے بیان کرنا خاص کتاب الہی ہے۔ سو یہ سب باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اگر آگے ہوتا، پھر وہ اس کی طرف موصوفی آیتوں میں خاص شہ و فرمایا اور قرآن مصلیٰ خدا داد ہے اور اس کی شہادت اور کار و توانی کتاب دس میں اس کے برحق ہونے کے ستر ہیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں جو مجموعہ بھی دلائل و آیات کا ہیں تا جو بعد بانسان قرآن کے برحق ہونے کے پتے ہیں۔ اس کی طرف موصوفی آیتوں میں اشارہ کیا۔ اس کے بعد ان شہادت کو چھوڑ کر قرآن دینے کے لئے فرماتا ہے کہ آپ کسی طرف سے شک میں نہ بنیں۔ شہید ہیں سے سب کی قطع پر کر دینا چاہیے۔ اس میں خطاب حضرت مرفوع کی طرف ہے مگر مراد یہ ہے۔

اس کے بعد مگر ہم بیان کرتا ہے کہ کتاب الہی کے اوصاف ہوتے ہیں۔ ایک میں خوش گوئی کے واقعات اور آج کے حالات جنت و دوزخ حساب کتاب کی تشریح اور اپنی ذات و صفات کی توضیح ہوتی ہے۔ سوائے کسی دلیل و سالت تو صدق ہے یعنی چٹائی اور دوسرے حصہ میں احکام روحانی و جسمانی سیاسی و دنیوی ہوتے ہیں۔ سوائے کسی دلیل و سالت بھی ارفاد و فقر یا سے پرہیز ہوا ہے۔ جانا کہ تَحْتَ کُلِّ شَیْءٍ وَحْدًا وَحْدًا قرآن ان دونوں اوصاف صدق و عدل میں پورا ہے جس کو کوئی دلیل نہیں سکتا۔ کس لئے کہ وہ صحیح و عظیم ہے۔ کتب میں کی، تمہیں سنتا ہے۔ ان کے دلوں کے راز کا جانتا ہے، ان کا کوئی راز اس سے مخفی نہیں۔ پھر فرماتا ہے اسے ضمیر آپ وحی کے مطابق و علیٰ ان کے کہنے سننے کی پروا نہ کریں کس لئے کہ یہ اندھے ہیں۔ تم آپ ان کے کہنے پر چلیں تو آپ تو مگر وہ ہیں تم کو بھی گمراہ کر دیں کس لئے کہ حقیقت الامر ان کو معلوم نہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں اعلیٰ اور قیاس سے کہتے ہیں۔ احکام سے لے کر قصص تک اور عالم و آخرت

مئے سالہ سے لے کر صغائر تک محض قیاسات باطلہ ہیں۔

فَكُلُوا مِنَّا ذِكْرًا سَمِ اللَّهُ عَلَيْهِ إِن كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ  
أَلَّا تَأْكُلُوا مِنَّا ذِكْرًا سَمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلْنَا لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ  
إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۚ وَإِن كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ إِن  
رَبِّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝ وَدَرَأُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِن الَّذِينَ  
يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ  
اَللَّهُ عَلَيْهِ وَرَأَاهُ لَفِئَةٌ ۚ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ  
لِيُجَادِلُوكُمْ ۚ وَإِن أَطَعْتُوهُمْ إِنَّكُمْ لَسَارِكُونَ ۝

— 16 —

[illegible]

ترکیب : وما استحبنا من جنداء لکھ فرما لکھو ا حرف جر مضاف کی تا ان التا لکھو ا حرف جر کے حذف ہونے کے بعد کل نصب میں ہے وقت فعلی جملہ حال ہے۔ ما اظہر وتو کہ : اسموعال اظہر تم الیہ ملکہ ماضی نصب میں ہے جس سے اشتہار ہونے کے سبب سنی کسی نے اللہ تعالیٰ نے جس پر اللہ کا نام لیا جاوے اس کے کھانے سے پرہیز کرنے پر بھیجی ہے جو احسان اول کو عطا چاہتا ہے۔

تفسیر : تہلیل مرفعات قول کفار کے کہ جس کو شاپٹین اس و شاپٹین جن شیخ کفار یسویں سے ان کے دلوں میں انکار کرنے لگے۔ ایک : یہ بھی سنی کہ کفار جس طرح اور ناپاک چیزوں کو کھاتے تھے یہی۔ کفرن وغیرہ اسی طرح جو جانور کفار و مر جا تھا جانوروں پر چڑھایا جاتا تھا اور کسی طرح سے مر جاتا تھا اس کو کھالیا کرتے تھے اور ذبیحہ کو پھانسا دیا تو کھاتے نہ کھاتے۔ اس کی بات حکم دینا ہے نہ کھلو مضافاً بکبر اسم فاعل کہ تم جو جانور کھاؤ کہ جس پر یہ وقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہے یعنی اسم اللہ کہ کر ذبح کیا گیا ہو۔ پھر اس کی تاکید فرماتا ہے کہ جن کفار و یسویہ کہ تم ان کے شک والے کی طرف خیال نہ کرو کہ تم کو کفار کی آیتوں کی طرف یقین ہے کہ بعد ہجرت کیا فرماتا ہے نہ کھلو کفار انکھو انبشا و کبر اسم فاعل کہ تم کفار کے من شہادت کی طرف کہ اللہ کی مادی ہوئی یعنی مراد ارا کو تو مسلمان کھاتے نہیں اور اپنی مادی ہوئی (یعنی ذبیحہ) کو کھاتے ہیں۔ یہ وجہ بات ہے۔ خیال کر کے کیوں اس کے کھانے میں تامل کرتے ہو؟ یہ حرام نہیں کسی نے کہ

یعنی جس کو ذبح اللہ کا نام لیا کہ اگر کبر کرنا کیا گیا اس کے کھانے میں کبر مضاف نہیں ۱۲۷









عِبَادُہٗ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُونَ ﴿۵﴾ وَرَبُّکَ الْغَفِیُّ ذُو الرَّحْمَۃِ  
اِنْ یَشَآءْ یُذْهِبْکُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِکُمْ مَا یَشَآءُ کَمَا اَنْشَأَکُمْ مِنْ  
ذَرِیۃٍ بَیۡتِہٖمُ الْاٰخِرِیۡنَ ﴿۶﴾ اِنْ مَا تُوَعَّدُوْنَ لَا لِیۡ ؕ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیۡنَ ﴿۷﴾

اے رسول! اللہ تو بے شمار رحمت والا ہے اور اس کے سامنے ہر شے کا کھینچا ہوا کرتا ہے اور اس نے اپنے عباد کے لئے تمام کتب  
تقریب کر دی ہیں اور وہ اپنی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے اور وہ اپنی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے اور وہ اپنی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
تھے۔ یہاں پر اللہ نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے

ترجمہ: یہاں پر اللہ نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے

اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے  
اور اس نے اپنے عباد کو اس کے علم پر ہی نہیں بلکہ اس کے فضل پر ہی قائم کرنے والا ہے اور اس کی ہمتی کو کسی حد تک بڑھاتا ہے

قُلْ یَقُوۡمِ اَعْمَلُوۡا عَلٰی مٰکَانَتِکُمْ اِنِّیۡ عَاطِلٌ ؕ فَمَنْ یَّکْفُرْ یَّکْفُرُوۡنَ ۚ مَنْ تَّوَلَّوۡنَ  
لَہٗ عَاقِبَۃُ الدَّارِہِ ۚ اِنَّہٗ لَا یُقِلُّہُمُ الظَّالِمُوۡنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلُوۡا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَّآ مِنْ  
الْحَرِّثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیۡبًا فَقَالُوۡا ہٰذَا لِلّٰہِ بِرِغْمِہِمْ ۚ وَہٰذَا لِشُرَکَآئِنَا ؕ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝۱۲۱ الانعام ۶

وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرِّثْ حِمْرَهُ لَا يَبْطُلُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ مِنْ غَيْرِهِمْ  
وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً  
عَلَيْهِمْ سَيَجْزِيهِمْ سَاءُ كَانُوا يَفْكُرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ  
الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِدُكُونِنَا وَمَحْرُومٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ  
فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ  
قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّضُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى  
اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَلَّتْ مَعْرُوفَتُهُ  
وَعَبْرَ مَعْرُوفَتِهِ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْثَرَهُ وَالزُّيُونَ وَالرِّمَاقَ مُتَشَابِهًا  
وَعَبْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا  
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝ وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَسٌ كُلُّوا مِنَّا  
لَمْ يَكُنْ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ ثَمَانِيَةَ  
أَزْوَاجٍ مِنَ الصَّانِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْرِ اثْنَيْنِ قُلِ الذَّكْرَيْنِ حَرَّمَ أَمْرُ  
الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ تَبَيَّنَ يَعْلَمُ إِنْ  
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلِ الذَّكْرَيْنِ  
حَرَّمَ أَمْرُ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ أَمْرُ كُنْتُمْ  
شُهَدَاءَ إِذْ وَضَعَكُمُ اللَّهُ فِيهِمَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا  
لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

















(۵) کہ جو ان کا بارگاہِ معانی میں کو ہے اسے نہ مار دینی (۱۱) خون نہ کرو۔ (۶) تم کو کمال کی بات کہی کہ نہ کرو۔ (۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸) جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو اور اس میں کوئی تیسرا نہ دو۔ (۹) بہت ارا پاؤ۔ (۱۰) اللہ کی عہد کر کہہ کر۔ تو حید کا قائم رکھنا کہ ان کے بارگاہِ معانی میں کو ہے اسے نہ مار دینی (۱۱) خون نہ کرو۔ (۱۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۲۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۳۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۴۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۵۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۶۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۷۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۸۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۱) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۲) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۳) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۴) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۵) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۶) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۷) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۸) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۹۹) اب قول میں کہ نہ کرو۔ (۱۰۰) اب قول میں کہ نہ کرو۔

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَ تَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ  
وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّعَلَّهُمْ يُلْقَاؤُهُمْ يُؤْمِنُونَ ۖ وَ هَذَا كِتَابُنَا أَنْزَلْنَاهُ  
مُبَارَكًا فَاتَّبِعُوهُ وَ اتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۚ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ  
الْكِتَابَ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۚ وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَفِيلِينَ ۖ  
أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۖ فَقَدْ  
جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ كَذِبِ  
بَابِ اللَّهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ۚ سَخِرَ مِنَ الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ  
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ۚ

پھر (۱) آتینا موسیٰ کتاب (۲) تَمَامًا (۳) عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ (۴) وَ تَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (۵) وَ هَدَىٰ وَ رَحْمَةً (۶) لِّعَلَّهُمْ يُلْقَاؤُهُمْ (۷) يُؤْمِنُونَ (۸) ۖ وَ هَذَا كِتَابُنَا (۹) أَنْزَلْنَاهُ (۱۰) مُبَارَكًا (۱۱) فَاتَّبِعُوهُ (۱۲) وَ اتَّقُوا (۱۳) لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۴) ۚ أَنْ تَقُولُوا (۱۵) إِنَّمَا أَنْزَلَ (۱۶) الْكِتَابَ (۱۷) عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ (۱۸) مِنْ قَبْلِنَا (۱۹) ۚ وَإِنْ كُنَّا (۲۰) عَنْ دِرَاسَتِهِمْ (۲۱) لَغَفِيلِينَ (۲۲) ۖ أَوْ تَقُولُوا (۲۳) لَوْ أَنَّا أَنْزَلْنَا (۲۴) عَلَيْهِ (۲۵) الْكِتَابَ (۲۶) لَكُنَّا (۲۷) أَهْدَىٰ (۲۸) مِنْهُمْ (۲۹) ۖ فَقَدْ (۳۰) جَاءَكُمْ (۳۱) بَيِّنَةٌ (۳۲) مِنْ رَبِّكُمْ (۳۳) وَ هُدًى (۳۴) وَ رَحْمَةٌ (۳۵) ۚ فَمَنْ (۳۶) أَظْلَمُ (۳۷) مِنْ كَذِبِ (۳۸) بَابِ اللَّهِ (۳۹) وَ صَدَفَ (۴۰) عَنْهَا (۴۱) ۚ سَخِرَ (۴۲) مِنَ الَّذِينَ (۴۳) يَصْدِفُونَ (۴۴) عَنْ آيَاتِنَا (۴۵) سُوءَ (۴۶) الْعَذَابِ (۴۷) بِمَا (۴۸) كَانُوا (۴۹) يَصْدِفُونَ (۵۰) ۚ

ترجمہ: پھر (۱) آتینا موسیٰ کتاب (۲) تَمَامًا (۳) عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ (۴) وَ تَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (۵) وَ هَدَىٰ وَ رَحْمَةً (۶) لِّعَلَّهُمْ يُلْقَاؤُهُمْ (۷) يُؤْمِنُونَ (۸) ۖ وَ هَذَا كِتَابُنَا (۹) أَنْزَلْنَاهُ (۱۰) مُبَارَكًا (۱۱) فَاتَّبِعُوهُ (۱۲) وَ اتَّقُوا (۱۳) لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۴) ۚ أَنْ تَقُولُوا (۱۵) إِنَّمَا أَنْزَلَ (۱۶) الْكِتَابَ (۱۷) عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ (۱۸) مِنْ قَبْلِنَا (۱۹) ۚ وَإِنْ كُنَّا (۲۰) عَنْ دِرَاسَتِهِمْ (۲۱) لَغَفِيلِينَ (۲۲) ۖ أَوْ تَقُولُوا (۲۳) لَوْ أَنَّا أَنْزَلْنَا (۲۴) عَلَيْهِ (۲۵) الْكِتَابَ (۲۶) لَكُنَّا (۲۷) أَهْدَىٰ (۲۸) مِنْهُمْ (۲۹) ۖ فَقَدْ (۳۰) جَاءَكُمْ (۳۱) بَيِّنَةٌ (۳۲) مِنْ رَبِّكُمْ (۳۳) وَ هُدًى (۳۴) وَ رَحْمَةٌ (۳۵) ۚ فَمَنْ (۳۶) أَظْلَمُ (۳۷) مِنْ كَذِبِ (۳۸) بَابِ اللَّهِ (۳۹) وَ صَدَفَ (۴۰) عَنْهَا (۴۱) ۚ سَخِرَ (۴۲) مِنَ الَّذِينَ (۴۳) يَصْدِفُونَ (۴۴) عَنْ آيَاتِنَا (۴۵) سُوءَ (۴۶) الْعَذَابِ (۴۷) بِمَا (۴۸) كَانُوا (۴۹) يَصْدِفُونَ (۵۰) ۚ

تھی اور میں نے دیکھا کہ سب تھیں اور اخلاق اور تعلیم میں عداوت اور حسرت تھی کہ ان لوگوں کو خدا کے پاس جانے کا اس کتاب سے نصیب ہو جائے۔ اس میں بھی اس قسم کے احکام تھے۔ خصوصاً احکام معروکہ جن میں سے بہت سی تنظیم لکھ دی ہو اسے وہی زعفریہ چمکے۔ جو ان کا فرق سے۔ تم قرآنی بیان کے لئے ہے۔ یہ جو لوگ اس کو فرائض میں حرم کر کے مجھے مومنوں کو ذلت دیتی تھی بلکہ مردوں کے عیال کے بعد یہ لوگ ان کے مافی کی کتاب دیتی تھی۔ عرب یہ یہ وہ خدا سے عداوت سے مل جل جلد ان۔ عداوت اکیل کمال میں کمال میں آ رہا تھا کہ مجھے کدو کی سم پر کوں کتاب کی کی معرفت تھی تو ہم ان۔ یہ بھی زیادہ عداوت پر ہو جاتے۔ اس نے تو اس وقت قدر کا ذکر کر کے فرمایا۔ یہ وہ خدا کی کتاب ہے کہ اس کو یہ کتاب یعنی قرآن مجسم نے تیار کیا ہے جو وہی بارگاہ کتاب ہے۔ اس پر بطور پرہیزگاری اختیار کیا تاکہ یہ قرآنی عداوت ہو۔

اور اس کتاب سے بڑھتا۔ اگلی باتی نہ بارگاہ۔ یہ جو یہ سمجھو تو میں اس پر ہندوستانی پر کتاب اتنی اور کم کو سبب غیر زبان ہونے کے ان کے مطالب سے خبر نہ ہوں وہ اب اس وقت کے لئے کاموں کی نہ رہا کہ اس پر کتابوں میں وہی وہی تو ہم بہت زیادہ عداوت قبول کرتے تھے۔ اب یہ خبر ہے۔ یہ پارہ کی طرف سے یہ ہے۔ یعنی ان کی واضح آگاہی ہے۔ جس نے حق و باطل کو کھول دیا۔ یہ وہی وہی نصیب ہوتی تھی کہ اس پر کتاب ہدی یعنی چاہا اور اس پر حق مرشد اور اس پر لہذا اس کی دلائل بہت خاص کرنے کے لئے رحمت ہے۔ اس پر ان کی مدد بخون سے اس کتاب کے دوسرے اوست کے بعد اور یہ اس سال فی آخر دوسرے میں کرنے کے بعد میں اس کا ذکر کیا اور اس سے کہ مجھے رہائی صورت میں اس پر کتاب کے کھلا میں سے زیادہ کو ان کا نام ہو بہت ہے کہ وہ ان کی انہوں کو بھلائے اور ان سے۔ کے علاوہ اس نے یہاں اس میں پر عداوت اور ست کی ہے۔ یہ جو یہی نعمت کی کہ دیکھ کر کہ ان کو تشریف عداوت پیش کر۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُهُمْ نَفْسًا رِجْمًا هُمْ لَمْ يَكُنْ أَمَنُوا مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهِمْ خِذَاءً قُلِ انْظُرُوا أَنْتُمْ مُنْظَرُونَ ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شَيْعًا لَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّهُمْ أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٥٦﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَلِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ قُلِ إِنِّي هَدَيْتُ رَبِّيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ هُوَ دِينُنَا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٩﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ







آری ہے۔ مگر گھر چہ پہ پہور ہے ہیں۔ کہ میں کھلی بھی ہوئی ہے۔ ایذا کا لفظ مضائقہ نہیں کا پورا کریم ہے۔ انہی حالت میں گناہ و جانت انہی اعضا میں کہ چہ برسانا اور اس سورۃ کا نازل ہوا تھا اس بشریہ حرکت و چاہے کہ جس میں میرہ معافی کی توفیق اور ان کی بے ثباتی اور عالم قدس کے ہر ذہن کی دوسری طرح پر کھلی تصویر کھینچی گئی ہو۔ اس نے فرماتا ہے العصفان چار حرف میں جو کچھ دھارہ اور ابراہیم بنی ان کو تو ہی عالم مطلوب جانتا ہے یا اس کا یہ جواب مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ کو جو بت عابد کے سے اہل اہل جانتے ہیں کی کہ اہل استغنی علیک قولاً لیسلاً پہلے سے فرود کی تھی کہ اسے یہی اہم نے آپ پر کتاب یعنی قرآن نازل کیا ہے۔ پس آپ اس بات سے دل تنگ نہ ہوں کہ آپ اس سے لوگوں کو متنبہ کریں اور ہر کاروں کو راوی اور ایمانداروں کے لئے اس سے یہ حاصل ہو سکی اس کی تعلیم و امت عابد میں کچھ دل نہ رہے۔ جب نبی کو تبلیغ حکم آیا اور قرآن نازل سے دل تنگ نہ ہونے کی تاک کی تو ان کو اس کی قیاس پر ماسور کیا۔ تبہوا ان کو جبر کی کاغذ مان گرایا جس وجہ ہر ایک کا قہقہہ سا نہیں۔ سے دھارہ اور فاران پہاڑی پر تھیں سے خداوند کی مخلوق کو مگر ان کا دلت سے غلط فہم و وقت آگیا۔ پس اب تم اسے لوگوں کی ہی نہ کہ وہ تمہارا ہے اور تمہارا ہے رب کی طرف سے نازل ہوا۔ پرانے مزے سے بے خیالات اور اپنے فرض موجود کو چھوڑو۔ اس کے بعد ان ضرور و رات و جاہ و پہنچ سنا تا ہے کہ تم ہی مال و ام و غرور و ذکرہ کی تکاہوت ہی ستریں تو کسی ہیں کہ جن کو تم نے زکا یک ہاک کر دیا۔ و رات کو سوتے تھے یا وہ پر کو قتل میں تھے یا یک عذاب الہی سے آلیا بھر میں رات بھر اس کے کہ اپنے فطاکار ہوئے کا قرا کر کرنے لگے اور کچھ نہیں نہ پڑا۔

فَلَنَسْنَأَنَّ الَّذِينَ ارْسَلْنَا إِلَيْهِمُ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَلَنَقْضَنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَافِلِينَ ۝ وَالْوَزْنَ يَوْمَئِذٍ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ بِمَا كَانُوا يَإْتِينَ ۝

ترجمہ: اور ہم لوگوں سے بھی پوچھتا رہے ہیں کہ اس حال بھیجے گئے تھے اور رسولوں سے پہنچیں گے مگر ہم ان کو بے ادب مگر مقرر سے تائیں گے اور ہم ان کے دہرے سے اور اس دور اعمال کا تقابلی ہے پھر تو جن کی تو میں جانی ہوں گی وہی کا سبب ہوں گے اور جن کی تو میں بھی ہوں گی وہی کوک ہوں گے کہ جنہوں نے ہدایت و حق راہ پر پہنچائی کر کے چاہے تو خود ہمیں مال دیا۔

ترکیب: مذکور صدر اصولی منقول ہے لیسنا سے متعلق کا بعدہ نقص سے متعلق یا منقول اس کا علیحدہ فعل سے متعلق۔ والوین مبتدا لیس۔ ان چاروں طرف میں اس طرف کی علیحدہ اشارہ ہے۔ اول۔ رہا۔ الف سے اشارہ مذکر کی طرف ل سے لفظ الہی کی طرف سے کوئی طرف۔ م سے مصدر یعنی بلدی و رات کی طرف۔ جس کا یہ مطلب وہ کہہ کر لے لے لفظ خاص سے مگر پہنچا۔ اور ہی اسے کہہ کر باوا فرست میں ہر بلدی اور رات کی ہی رہا۔

ع۔ لہو کی استعارہ پر مگر ہر بار ہر کوئی قوم پر وہی عذاب آیا۔ اسی زمانہ کا بھی بعض خبروں میں شب کو نازل شروع ہوا تو ہزاروں ہاک ہو گئے جس میں ہر عذاب سبب نے غارت کیا۔ تنگن شروع ہوا۔ آئی۔ بہت کر خال ہا شکاں نے ہاک کیا۔ فرض ہو کر وہ عذاب الہی کے جس ہر دہ چاہے۔ رات کا عذاب ہی شروع ہوا۔ ہر ہر کہ عذاب میں آرام کا اتہ ہے۔ اور۔ کی خبر ہے۔

انہوں کا جھٹکا ہوا ہے۔













[illegible]

تفسیر اب ان خیانتوں سے مراد اور جنہوں نے اس کے ساتھ بدکرداری کی ہے۔ لہذا ان کے اذہان پر تیرا زب و لسان کھینچا جاتا ہے۔  
 ۱۰۔ ایمانداروں کا کیا حال ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۱۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۲۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۳۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۴۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۵۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۶۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۷۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۸۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۱۹۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟  
 ۲۰۔ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخَذَ لِعِبَادِهِ وَالْقِصَّةَ مِنَ الرِّزْقِ  
قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ  
تُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ  
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ  
يُنْزَلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا نَعْلَمُونَ ﴿٥١﴾

۱۔ خودی کے لئے جس کے لئے بھی یہ طریقہ صحیح قرار دئے گئے تو ان میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اگر کوئی ایک طریقہ اختیار کرے گا۔  
۲۔ اس کے لئے بھی ایک طریقہ صحیح قرار دئے گئے تو ان میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اگر کوئی ایک طریقہ اختیار کرے گا۔  
۳۔ یہی طریقہ صحیح قرار دئے گئے تو ان میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اگر کوئی ایک طریقہ اختیار کرے گا۔





اور نام کر دیا پھر مزار میں زندہ کر دیا۔ جسبہا حال ہے قابل انداز کہ سے یہ سب شرفاقت ان کے بموجب کھٹک مفعول ہے نحوی کا۔  
تفسیر: مسائل طالع و حرام جانتا کرنے سے بعد کچھ آخرت کا حال بیان کرنا بھی ضرور تھا کہ جہاں اس دنیا کے تمام اعمال ایک دھکا بول رہا  
جاسا ہے اور آخرت کی پہلی کھائی بالکل بیزحیٰ انسان کی موت ہے کہ پھر اس کے بعد سے اس کا دور کارخانہ شروع ہوتا ہے اس لئے سب  
سے دلال یہ فرمایا لیکن فہمہ اہل رخ کر دیا میں ہر ایک کو تم کا آپہ وقتہ صحن ہے کہ جس کے افراد کے بعد دیگر کو ہونے سے وقتہ ہوا  
جاتی ہے (پچاس ساٹھ برس میں دور تمام ہو جاتا ہے۔ کل شاہجہاں کے لاکھوں سپاہی بڑا دن خادم تھے آج ان میں سے ایک خدا کا فرقہ  
کیا ان کی فوج میں سے کسی ٹھوکرے کی زمین اور نام بھی دکھائی نہیں۔ یعنی نہ اس وقت کا کوئی سواغش ہے نہ مخالف مانے یہ سبہ کے سب کہاں  
چلے گئے اور اپنے عہد کی چیزیں بھی ساتھ لے گئے۔ وہ ٹھکانہ اور بارہو اس کے امر اور کہاں غائب ہو گئے۔ وہاں کے کھل کے چل رہے ہیں  
ساہی کھلی چھپ گئے ہجڑ زمین کھائی آسمان کیسے کیسے سو یہ ایک وقت ہر شخص کے لئے ایسا صحن ہے کہ کوئی اس سے گئے بڑھ سکے نہ  
چھپے ہٹ سکے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہر قوم کا غلبہ انبیاء کے عذاب کے لئے ایک وقت ممکن ہے ان کی جلدی سے پہلے نہیں  
ہو سکتا بندے سے ہٹ نہیں سکتا۔

اب عالم آخرت کی سرگزشت شروع کرتا ہے اور وہاں کے عذاب و ثواب کا سبب بھی بتاتا ہے کہ روز ازل ہم نے کہہ دیا تھا کہ  
اسے نبی آدم ائمہ اپنے رسول تمہارے پاس بھیجیں گا وہ تمہیں میری آیات سنائیں گے۔ پھر جس نے تقویٰ ہو اور اصلاح اختیار کیا تو ان کے  
لئے کچھ خوف نہیں اور جنہوں نے اس کو چھوڑا یا سوراہا دیکھا انہیں سزا دی گئی۔

اب وقت موت سے لے کر بہشت تک کا حال بیان فرماتا ہے کہ ان کو ان کی نگہ پر کا کھٹا چٹا آتا ہے۔ وہ یہ کہ بہشت نزع فرشتے  
جوان کی جان بچھڑا کرنے کو آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ اب وہ تہا سے معبود کہاں ہیں جن کو تم اللہ کا شریک کہتے تھے۔ جواب دیں  
گے کہ اب وہ کون تھے اور اپنے کارفرما کو ان کا قرار کریں گے۔ آسمان میں اس کے انور مظہر ہیں ان کی عجائبات و حرام طہریں بے انتہا ہیں۔  
آلات و تابہا سناور سے سب نورانی چیزیں ایسی لئے ہلاک سے متعلق ہیں۔ اسی لئے لاکھ اور دریا ہر مقدس کے لئے افلاک سکس تراریہ  
ہے اور ہر موت کے پاک اور جس ہر نورس مطہر اسی دارالنجہ و السور و رفعا و المنور کی طرف صعود کرتی ہیں اور نورس نبی بعد خدا وقت بدن  
کے عالم غفل یعنی اس زمین ہر ایک دنیا کی طرف ان کی مناسبت طہریں سے چھٹکے جاتے ہیں۔ اس سے فرماتا ہے اِنَّ الْقَوْمَیْنَ کَفَرُوْا بِالْحَقِّ  
وَ اَنۡتَ کَبُوْا فَعَصٰوْا فَاَنۡتَ عَوۡدَہٗ لَکُمۡ اَلۡعَاقِبَۃُ اَرَخَ کَ کَافِرٍ مَّکۡرٍ کے لئے نہ آسمان کے دور از رو کھٹے ہیں نہ بہشت میں باطل دونوں  
گئے جیسا کہ احنت کا سوئی کے ناکے میں داخل ہوا کمال ہے اسی طرح ان کا وہی عالم قدس میں۔ اس سے پہلی آیتوں غفلت

۸ کی کچھ باتوں نے موت طہریں کے دور کرنے کی قریب کیا وہاں دیکھنے کی بھی تدبیر نہیں نکلا۔ اسی طرح قابل و باوقی کا بھی ایک وقت شر ہے جس  
طرح انہیں کسی کے داخل کرنے سے پہلے نہیں ہوا اسی طرح وہ بھی کسی تدبیر سے پہلے نہ سکے اور جو جادو سے تو جانتیں سکتا۔ یہ جہان جانی جادو سے  
اس کے نظام پر مہم کوئی نہ سے مرزا تو کرے۔

۹ آخرت نے فریاد کیا ایمان دہ کی روح کو طہر آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہاں ان کے لئے دو دروازے ہلاک کے کھٹے ہیں (مسکھو ۱۰)  
روح پاک اس جس سے نفس سے کل کے سعادت کی طرف اس طرح اوزنی ہے کہ جس طرح ہر نفس سے کل کے نفس کی طرف اوزنی ہے

فَوۡقَ فِیۡ صَوۡتِہٖ یَہۡدِیۡہٗ رُوحٌ رَّحِیۡمٌ  
یَہۡدِیۡہٗ رُوحٌ رَّحِیۡمٌ  
یَہۡدِیۡہٗ رُوحٌ رَّحِیۡمٌ  
یَہۡدِیۡہٗ رُوحٌ رَّحِیۡمٌ

اور روح نبی جہاں یہاں تک کہ کہنے کے لئے اندر پر نفس ہیں (اعلم علی الارض) وہاں نہیں جاتے یا نہیں۔ بعض نے خیال نہ دیا کہ آسمانوں پر چلے گئے وہاں





[illegible]

وَنَادَاهُ أَصْحَبُ الْجَنَّةِ أَصْحَبُ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، قَالُوا نَعَمْ، فَأَذِنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا، وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ﴿٥١﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ، وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَتِهِمْ، وَنَادَاوُا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْعَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ، قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٥٣﴾ وَنَادَاهُ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَتِهِمْ قَالُوا مَا أَفْعَى عَنْكُمْ جَمْعَكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُنْذِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ







لَمَّا أُوْرِدُوا فِتْنَتُكَ عَنِ الذَّيْنِ كُنَّا نَعْمَلُ ۖ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۖ

اور یہ ایک مسلم ہے لیکن وہ کتب ہائے مذہبی سے کھول کر بیان کر دیا جو براہِ راست سچے خدا راہی کے لئے کیا دوسرے کے لئے  
یہی کاغذ کر رہا ہے جس میں وہاں ایک جگہ ہے کہ اگرچہ اس کو پہلے سے معلوم ہے کہ جس کی پیشکش کے متعلق اور سب کے رسول خدا کے پاس کیا بات  
ہے اسے مگر ہمارے معبود ہمارے رسول کے لئے ہے کہ وہ ہمارے خدا کے ساتھ ہمہ دلی سے پیوستہ ہو جائے کہ جس کو ہم چاہتے ہیں کہ اس کے خلاف کریں۔ یہ ایک  
انسانی ہے کہ آپ اپنا امتیاز کسی گناہ سے کر دالے کہ اگرچہ آپ نے سب کو گناہ سے بچایا۔

ترکیب: ہنگامہ پُر، یورپ، مغول، کافی، چند، کا، کیونکہ یہ ممکن اجتماع ہو گیا۔ فصل، لہذا اس کی منت، علی، علم، یعنی عاملین حال ہے، قابل  
العلماء سے، یعنی درجہ کتاب سے، عامل ہیں۔ پور، غلام ہے، یوں گفت، جہاں، جملہ، متول ہے۔ اسی طرح، لہذا، ناقص، یوں، متعرب  
ہے، جواب، استغنی، اس کی وجہ سے، لغو، نہ صرف، مگر، معلوم ہے، موزن، میں، نفع، ہے۔

تفسیر: اہل جنت کے درجہ جات اور اہل دوزخ کے درجات اور اہل عرف کے درجات و درجات کا ذکر عالم غیب کی ایسی خبر ہے کہ جس تک عقل کی بغیر مرد الہام الہی پر گزر سائی نہیں اور ایسی باتیں بیان کرنا ہمارے برحق کا دل کام ہے تاکہ افسانہ بنائے انہماں سے خبر یا کرمات کی طرف مائل ہو۔ اس لئے ان آیات میں یہ بات ظاہر فرماتا ہے کہ اسے لوگو! تم ان باتوں میں ہرگز شک نہ کر کیونکہ ہم نے تمہارے پاس ایک ایسی کتاب بھیج دی کہ ان سبھ سے کہ جس میں کمال علم ہے ہم نے ہر ایک کی تحصیل کر دی۔ مگر ان کے لئے معرفت کے یہ حال بھی ہیں کہ جن کو اس کرشمہ پر مشرک نہ کر سکتے ہیں کیونکہ جو حقیقی انبیاء اور کورہ اہل حق ہیں ان کو خدا کے نور حقوں اور اس کے فرستادوں پر یقین نہیں آتا۔ سو اس کتاب سے ان کو بے یقینی ہے۔ یہ تو ایسا حال اور اس کے لئے جو اہمیت اور حرج ہے جو اس کی برکتوں سے حصہ پاسے اور اس کی کسی بات میں بھی شک نہیں لاتے ہیں۔ برخلاف ان بد نصیبوں کے جن کے دلوں کو حسب حال و مقام اور خواہش و لذت و وسوسہ نے دنیا پر مائل کر دیا ہے۔ ان کے کان میں اس کا سنا بھی پسند نہیں کرتے کہ یہ نصیحتیں اور یہ عیسیٰ و عیسا کے سامان چھڑ کر کسی اور جہن میں جا جا اور وہاں اپنے اعمال کی سز پانا ہے اور پھر وہیں ہمیشہ رہنا پیشا ہے۔ جنتوں کی جگہ قوم سرد پانی کی بجائے کھول پانی پینا اور کھٹی انگ میں بولنا ہے اور سنتے بھی ہیں تو کسب یقین کرتے ہیں بلکہ بھی کہتے تھے ہیں کہ وہ بھیکیں گے تو مانیں گے۔ اَلْیٰ یَظْهَرُونَ جَلَّ ثَنَا لَہُ کے معنی بھی ہیں (تو بول مربع اور کسی چیز کا انبار و مہر منی تو ہم آں اہل حق!) ایسی خیالی باتیں اور دُ کے سنائی کرتے ہیں اس کے جواب میں فرماتا ہے یہود بھی تلواریں لے گئے کہ جس روز وہ اس کتاب کی تامل میں جی چکنا چار میں یا امت کے کائنات کے متعلق لکھا ہے ظاہر ہو گا اور وہ وقت آجائے گا تو پھر ایمان لا آئی کیا کاغذ دے گا۔ تب تو اس کا مشاہدہ کرے خود بخود وہ لوگ جو اس کو دنیا میں بولے ہوئے تھے یہ کہیں گے کہ اگر اسے رب کے رسولوں نے جو کچھ کہا تھا برحق تھا۔ پھر وہاں اختلاف نفس اور جھگڑا کی سبب کہاں کہیں لے اپنے اعمال کے بد نتیجہ کو پا کر یہ کہیں گے کہ ہمارے آج کوئی نوک ہمارے ساتھ لڑی کرے تاکہ ہم اس شراب لہدی سے نجات پا رہیں یا ہم خود بخود یا خود یا نہیں سمجھا جاوے کہ وہاں جا کر تحلیل نفس اور اس سے سعادت حاصل کریں مگر یہ نہ ہوگا۔ انہوں نے آپ اپنے تئیں خسار میں ڈال دی اور اب انسانی دل و دماغ میں سمجھ جیس جاتی رہیں۔ آج کل کھلی تر کھوار ہی دیکھا۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ





























دیتے تھے کہ یہ دعا پڑھو اور فرمائی ہے۔ اے اس کے پاس نہ جاننا اور جاننا تو اس کا کہہ نہ سکتا اور حضرت کی عظیم اور شریعت میں منقول ہر بات کو  
میں نے لکھ کر دے اور جب لکھتے تھے۔ اس سب باتوں کو حضرت شعب علی السلام نے بلا غم انھوں سے منگ لیا اور وہ عید خدا پرستی کی سب  
سے اول ہر ایت کی کہ مَلُوكُهُمْ اَمْنُهُمْ اَللّٰهُ مَنَّكَهُمْ مِنْ اِلٰهِ غَيْرُهُمْ اور اس کے بعد ان کو کہن کا دوا احسان ادا دلا یا جو ان پر ہوا تھا کہ وہ لوگ  
پر دیکھ کر ان کی کٹھن کے تھے جو بگائے ملک میں آ رہے تھے۔ سو خدا نے ان کو بہت بڑھایا۔ اَلَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ

وَلَنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ اٰمَنُوا بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا  
فَاَصْبِرُوْا حَتّٰى يَخْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلٰٓئِ  
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ بِشَعِيْبٍ وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ  
مِنْ قَرِيْبَتِنَا اَوْ لَنَعُوْدَنَّ فِيْ وَلَدِنَا ۚ قَالْ اَوْلُوْ كُنَّا كَرِهِيْنَ ۝  
قَدْ اَفْوَيْنَا عَلٰى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلْكِكُمْ بَعْدَ اِذْ مَجَّيْنَا اللّٰهَ  
مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَا اِلَّا اِنْ يَشَآءَ اللّٰهُ رَبِّنَا ۚ وَسِعَ  
رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلٰى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا  
بِالْحَقِّ ۚ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلٰٓئِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَمِنْ قَوْمِهِ لِيْن  
اَسْعَثَهُمْ شَعِيْبًا اِنْ كُنْتُمْ اِذَا تَغْيِرُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ۚ فَاصْبَحُوْا

### فِيْ دَارِهِمْ جَنِيْنٌ ۝

اور جو کچھ حکام مجھے دے کر بھیجا ہے ان میں سے ایک کروٹے نہ پایا ہے۔ اور دوسرے کروٹے بھی لانا ہے جو ہر کہ یہ ملک تک کہ میں ہوں اور تم میں  
فصل کر دے اور اسی سب سے بڑھ کر فیصلہ کرتے والا ہے۔ اے اس کی قوم کے سر کی ہر باتوں نے کہا کہ یہ شعب علی کو قتل کر دیتے ہیں اور وہ ان کو کھ  
پایا سنی سے خود کمال میں کے ہیں تو تم پر ہر وہ سے ذہب بناتا ہے اور شعب علی نے کہا کہ میں کیسے موت ہوتی گی (آئیں)۔ اے تم نے اللہ پر وہی موت ہر حاکم  
ہم تمہارے ذہب سے میرے نہیں بھلائے کے کہ تم نے ہم کو کھاتے ہیں اور کہیں نہیں پائی ہے کہ تم ہم کو قتل نہیں کرنا اور اب اللہ ہی چاہے کہ  
ہے کہ تم نے ہر ایک چیز کو اپنے من کے بلوئے ہے اللہ ہی ہم سے کہ تمہارے کرنا ہے۔ اس بعد ہم میں ہر اور ہر قوم میں جس سے اللہ نے کروٹے اور وہ نے ہر ایسا  
نیلے کر دے والا ہے۔ اور شعب علی کی قوم کے کاغذ پر ہر دوسرے کے کہا کہ تم کو ذہب کے چوٹ ہو گئے کہ تم پر ہر دوسرے کا لگا دے کہ تم کو قتل کر دے اور وہ اپنے  
گروں میں ہر دوسرے سے ملے۔

ترکیب : وان کلان شرط فاصبروا جواب الذین من مفلوف پر مفلوف۔ لَوْ لَوْ کُنَّا جُلَّ استغفرہم انذار کی بات خدا شرط وقرآن اذقربنا  
جلد وال برجز اولہ سے مطلق۔ الاستغفار مطلق یا متصل ای ہاں وقت شبہ اعتقاد ان ہاں اس کی خبر میں متوجہ جملہ جواب انہا تعظم۔





سوانح میں واقع ہوا ہے اور کہیں تک بات نہیں ہوئی جب یہ سفر پر یہ غلبہ نہیں ہوا تو اب کیا ضرور ہے کہ وہ اور عرب کے سفر میں بھی واقع ہو؟

اس سے فرمایا ہے کہ وہ کسی کوئی ہستی تھی یا ذاتی نہیں کیا کہ جہاں ہم نے کوئی بی نہ بھیجا اور وہاں کے لوگوں کو اور نہ رحلت و تہلیل کے ساتھ نہ توڑ دیا اور نہ کہ وہ اس راحت و مصیبت کو نہ کسی طرف سے سمجھ کر نہیں ممانعت کر رہی تھی اور انہاں خواہ وہ اور نہ اس کی بھیجی اور ان کے بعد از ان کی تندرستی و مصیبت بھی معافی، پھر بعد میں اور بھی راحت و فراخ و فی انہی دی (کیونکہ مصیبت کے بعد راحت پانے سے انسان کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے شغف کی قدر دانی اور شکر گزاری کی راہ سے بشرطیکہ وہ انسان بھی ہو کہ جس سے وہ اس تکلیف و مصیبت کو بھول گئے اور خوب پہلے بھولے اور یہ کھینچنے کے کراہی ہے۔ امت و مصیبت کی وجہ سے اور فرمایا ہوا کہ انہی و انہی و علیہ السلام جس سے جس کی یہ دہر اور ناز کا شخص ہے کہ ان کی ازنی مال و اسباب کی برکت و محبت و امن ہو جاتا ہے۔ ان کی اس کے برخلاف ہے اور وہ پورا آج سے گئے سے ہمیشہ سے یہاں ہی دستور چلا آ رہا ہے۔ یہ وہ نچوچم سے پہلے اور سے باپ و داد کو بھی باتیں پتلاؤں میں۔

یہ خیال بھی ہمیشہ سے ہے۔ یوں کہ یہ آج سے آج کل بھی یہی رہی۔ اس لئے کھانسی یا آج سے ہیں۔ ان کا مایاں اور ان کا کوئی اپنی کرکشن کی کامیابی اور ان کی کامیابی کے لیے ان کی نظیر میں اس طرح ہے۔ یوں اور طہریں کے وہ شہر و ملک پیش کیا کرتے ہیں کہ جن کا ہوا ہر قسم کی بدگالی کے ہر قسم سے پیش و مشرت و اقبال مندی روز فراخ ہوتی ہے جیسا کہ عرب کے شہر و وہاں سے ملک۔

مگر یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اس صورت میں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے (اور ہرگز نہ تسلیم کرنا چاہیے) کہ اس جہان کا ہر بھی جس سے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ہر مرد و معنی و ماور بھی نہیں ہو گیا ہے جس کا تمام مافیہ فیہی و فیہی کی طرف مشتمل ہیں۔ یہ واقف آج ہی چاہیال کر مکتبہ کے کہ پتھر سے نکلنے کے پتھر ایسی رہی ہے اور اس میں حرکت ہے اسے تمام کام ممانعت و محنت سے کہتے ہیں۔ یہ وہ آخر کار کرتی ہے آپ کی جگہ ہے اس میں کوئی شریک نہیں مگر ہوا میں کسی کے کہ کو نہیں بلکہ کثیر ہی اس کو کافی قوت سے حرکت دے رہا ہے۔ وہ جب ان کے بعد ہر حرکت کو بند کر دے ہے تو سب بند ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اس عالم کے تعریقات کو (اور پھر ان کے اسباب کی طرح وہی طرف مضروب کرتا ہے مگر آخرت سب کو اس سے مسبب الاسباب کی طرف نسبت کرتا ہے۔ ہر مرد و معنی عالم جو کارکن ہے خود اپنے بندوں کے افعال و نشانات سے ناخوش اور غماز میرد سے ماضی ہوتا ہے۔ فخر و معنات میں انہی کا ہر امت کے لئے انہی کوئی عجب کی بات ہے اور انہی کے ہر ماموں پر مذہب باطل کر لیا گیا مشکل ہے۔ وہ ہے کہ وہ مذہب و اسباب وادی کے امید سے ہو جیسا کہ انہی اور ان کی غفلتی اور سوا کا طہریں یا غفلتی کی ترک یا ان کے چاہت کر فرائض کا قطع اس میں باطل ہو دیا یا پھر ان میں سے اسے انہی وہ کاروان اور کہتا ہوا اس سے خبروں و رنگوں کا ممانعت ہو دیا یا قطع و کا ہوا کسی متناہک ہو سکا اسطہ ہو کہ متیضات کر دیا یا بغیر اسباب وادی کے ہو جیسا کہ فرائض کا ہستیوں کا وہ کرات دینہ و رقی ہے۔ یہ ہے کہ طہریں کے شریعت و مشرت کے سامنے سے ہر مرد و معنی کیوں مذہب نہیں آتا؟ یہ اس کا کھر ہے جس نے ایک وقت تک ممانعت دے رکھی ہے۔ آخر جب حد سے گزر جاتی ہے تو ہر مرد و معنی انہی کے لئے کہ جس کا بھی اگر ہو اس کی میں گرتی کر کے عمارت ہی کر دے جیسا کہ فرما رہا ہے۔ **تَابِعُوا لِقَوْلِهِمْ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ** اس میں اور انہی کے اس ممدوم و فرہ اور ان کے ادا ہوں کے فخر اور سامان میں اور اقبال کی ان قوتوں کے سامان سے ہر مرد و معنی کیوں نہیں۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَعُوقُوا أَصْحَابَهُمْ فَسَمِعُوا عَصَاهُمْ إِذْ يَخْرُجُونَ۔ یہاں یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ کہ جن پر ان کے گناہوں کی عمارت باطل ہوئی۔ انہی میں ان کے اور پر یہ ماری انہی کے لئے جو ہمیں ہر آسان اور ہمیں کی ہر نہیں کوئی









# اِنْ اَمَّا يٰٓاَيُّهَا رَبَّنَا لَمَّا جَاؤُنَا رَكِبْنَا اَفْرِجْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿۱۷۲﴾

اور ہم نے (اس وقت) سوئی گوئی کی کہ تم بھی پناہ حاصل کرو۔ مگر جب تک وہ (سازگاری) نہ ہے جسے سب کو ایک جگہ لگانا ہو تو تم، کیا اور جو وہ کرتے تھے وہاں پہنچاؤ گے تاکہ تم کو اس کی پہلی سورتا لے کر، رجب دوم اور محرم میں کسی گڑبگڑ نہ لگے کہ سب اعلیٰ میں پہنچاؤ گے۔ یہ تو جرمی، اور ان کا رب ہے۔ بڑھو اسے (یہاں) پھر سے پھر اس پر ایمان لے آئے۔ یہ تو تمہارا ایک دوسرا (کھٹا) ہے۔ یہ کہ تم نے (اس) ٹھہریاں کرنا کھٹا ہے تاکہ تم کو (کھٹا) کر کے چاروں سوئم کو اسی معلوم ہوئی کہ ۲۰۰ کے کشمکش سے ہاتھ دھو دوسری طرف کے پاس کو آئے وہاں سے۔ یہ تم سب کو دلی دلچسپی ہے۔ اور اسے تم نے دے دے کہ اس کے پاس پھر جانا ہے کہ وہ تم سے اسی لئے ہڈیاں سے نکال کر دے کہ یہ تم پر ایمان لے آئے جبکہ وہ اسے پاس آئیگا۔ اسے وہ سب ان پر ہر انداز سے (مہربانی کرنا) اور ہم کو مسلمان کر کے سوتے۔

ترکیب: ان الی مغلوبا وحیثا فثما مخاطبات کے لئے ہے جو تکلف، خبر، صاف گوئی، حال ہے لفظوں سے قبول مطلق ہے آمنتو سے الی لینا مطلق۔

تفسیر: اولیٰ فرائض کا کہ جن کی سلطنت ایک بڑا چوسو بائیس (۱۶۲۲) برس تک رہی۔ ان میں اخیر بادشاہ کسی قس قس کو کسی شہزاد ایران نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو بیس (۵۲۰) برس پیشتر نقل کر کے ان کے خاندان کو ترک کر دیا اور۔ یہ انہوں کی سلطنت قائم ہوئی۔ دوسرا دور سکندر اعظم تک ایک سو چار سو (۱۴۰) برس تک ان کی سلطنت رہی۔ مگر تیسرا دور: عظیم حسین کا ہے جس کی سلطنت سکندر سے ملے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تیس برس پیشتر تک رہی۔ چوتھا دور: دسویں کا ہے جو سچ علیہ السلام کے تیس برس قبل ولادت سے ملے کہ چوسو سال (۶۳۰) عیسوی تک رہی۔ اس کے بعد سے عیسیٰ علیہ السلام کی سال ہجری سے ملے کہ تاریخ تک علیہ السلام کے قبضہ میں ہے (خدا ہی شہد کرے) حال کا بادشاہ قس قس کی سلطنت ہے۔ یہ پانچواں دور ہے مگر اس میں بھی مسلمانوں کے حدود و امان حکم الہی رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں قائد انیٰ فرائض سے اسوۃ آئیں دوم بادشاہ تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چودہ سو سال سے (۱۴۹۰) برس پیشتر مگر آخر عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی فوج کے غرق ہوا۔ اس کے بعد مصر میں قائد انیٰ فرائض سے دوسرا بادشاہ قائم ہوا۔ بعض جو کہتے ہیں کہ انیٰ فرائض کو دیکھ کر پھر مصر میں لے گئے اور ان کی سلطنت قائم ہوئی۔ غلط بات ہے۔ ہرگز قرآن و حدیث سے یہ نہیں سمجھا

۳۰۰

# وَقَالَ السَّلَامُ مِنْ قَوِيْرٍ فَرَعَوْنَ اَتَدْرُ مُؤْمِنِيْ وَ قَوْمُهُ لِيُفْسِدُوْا فِيْ الْاَرْضِ وَيَذَرُكَ وَالْهَيْتَكَ ۚ قَالَ سَنَقْبِلُ اٰبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَعْنِيْ نِسَاءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ

- ۱۔ قویرون اور ان کا دور: ۱۲۰۰
- ۲۔ یعنی سرائیل کو۔
- ۳۔ یہ ہم دینی و دنیوی سے ملے تھے ہیں۔ اگر عرب اور ایران کے زائد ایک ان میں پھر ہوتا تو کچھ تک۔ چنانچہ تو یہ کہ اسلام نے سنی کے عہد کے قویرون کا عہد ۱۲۰۰ ہے کسی نے انہیں اس بن امیہ بن ابی صعب میں۔ بالآخر یہ۔















کوئی بیابانوں کا وسیع و غیر مشہور ہے۔ یہاں مسافر اکیلوں نے جو لوگوں کو بت پرستی کرتے رہے تو مصر میں کے مبعوث پانچو تھے جس سے میں نے پہلی بار اسے حضرت ہمارے لئے لکھا۔ ایسے ہی مسعود ماہیچے جیسے ان لوگوں کے لئے ہیں۔ سوئی مینے ان کو اس بات پر بہت مہربانی کیا کہ تم بڑے واقعہ کوٹ اور کھجھنوں اور کیا کھت کے ساتھ ہمارے لئے لکھی مسعود جو بڑا کرہاں جس نے کہ تم کو لوگوں پر نصیحت دلائی اور فرعون کے بچہ سے بچے ہوئے۔ کوٹو کھنا موسیٰ۔ سوئی نے اس بیابان میں جبکہ وہ طور کے پاس آئے خدا تعالیٰ سے حکم ملے کی درخواست کی جو جی مسافر اکل سے گئے دستور العمل ہوں۔ تم ہوا کہ یہاں اگر خیرات عبادت کر چھوے ہزاروں حج کو طیف عا کر آپ کو طور پر گئے۔ وہاں میں کی جاگ چاہیں راجس تک گئیں۔ اسی چہرہ میں ایک ہزار عبادت کو دیر الہی کا شوق ہوا کہ کاش میں آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ چونکہ یہ آنکھیں تو ہر عبادت میں سے اجسہ ہائیں ہوئی نہیں دیکھ سکتیں جہاں کہ آگاہی شفا میں طاقت کی ہر سے منعکس نہیں ہوتی (آئینہ میں جب تک پیچھے کوئی چیز نہیں آئے ظلی نہیں کرتے۔ شمس کی منعکس نہیں ہوتی بالکل آواز ناپاڑا کر رہا ہے۔ اس نے صورت نہیں دکھائی دیتی) چونکہ ظلیہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں جوت نہیں ہے نہ کثیف بلکہ سب سے زیادہ لطیف اس لئے جو اب دیکھ کر اس کی قدر سمجھے نہ دیکھ سکے گا اور سوئی کا ایمان ان کوئے نواب بات تامل کی کہ جگر تھکے سے زیادہ سخت ہے جس قدر ایمان میں اللہ تعالیٰ اور قابیبت ہے خصوصاً انبیاء و صلوات اللہ علیہم اجمعین میں ہے پھر میں نے کتب میں سے تقریباً نصف حصہ منجھ لیا اور اس کا نام لیا کہ ایک ایسی کتاب اور شغل ہے جس کی کار بار دیکھ کا اثر قبول کرنے میں۔ اس سے مسافر میں عالم غیب کے پردہ کو زور سے اٹھا کر اس پہاڑے قائل پر ایک بار عیسیٰ کی قبر کے پاس آکر اس کی تاب سے لگاؤ اور پھر اہل حق بھی بخیر دیئے گا۔ پس جب یہ طہر حق تو خدا نے پہاڑ پر لٹکی کہ جس سے وہ پہاڑ کوئے بکڑے ہو گیا یعنی خاص خاص وہ ستم کہ جس پر حق کی حق کی تکرار کو طور۔ اس جس میں کوئی بھی ہے حق، نہ کر دشمن پر کر پڑے۔ وہ ہوش آیا اور حقیقت پر اس کا مختلف ہوئی اور اپنے سوال کا مفتہ دیکھ لکھی معلوم ہوا کہ کہا الہی میری توبہ پھر ایسا سوال کر دیا گا۔ حالت اور تو آنکھوں کے ساتھ نظر آنے سے پاک ہے وانا اول المؤمنین اور پھر آنکھوں کے دیکھے سب سے اول شریکان لائے دلا ہوں۔

انہی سنت و فطرل کا اختلاف دیکھ کر اگلی شیں ' جمہور اہل اسلام ' ہر سنت سے مستعد ہیں کہ قیامت کو اہل جہنم دیکھ کر ان کی دوزخ سے شرم نہ ہوں گے ان کی حقیقت زیارت کریں گے جس طرح آنکھیں فصل خیالات کے دریاہ ال ہیں اسی طرح اہل العزیز کے جہنم میں جتنے ظہور ہو گا حرمی میں تہہ بہ تہہ اور غلطیوں سے متعلق اس نے فطرل کیا تو ایک فرق خیالات سے فسوف نہ کا دیہ و سو کفر آن کو اس کے ساتھ نہ بنی کرنے کا جس کو مستحکم کہتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ اگر کوئی خدا انہی کو دیکھے تو ضرور کسی جہت اور سمت میں دیکھے گا سو اس کے لئے کوئی جگہ تجر کر کوئی بڑے کی۔ مگر جس بھی مانا پڑے گا اس لئے انہوں نے اس جہت کا ہمہ پانچ کر قیامت میں دیکھ لیا گا انہی کو دیکھ لیا گا یہ انہی تقدیرات و حادثات و یہ انہی کے جان میں وارد ہے سب کی تہہ لیا کر ہی۔ اگر چہ ظاہر و باطن سے بہت کچھ جواب دیا مگر ہم یہ سن کر کہتے ہیں کہ یا کس انسان کی نگاہ خاص خصوصیات کے دیکھنے سے زیادہ حق و انہی کو کھنکی۔ مگر جسے جو نام تقدیر سے یہاں یہ حال نہ ہوگا اب اس کے جسم و روح سے بھی نہ کوہ غلیف ہوں گے۔ وہیں وہی سی آنکھیں میں لگی مجرب ہیں۔ علم میں جب روحانی صورت پر ظہور عطا ہوا تعالیٰ کے دے اور اسے شرف بلند پر وقت اس کی درگاہ اندس میں حاضر ہے جس اور انہی کی آنکھوں میں عالم خصوصیات ایسا ثانی ہو گیا ہے کہ جس طرح آنکھ کے روز و رات کے بارے۔ عارف جو چہ دیکھتا ہے اس کو خدا ہی نظر آتا ہے۔ ہر کار بار میں اسی کے بلند مرتبہ اعلیٰ دے ہیں بلکہ روز و رات کا۔

فدا فیر خدا در درجہاں چڑے بخت

ہے نشان است کز نام و نشان چیزے نیست

تو در پس و لم شس عام موشن کیوں اس کو نہیں دیکھیں گے بلکہ ضرور دیکھیں گے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے نوید کی تو فرمایا کہ میں نے تجھ کو اپنے ساتھ کام کرنے سے اور رسالت سے لوگوں پر نصیحت کی۔ ۳۰ جو تجھ کو یاد دلائے اس کو کھڑکے کے لئے سے یعنی اس کو بس نصیحت جان یہ کیا کہ بات ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہم کام ہوتے ہیں۔

خدا کیوں کر کام کرتا ہے: خدا نے جو موسیٰ علیہ السلام کو کام کیا تھا اس کی حقیقت بیان کرنے میں لائق توفیق ہیں۔ بعض کہتے ہیں انہیں حروف و اصوات سے اس کا کام تھا جس سے کہ باہم وہی کام کرتے ہیں اور پھر ان میں سے تحقیق اس کے حادث ہونے کے بھی قائل ہیں یعنی کام خاص اور اس کے حروف و اصوات خاص کو حادث ہیں مگر وہ صفت کام کہ جان حرف و اللہ کا ہے اور اوقی ہے قدیم ہے برقص سے اسی کے موافق کام کرتا ہے۔ پھر عربی و عبرانی الفاظ کی قدیمیں بلکہ خاکہ سے انھیں کے موافق مگر نہ بد و شہی اس کام کی کے افراد کو بھی قدیم کہتے ہیں۔ پھر عربی ان حروف و الفاظ کو حادث ٹھاکر ذاتہ ذریٰ خالی قرار دیتے ہیں مگر کہیں کہیں اس کا عمل کوئی ذات سم نہیں ذات اللہ ہے جیسا کہ شجر و غیرہ یعنی کسی درخت و پھر شس سے کوئی آواز پیدا ہوتی تھی جس کے ساتھ خدا موسیٰ علیہ السلام سے کام کرتا تھا۔ اہل سنت و اجماع کہتے ہیں کہ وہ کام اس کی ایک صفت خاص ہے جو ان کی ہر قدر قدیم ہے جو ان حروف و اصوات سے متاثر ہے۔ پھر اس بات میں کہ موسیٰ علیہ السلام کیا کرتا تھا۔ و قول ہیں انھیں تصور و تریلی کہتے ہیں کہ اصوات حروف تھے جو کسی درخت سے پیدا ہوتے تھے۔ اس امر کو کہتے ہیں بنی اس کے موسیٰ علیہ السلام کی صفت جبرئیل کہتے تھے۔

فقیر کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کام اپنے مخلصین سے اس بات کا تھا کہ انھیں کہ حروف و اصوات سے بلکہ وہ وہی طور سے ہے کہ جن کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتے۔ دیکھو اشرافی نوگ میں صوت و حروف کے یہ کمر کام کرتے ہیں اور دوسرا اس کو کیا مگر بن لیتا ہے۔ خواب شہ کا حواس طایرہ مطلق ہوتے ہیں نہ سکتا۔ یعنی ہے۔ نہ یہ کان سنتے ہیں مگر جس طرح سے کام ہوتا ہے۔ روحانیات اور لطیف چیز اس کا جہی معاملہ ہے۔ تجھے اور پھر میں سے آواز پیدا ہونے کا ناکل ہونا ایک بے سند بات ہے کہ اس کو کھانہ کی شان پسند نہیں کرتے اور نہ کھانہ کام کچھ موسیٰ علیہ السلام پر منحصر تھا جس میں بھی انبیاء سے کام ہوا ہے بلکہ اب تو بولیا تھا کہ سے کام ہوتا ہے مگر تھے کائنات اور گاہیں۔ الانوار کی کیفیت: دیکھنا نہ فی الانوار۔ اربع قوارب مریو: کے سفر خروج کے ۳۶ باب ۱۵ میں ان لوگوں کی بابت لکھا ہے "وہی مگر نہ پھاڑتے آگیا اور شہادت کے دونوں تختے اومین جن کو ابراہیم کہتے ہیں ان کے ہاتھ میں تھے۔ دونوں طرف اور دوسرے کھینچے۔ دوسرے تختے اور تختے خدا کے کام سے تھے اور ان کا کھانا اور ان پر نذر کیا ہوا تھا۔ پھر اس باب میں کہ تھے چل کر پوکھا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے نئی امرائیں کو کھڑکے کی پرستش کرنے دیکھا اور ان کے شور و غل کی آواز سنی تو ان لوگوں کو پیچٹک و بار اور پیڑ کے پیچھے آکر قوز ڈالا۔ پھر چوبیسویں ۳۴ باب سے اوس ی میں لکھا ہے پھر نہ انہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے لئے چلی لوگوں کے مطابق رہا تو میں جبرئیل ترشاں اور میں ان لوگوں پر وہاں جس چوبلی لوگوں پر نہیں چلیں تو نے تو زانو تھکوں گا۔ کونہ دھو جاو سویرے کہ وہ پیٹا پڑے اور میرے گئے وہاں پھاڑ کی چوٹی پر نہ ضرور۔ وچ

ملاحظہ! کتاب کو غور پر چار غور دہر دیکھئے کہ بعد موسیٰ علیہ السلام کو صرف یہ وہ پھر کے تختے دکھائے گئے کہ لوگ ہیں کہ جن پر اس حکام لکھے ہوئے تھے۔ یہ بتی کی سماعت اولاد میں کی تعلیم ہم سب کی عزت و تکرار و اس کے بھی کہ ان لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام نے ایک چربی صندوق میں رکھوا دیا تھا (خروج باب ۳۰) مگر مفسرین اسلام ان الانوار سے مراد رات جیتے ہیں اور اس چالیس روز کے چلے اور روزہ کو جو کہ

بیجا یا طور پر واقع ہوا انزول تو مات کا باعث سمجھے ہیں۔ کس لئے کہ جن کَلَّمَ مَلَكُوتَ جَلَّةَ وَفَعَّلَ وَلَا لَكُلٌّ شَيْءٌ دَانٍ وَلَا لَوْلَاكَ دَانٍ دَوْلَاؤُنَا کے دس عنوان پر صادق نہیں ۲۲۔ اس لئے کہ جسے مسائل ضروری کی تفصیل اور ہر قسم کی صحت ان میں نہیں۔ چنانچہ روای کی علت و حرمت اور شریعت کے مسائل ان میں کہاں ہیں؟ اور نیز سطر اشعٰی کے علاوہ اب کی ۸ آیت میں اس کا تیسرا یہ مطبوعہ ۸۳۵ء ۸۳۹ء میں یہ عبارت ہے و ہاں مستحکم قرآنی حکمت۔ یہ تو بہت دیر بخود شیخ ابوالحسنؒ اور کتاب مذکور کے ۸ باب ۱۵ اور مطبوعہ ۸۳۵ء میں لکھا ہے کہ نبی اکرمؐ نے بموجب حکم موسیٰ کے ایک لڑکے کا باورائے کے چہروں پر نوریت کو کھنکھایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل نوریت انہیں ادراج میں تھی اور بہت بڑی کتاب تھی جس کو مذکور کے چہروں پر اس عہد کے موافق نسخہ کو کھنکھایا تو جو بعد میں اہل کتاب نے (قرآنی حکمت ان نوریت) کو شریعت کے ساتھ بدل دیا مگر اصل عبارت ہے دعا ثابت ہے۔







قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۚ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

اور فرماتا ہے اِن کا عذاب جس سے چاہوں گا اس پر پڑے گا اور مہربانی میری ہر شے کو گھیر لیتی ہے۔  
 اے اللہ! جس کو چاہے اس پر عذاب بھی بھیج دے اور جس کو چاہے مہربانی بھی بھیج دے۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔  
 اور جس کو چاہے اس پر عذاب بھی بھیج دے اور جس کو چاہے مہربانی بھی بھیج دے۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔

ترجمہ: اے اللہ! کافلوں کو تو نے مظلوموں اور اسی طرح جو کفر و فساد سے اسی کو فرما۔ سبھی مظلوموں کا قہر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔  
 تم سے کہ نہ پہنچیں تو قہر سے بدل ہو اور اللہ تعالیٰ کے رحمتیں دیکھو اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔  
 پر نہیں تھا مظلوم ہے اَصِيبُ کُلِّ شَيْءٍ وسعت کا تصور جس سے کفر و فساد سے اسی کو فرما۔ سبھی مظلوموں کا قہر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

تفسیر: یہ آیتیں کافروں کے لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے نفرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔

اس آیت کی تفسیر: اے اللہ تعالیٰ! کافلوں کو تو نے مظلوموں اور اسی طرح جو کفر و فساد سے اسی کو فرما۔ سبھی مظلوموں کا قہر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ صرف قرآنی آیتیں ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے فرمائی ہیں۔

مَّا كُنْتُمْ لَهَا بِلَاغِينَ ۖ وَهُمْ لَا يَسْتَفْقُونَ ۖ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ يَأْتِيَنَّ













تیس۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کافر سے ان کے ظہور و شمع میں فرما دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ملک شام میں پہنچے اور وہاں ہندو اور عیسائیوں کے قریب سے ہر اور شریعت کے لئے نیکو کر دی گئی کہتے ہیں۔ یہ شہر کا حکم ہے جس میں ایک اور رہنے والے ہیں سے ۱۹۷۱ء تک کے قصبہ پر آباد ہو کر اب اس شہر کو اس کے متصل ایک چھوٹا سا قصبہ آباد ہے جس میں عرب یعنی بدوی لوگ آباد ہیں۔ چچ علی نے اپنی اس راوی سے اس کا حال لیا ہے کہ وہاں کوئی اور کافر نہیں رہتا اور ان کے لئے کوئی اور شریعت کو مانتے نہیں دیتا۔

اسی طرح ان واقعہ کا مذکورہ قاضی یہاں ذکر کرتا ہے کہ ان سے بھی یہی راوی لے کر آیا گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے ان کی دین پر شریعت کے لئے نیکو کر دی گئی کہتے ہیں۔ یہ شہر کا حکم ہے جس میں ایک اور رہنے والے ہیں سے ۱۹۷۱ء تک کے قصبہ پر آباد ہو کر اب اس شہر کو اس کے متصل ایک چھوٹا سا قصبہ آباد ہے جس میں عرب یعنی بدوی لوگ آباد ہیں۔ چچ علی نے اپنی اس راوی سے اس کا حال لیا ہے کہ وہاں کوئی اور کافر نہیں رہتا اور ان کے لئے کوئی اور شریعت کو مانتے نہیں دیتا۔

وَسَأَلْنَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاصِرَةً الْبَحْرَ ۖ إِذْ يُعَادُونَ فِي  
الْحَسْبِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَاتُهُمْ يَوْمَ سَبَيْهِمْ ذَرْعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ  
لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ ۖ تَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۖ وَإِذْ قَالَتْ  
أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۚ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا  
شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعَذَرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُم ۖ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۚ فَلَمَّا نَسُوا مَا  
ذُكِّرُوا بِهِ اتَّخَذْنَا لََّذِينَ إِنَّهُمْ لَيُنْهَوْنَ عَنِ الشُّؤْرِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ضَلُّوْا  
بِعَذَابٍ نَّيِّبٍ ۖ بَمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۖ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا  
عَنهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۖ

اور اسے یہی آپ نے فرمایا ہے کہ ان کو کافر سے ان کے ظہور و شمع میں فرما دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ملک شام میں پہنچے اور وہاں ہندو اور عیسائیوں کے قریب سے ہر اور شریعت کے لئے نیکو کر دی گئی کہتے ہیں۔ یہ شہر کا حکم ہے جس میں ایک اور رہنے والے ہیں سے ۱۹۷۱ء تک کے قصبہ پر آباد ہو کر اب اس شہر کو اس کے متصل ایک چھوٹا سا قصبہ آباد ہے جس میں عرب یعنی بدوی لوگ آباد ہیں۔ چچ علی نے اپنی اس راوی سے اس کا حال لیا ہے کہ وہاں کوئی اور کافر نہیں رہتا اور ان کے لئے کوئی اور شریعت کو مانتے نہیں دیتا۔

کریا میں ان کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ان کو بھیج دیا کرتے تھے کہ اگر اس طرح طرب، بڑے پناہ، اور بے حد اس کے لئے اور بھیج دیا کرتے تھے۔  
 جہاں سے بھیج دیا کرتے تھے ان کو بھیج دیا کرتے تھے کہ اگر اس طرح طرب، بڑے پناہ، اور بے حد اس کے لئے اور بھیج دیا کرتے تھے۔  
 طرب میں جو ایک جگہ اور بھیج دیا کرتے تھے ان کو بھیج دیا کرتے تھے کہ اگر اس طرح طرب، بڑے پناہ، اور بے حد اس کے لئے اور بھیج دیا کرتے تھے۔

ترکیب: اہل عدوت کا طرف بھیج دیا کرتے تھے یہ اصل حدوت تھا اب اس کو کھف بھیج دیا کرتے تھے۔ اہل عدوت کا طرف بھیج دیا کرتے تھے یہ اصل حدوت تھا اب اس کو کھف بھیج دیا کرتے تھے۔ اہل عدوت کا طرف بھیج دیا کرتے تھے یہ اصل حدوت تھا اب اس کو کھف بھیج دیا کرتے تھے۔

تقریباً یہ بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔

عن الغزو انما قرأ من امرادہ اس ہے جہاں پر ذکر کر رہے ہیں اس کو اس میں سے لے کر اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔  
 اس کا ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔ اس سے پہلے ہی حدوت میں اس کے بعد میں گواہ ہے۔

وَرَادَ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لِيُبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۖ وَقَطَعْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَمْثًا مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَوْنَهُمْ بِالْأَسْبَابِ ۖ وَالتَّيَّارَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَخَالَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَرْضِ وَيَقُولُونَ سِيَغْفِرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِيَهُمْ عَرَضٌ مِثْلُهَا يَأْخُذُوهَا أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ







اس عہد کی تعمیر میں علماء کے وقوف ہیں

عہدِ اہلسنت کی تحقیق: اول، مجبور مفسرینِ اہلسنت کا ہے کہ یہ عہد حضرت آدم علیہ السلام کی تمام ذراحت سے جو قیامت تک پیدا کرنے والی تھی۔ اس عہد سے لیا گیا یہ حق کہ خدا تعالیٰ نے آدم کی پشت سے تمام اہل اولاد کو نکالا جو جو جنوں کی طرح سے نکلتے چلے۔ پھر ان کو عقل اور کونانی عطا کر کے کہا کہ قسمتِ بڑے بڑے کے کیا میں تمہارا خدا بنیں۔ سب نے کہا ہاں۔ پھر لڑایا کہ میں تم پر ساقوں آسمان اور ساتویں زمین تمہارے باپ آدم کو گوارا کرتا ہوں کہ تم قیامت کو یہ نہ کہو کہ ہم کو گھبراتے تھے۔ تم کو معلوم ہے کہ میرے سوا اور کئی معبود تھے تم میرا کسی کو بھی شریک نہ تھا میں تمہارے پاس اس عہد کو یاد دلانے کے لئے اپنے رسول بھیجوں گا اور کتابیں بھرنے کروں گا وہ تم کو میرا عہد یاد دلائیں گے۔ سب نے اتفاق کر لیا اور کہا ہم گواہ ہیں کہ تو ہی ہمارا رب اور معبود ہے۔ میرے سوا اور کوئی معبود ہے نہ خدا ہے۔ سب نے اتفاق کر لیا (اور احمد) ان معنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند صحابہ نے اسی آیت کی تعمیر میں نقل کیا ہے۔ چنانچہ اسی عباس اور ابی بن کعب نے خبر سے تمام ائمہ بیہوش سے اس معنوں کو روایت کیا ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور ابی ہریرہ کو سننے سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس کو آخر تک نے اپنی کتاب میں بیان کیا اور مسلم بن ہدیہ کہتے ہیں کہ میری مکتوبہ میں ہے کہ اسی آیت کے معنی پوچھے انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اس میں یوں فرمایا۔ پھر یہی معنوں اور غیر کی نقل کیا کہ میری قد رک زبانی کے ساتھ۔ اس کو دیکھ اور ترمذی اور ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح سے اور بھی محدثین نے مختلف موانع سے اسی آیت کی تعمیر میں روایات بیان کی ہیں اور یہ ہے کہ مفسرینِ اہلسنت میں جیسا کہ عہدِ اہلسبب اور سید بن جبیر اور خاک اور عمر بن ابی بنی۔

دوسرا وقوف مجبور مفسر کا ہے وہ کہتے ہیں آیت کے مخالف معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے نبی آدم کے ظہور یعنی بیٹوں سے ان کی ذہانت اس طرح سے نکالی کہ وہ حفظِ بیست آباد میں تھے۔ پھر اپنی ماؤں کے رحم میں آئے۔ پھر ان کو عقل بھر دیا پھر کامل تکلیف عطا کر دیا پھر عقل و حواس عطا کیا جس سے وہ اس کے معنوعات میں غور و فکر کر کے اس کی وحدانیت پر دلالت کا ثبوت کرنے کے قابل بنے۔ سو یہ دلالت کوئی خدا کی طرف سے عہد اور خدا ان کو اس بات پر مجبور بنا دیا ہے اور ان کی حالت امتیاز و وحدت کو یا میں عہد کا شایع اور قبول کرتا ہے خدا تعالیٰ کا وہ آپ پیدا کرنا یا اقرار لینا اور اس کا اس حالت میں بوجہ زبانِ معل سے اقرار کر لینا اور گوارا دینا ہے۔

اس عہد کی رو سے ہر حالتِ توحید پر قائم رہنے کے لئے مامور ہے کہ کسی کو اس کے بعد یہ غور و فکری نہ ہو کہ ہمارے باپ و دادا شریک کرتے تھے تو وہی۔ لیکن ہمیں جانی کر رکھے تھے ہم ان کے عہد پیدا ہوئے انہیں کی پابندی کرتے رہے۔ اگر گناہ کیا تو انہوں نے قصور و درویش تو وہ انہیں لئے کہ ہر ایک شخص پر اس عہد کی پابندی ضرور ہے جب تم کو عقل و ادراک ہو تو کیوں اس کی باتوں میں جوتھا۔ اس عہد نے اندھنی کے بے مطلقانہ ہیں ان جاہلوں کی پابندی کرتے ہو۔ نہ انہیں نہ انفعال کے سوا اس عہد کو یاد دلانے کے لئے آئے ہیں۔

اگر مفسر کے یہ ہیں اول یہ کہ چونکہ ظہورِ عقل پہلے آتا ہے آدم سے پہلے ان صورت میں آیت کے یہ معنی ہوئے کہ نبی آدم کی بیٹوں سے ان کی ذہانت نکالی کر ان سے عہد لینا کہ انہیں کی پشت سے بلکہ آدم کا تو اس میں میں تھوڑا کر بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہ کسی پشت سے ذہین نکلا تاہم وہ تو جنہیں ظہورِ عقل نہ فرماتا بلکہ ان غیرہ کی گواہی دہا ایک نفس تھا جس کے لئے خیر ملتا چاہیے نہ کہ حق اور انہیں ان کو نہ کرنا چاہی کہ اسی آیت آدم کی نسبت صادق آسکتا ہے کہ آدم کو ان کی نسبت آدم کا کوئی باپ و دادا شریک تھا؟

دوم عہد کسی اہل عقل و ادراک سے لیا جاتا ہے نہ کہ غیر اہل فہم و ادراک سے۔ جس اس وقت اولاد آدم کو ضرور عقل و ادراک ہو چکا ہے۔ اگر یہ عہد تو اس وقت بھی ہم کو یاد دہا چاہیے حالانکہ کسی کو بھی یاد نہیں۔ حالانکہ اس کے لئے آدم کو رزوں بلکہ ان کی رحمت ہیں۔ پھر اگر نہ رازہ آدم کی پشت سے جو نبی تھا وہ اسے بھی کہ فرض ہے کہ ہاں تو بھی نکل نہیں سکتے کیونکہ ان کے اہم کام کا مجموعہ ایک ہی چیز ہوتا





























اور تفریق میں ہے۔ قرآن کو سائر اہل حق کے ساتھ اور آپ پر بارگاہِ نبویہ پر کیا ہے۔ اور سب کا سب کو کلمہ اور سارا رزق کا پتہ  
 یا زبان اور نال و زبیر کو کہہ دوں گے سب کے پاس ہیں۔ ان کی عبادت سے سزا ملی کر رہے ہیں۔ ان کی پالی کیوں کرتے اور ان کو کہہ رہے ہیں۔

ترکیب : لاعرفی شرط نہ تھا اور اب و انصوا اس پر معصوم تصور عا و حیلۃ عالی ہیں قابل ذکر سے معصوم ہیں وہ دون انصحر  
 معطوف ہے تصور عا و ہ اندہ بقصد این ماحدود متعلق ہے اور کہ سے و لاضحیٰ اس پر معصوم۔ وہی معنی لایزال الوداعہ صلیٰ علیہ وسلم لا  
 معنی علی وصال علی علی فاعل علی فاعل علی لایزال الوداعہ صلیٰ علیہ وسلم اور بعد اس میں ان کے متکبروں نے خبر دی۔

تفسیر : جب قرآن کو سارا اور ہدایت اور رحمت فرمایا تو اس کے بعد بھی حکم دیا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو چپ ہو کر سنا کر کہتم  
 اس کو سمجھو اور اس کا بصرہ اور دست و پاؤں ہوا تمہارے لئے تحقیق ہو اور اس لئے یہ اس کے کلمہ کو شرط نہ تھا بلکہ یہی کہ تم سنا  
 کے قرآن کے برکات سے حصہ نہیں ملو۔ آیت کے ظاہر الفاظ سے حکم نامہ سمجھا جاتا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے اس کو چپ ہو کر سنا  
 کر اور بے محرکہ۔ ثانی ذیل کے کلمات اس کو نام کی کیا ہے اور ان کے چند قول ہیں۔ اور سن اور اہل ظاہر کا قہر ہے کہ جب  
 قرآن پڑھا جائے تو چپ ہو کر سنا جائیے خواہ کوئی رستہ چلائے خواہ سب میں خواہ نام پڑھے۔ یہ آیت کو عام کر سکتے ہیں خصوصاً نہیں  
 کرتے۔ وہ یہ کہ نماز میں ہم کر کے کی مخالفت کے لئے آیت ذیل ہوئی ہے۔ میں ہی سکوت اور قرآن سننے کا حکم ہوا ہے۔ قنود کہتے  
 ہیں کہ ایسا جاسلام میں میں نماز میں گوشہ کلام کر لیا کرتے تھے اس پر یہ آیت ذیل ہوئی۔ اور یہ وہی ہے جس کی مراد ہے۔ یہ یہ  
 کہ جب امام قرآن آواز سے پڑھے تو متذکرہ کے لئے سکوت کر کے سننے کے لئے یہ آیت ذیل ہوئی۔ چنانچہ ترمذی نے اس پر یہ روایت  
 سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائی کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 آئی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میں بھی کہتا تھا قرآن مجھے پڑھنا ہوتا ہے۔ صلوات اللہ علیہ میں پڑھتا ہے کہ کہہ رہے  
 ہیں کہ ترمذی نے سن کر صحیح کہا ہے اور یہی معنی اس میں مسودہ ان میں نہیں دیا۔ یہاں سے صحیح ہے کہ اس میں اس طرح  
 ایک حدیث روایت کی ہے کہ امام باقر علیہ السلام اس میں کہنے لگے کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو چپ کر کے سنا کر کہتم اور اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم اس کی نذر نہ  
 ہوئی ترمذی نے اس سے پہلے ہی کہہ دی تھی کہ ترمذی نے سن کر صحیح کہا ہے اور یہی حدیث کو امام کاظمی نے فرمایا کہ ایسا ہے اور امام اور  
 مانف نے بھی اس حدیث کو کہہ دیا ہے اور ترمذی نے بھی اس حدیث کو کہہ دیا ہے اور یہی حدیث کو امام کاظمی نے فرمایا کہ ایسا ہے اور امام اور  
 سنہ روایت کی ہیں لہذا اس آیت اور ان احادیث پر نہ دیکھ کر کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 بلکہ سننے اور سکوت کرنے کا حکم دینے ہیں اور امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 پڑھتے تھے۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 طریقہ سے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 قاضی جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 القرائت بھی عدا بہ غیر تمام کہ ہونا میرا کلمہ ہے کہ قرآن کی قرآن نہیں ہوتی کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 کہ حدیث کو قاتل افروا ہو کہی کیا ہے۔ یعنی کہ اگر پڑھا جو ضروری ہے تو اس حالت میں ہے کہ جب اکیلا ہو۔ امام کے پیچھے نہیں۔ چنانچہ  
 ترمذی نے سن کر صحیح کہا ہے اور یہی حدیث کو امام کاظمی نے فرمایا کہ ایسا ہے اور امام اور

اذا کان وعدۃ واحده لعدد من جابر بن عبد اللہ حیث قل من صلی . کفہ نہ پھر دیکھا یاد اللہ ان وعدہ یصل بان  
ہو کہ لا منہ ہاں جب اس کے کہیں کے خدا ایک اس حدیث کے کہ جس سے ائمہ پر حاضر رہی ثابت کیا جاتا ہے یہ معنی ہوئے تو  
ہم اس سے بہت غصہ کرنا جو عقل یعنی دماغ نماز کے بارے میں ڈال ہوئی ہے محض تکلف ہے اور اس آیت کیہ کہ کوئی کوئی  
پر محمول کرنا خود یہ میں اگر شروع ہوا وہ بھی تکلف ہے۔ فقیر یہ آیت جماعت میں مقتدی کو حکمت کرنا اور دوسرے قرآن مستحکم ہے۔

واذکر ربک اذ خلق قرآن کیمیر کے سنے حکم دیا جو آپ پر امت تھی قرآن کے بعد بندہ کو زکوٰۃ بھی ذکر کرانی کرنے کا حکم دیا  
کا ہر سابق کا تہمید کر دیا ہے اور یہ انھیں راہ پر بندہ جان کر سے سورۃ کو ذکر کرانی کے حکم پر مکرر کرنا تمام ثلثت کا صریح حکم دینا  
ہے اور تینا کہ سب کا بار کا ذکر کیا ہے اور ذکر اوقات الباقی اور قرآن کیمیر کے پڑھنے سے جو خواہ اس کا تکیلی نام پاک  
اور کرنے ہے۔ علیٰ مسیبر جب سب اگر انہی ہے۔ آیت میں ہی کہ کہ۔ نئے چند یہ کہ کئی ہیں (الحق) لیسک اس سے مراد یہ کہ جن  
فقد فوڑ جان سے اور کہہ ہر ان کے حافی سے وقت ہو بل بھی اس کی طرف متوجہ ہوں۔

بہ زبان فصیح ، در دل کا ذخیرہ این نہیں فصیح سے وارد اڑ

(۲) مختصر کے ساتھ جو کئی مجروحانہ اور ایسا خیال خوف اور ڈانٹا دہاں سید بھی ہو (۳) حدیث زوجہ کہتے ہیں اصل خود خدا  
کو کئی سے دل لیا کہہ رہا تھا اس خوف کے مراد یہ ہیں کہ کئی قسمی عبادت کا جس اس کی بے نیازی کا ۔

یاد ہے پروا فرمایا دل میں ہے اڑ گزروں فریاد سید رہ گزروں فریاد میں

(۱) یورون البعد من الخول مر دیکر کثافت اور بے کے درمیانی طوط سے ذکر ہو گیا کہ آیا ہے ولا تھویر بعد صحت ولا  
تختلجوا بہا وابتلجوا بہا وہی ذلک سہولت حدیث میں آیا ہے کہ ایک بار صواب صحیح کر کے کثیرا بقلیل پہاڑوں پر چڑھتے مرنے کی سہولت میں  
کرتے تھے فرمایا کہ تیار ادب ہو اور وہاں تب نہیں عافروں تیار ہوں کہ تو ایک سمت پار نشی کی حد پر آنا ہو کہ جس کو آپ میں کے  
کیوں کہ ان کے ذریعہ خیال متاثر ہوتا ہے اور خیال کے متاثر نہ ہونے سے ذہنی روئے کی حرکت حاصل ہوتی ہے اور ان کو اپنا مشاغل سے  
بروہاد دوسرے سے قوت اور برآپ سے غماز دوسرے میں تھیں ہوتے ہیں اور ان کا انکار سے بہت ہو کہ قوت اور جوار انکشاف اور  
عالم ہر اسم کے ظلمات سے نہ لغز وکی طرف ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اناہیہ قد تعذروا لک انصاف تعذروا عن تعذروا آصاف تباع اصل اور صبر کا  
وحدہ اصل ہے۔ ساول ان تعذروا اور تعذروا کو کھینچتے ہیں یعنی صبر اور شامہ کر کیا کر کیوں کہ ان دونوں دونوں میں تقاب میں دہانہ سے  
آپ عجب کثیر پیدا ہوتا ہے ان کی کامیاب نہ موت کی شکل ہے اور ان دقات میں ملا جلائی کی طرح ہر ہذا کے قلوب کی طرف ہوتی ہے اور  
میں جہ سے کہیں وقت وہ زیادہ قوی ہوتی ہے۔ (۱) ولکن کئی من الغیظ یعنی برہمت میں دل میں کامیابان ہے۔ چلتے چلتے  
کہہ تے جیسے تاکہ مانگ سے مٹ نہ ہو جاوے۔ ان اللہ یہاں سے یہ بات بیان کرتا ہے کہ جب ملک کہا جواں تقدس کے چہاں ہے  
کہ وہ میں کی مہارت سے تکر نہیں کرتے اور تکیا اور مجبور کرتے رہتے ہیں۔ پھر نہ کوئی نسان ہو کر ناخوش شہادت وطلات جس سے یہ بات  
ہونے کے لئے اور بھی ذکر الہی میں مشغول ہونا چاہیے۔ میں بعد کوئی کہہ دکر واجب ہے۔

ذکر ہے عامر ہے۔ ہاں ان کی فریست سے پہلے صرف صحیح مقام ذکر الہی کرنا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ وہاں ہے مگر ان میں سے کوئی نہ ہوں  
نہاں کی تہمید کی نصیحت سے یہاں اس لیے کہ یہ وہاں وقت رہے کہ چہرہ لائے ہیں ہر ایک کو عارفیت میں کس آیا ہے۔ ہاں کئی کی نذر  
کے لیے ہے۔ ان میں ان نصیر کل منہو مگر تمہارا ہی ہے اس سے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ. قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ. فَأَتَقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَوَاثِمَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ٥ إِنَّمَا الْبُغْيُوتُ

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا سُلِيتَ عَلَيْهِمْ يَنْتَهَزُونَ

إِنَّمَا نَأْتِي عَلَىٰ رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۚ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

نُفَعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْيُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤﴾

(۱۔ سوال) آپ سے اپنی حیثیت کا تقصیر ہوا ہے کہ میں "کجیہ" کہہ رہا ہوں اور اس کا بے رحمانہ جواب دے رہا ہوں۔ ابھی معاملات درست نہ ہوئے ہیں۔

ترکیب۔ عن الاقدس مسئلوں سے محقق الافعال بقدر اولیٰ وقر سوال خبر المؤمنون مبتداء الذین وسئل اذا ذکر خبر وجعلت جواب جملہ صلوات علیہا تلت ثمرہ۔ جواب فی کہ جملہ مخلوق ہے پہلے مسلمین، اہل جمع خبر و فعلی و تہذیر جملہ یاء ال یہاں جملہ میں داخل ہوا۔ بعد مطلب الذین یحییون صلوات وصول پہلے اللہ سے بدل معا فعلی مطلق ہے لعل خبر وف سے عند رہے۔ وجعلت مطلق انکار کا ہے۔

تفسیر۔ یہ سورہ اہم و ثقیلہ جو کہیں کہیں نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس اور کفر۔ و جان نوزید و عطا و ہر اسم ان کے تفسیر سے متحمل ہے اور اشع و دین و مہر و دھماکا کے نام اس کی اس جگہ سے اس کی تفسیر کیا ہے اور اس کی صورت و کلمہ بھی لکھتے ہیں۔ اس کی تفسیر یا تفسیر آیات ہیں۔

انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ غرض اور غلطی اس کو کہتے ہیں جو اصل پر زائد چیز ماضی ہو۔ قیمت کے مال کو اس نے غلط کہتے ہیں کہ وہ یہ خلاف اور انہوں نے ایک نفع کی بات خوب جہاد سے زائد (جو ماضی ہے) کا ماضی اس کو حاصل ہے۔ ان کو حاصل نہ تھا۔ جیسا کہ اب تک عہد پیش از مختلف حضرات۔ صحیح ہے۔ اور انہوں نے غلط کو بھی اس لئے غلط کہتے ہیں کہ وہ ماضی سے زائد بات ہے اور وہ جنگ شر اور اس کے خلاف کو انہوں نے غلط سے طور پر نہایت اس کو بھی غلط کہتے ہیں۔ انہوں نے شر اور انہوں نے قیمت سے جو کفار سے مقابلہ کیا جہاد کیا جاتا ہے جس کو لوٹ

۱۔ اور باقی صحت و دروستی۔

ان بات کو مقلدین غیبیہ سے مستحسن قرار دینا ایک ذرا بات سے کس لیے کا کاغذ پر ہل سکتی ہے میری کہ احباب کا علم ان لوگوں سے زیادہ ہے۔ یہ بات بھی بات کو ان کی طرف ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔ اخیال سے اور دیگر معانی (انعام، فہرہ کو مہ جلد مر: ایسا ممکن ہے مگر وہ دروغ نام ہیں۔ ۴۔ سہ



سورہ مذکورہ یاد رکھیے ہیں۔ اس جنگ کے لئے مگر تھکے میں بظاہر تظیف اور مشقت اور دشمنوں کی کڑی تہدید اور اپنی قلت کے سبب مارے جانے کا خوف تھا مگر اس جنگ نے مشرکین کی جیسا سلام میں سہراہ تھے کئی روز ڈالی۔ یہی طرح نصرت میں شریک تقسیم کا تو ذکر کیا آئندہ نظر رکھیں اور ان واقعات کے لئے بہت عیاضیہ ہے۔ ان آیتوں میں جیسے ہر طرف دشمن رہے جس کی تقسیم کے سے کہ ہجرت کے دوسرے سال رمضان کی پہلی تاریخوں میں آنحضرت ﷺ کو خبر دی گئی کہ ابوسفیان شام سے ایک کاروانہ تجارت کے ساتھ آ رہا ہے جس میں صرف چالیس آدمی ہیں اور بہت کچھ اسباب ہے اس کے تعاقب میں آنحضرت ﷺ تھکے تھکے تھے اس وقت انھوں نے کہا کہ اس کو بھی خبر لگ گئی ہو تو وہ سمندر کے کنارے کنارے دوسرے راستہ ہو گیا اور اس نے انھیں ہمیں مرد و عورتوں کی طرف دوڑایا یہ سید میری مدد کو پہنچاؤں۔ مسلمانوں نے گڑگڑا کر کہا۔ جب آنحضرت ﷺ نے خبروں کی وادی میں پہنچے تو قریش مکہ کے آنے کی خبر لی جو ابوسفیان کی مدد آتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خبر لیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مجھ سے روایتوں میں سے ایک کا وعدہ کر لیا ہے خواہ قافلہ کو گرفتار کر لیا وہ قافلہ نہ پرانی حاصل کر لیا نہ کسی کا مرض ہے؟ یہ کہ وہ دیکھنے والے کو اس کا جو چیز یہ سمجھئے۔ اسی طرح انصار کے سرور سعد بن معاذ بیٹھنے لگا کہ ہم ہر حال میں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا انھار سے متاثر نہ رہو۔ ان سے پہلے جمل کر سیدنا ہاجرہ میں پانی پرا یہ ذوال و مکر بعض لوگوں نے غور کیا کہ ہم لوگوں کا سامان لے کر نکلیں گے۔ ہم گھنٹہ میں سووہ تقریباً ایک ہزار خزانہ مسلمان قاتلہ ایک ہونے کے بعد ہمیں کمال ملے اس میں انھار کو ان کی محنت ہوئی۔ یہ تھا آنحضرت ﷺ سے من بات پر ہنجر کا جو خبر لی کہ حضرت عباہر گئی وہ جنگی تھی اور یہ تھا ان کا موت کی طرف بھیج کر لے جانے کا کوئی کثرت و وفات قریش اور اپنی قلت و ضعف موت کا ظاہری سبب تھا جو انھوں کے دیر تھا۔ اس لئے ان اقوام میں سے قاتلہ کا لانا جس میں انھار تھا پسند تھا اور اللہ کو کم فروں کی جزا کافی اور اسلام کا پابان مگر منظور تھا۔ چنانچہ یہی صورت ہو گئی کہ انھار مارے گئے بہت سے گرفتار ہو کر آئے۔ ان آیات میں ان باتوں کا ذکر اور مسلمانوں کا کلمہ ہے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ السَّمَاءِ

مُرْدِقِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرًا وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ

إِلَّا مِنِّي عِنْدَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِذْ يُغِيثُكُمُ الْغَاسُ أَمْنًا

مِّنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيَطْهَرَكُمْ بِهِ وَيَذْهَبَ عَنْكُم

رِجْسَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ إِذْ يُوحِي

رَبُّكَ إِلَى الْمَلِيكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبَّتُوا لِذِيْنَ آمَنُوا سَالِقٍ فِي قُلُوبِ

الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْبِرُّوا فَوْقَ الْأَغْنَانِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ

كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ



best









وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَخَذِلَكُمُ النَّاسُ فَأُولَئِكَ وَآيَاتُكُمْ بِصُورِهِمْ وَالزَّكَاتُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَوَلَّوْا أَمْثَلَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَمْوَالَكُمُ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۖ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٨﴾

[illegible]

ترکیب : وتكونوا يكونون كبروا احفظوا في الخط ولا راي الا ان تكونوا، فكم وان يكون نصيبا على الحجاب بالاداء وانتم نصوصون جمله  
 اعمال به على ان تكونوا... وكون الله معطوف... به زمة اموالكم : المعطوف اور معطوف عليه علموا كے مفعول ہیں جن تنخوا شرط پہ عمل  
 انکم جواب۔

تفسیر: ان آیات میں جلی نعت اور مسلمانوں کی پہلی حالت بذکر جو ان صحت و فلاح پر مرکب ہے اللہ اور اس کے رسول کی ادا و ان کی اور خلیفان سے منع فرماتا ہے جو باجماع اہل حق اور حکمت میں غلط افکار اور اسلام کی جماعت میں غلط پھیل پکڑنے والی چیز ہے اور خلیفان کا باعث چشمہ اولاد اور ولی کی نصبت ہوتی ہے۔ سو ان کو تفسیر فرماتا ہے اور اہم غیبت میں اہل علم کا کہہ دینا مانتا ہے۔

[illegible]

لڑکان سے اسی جہدِ مراد میں ہمارے چنگ یو ہو کر کچھ لڑکان بھی گئے ہیں۔ ۱۴۱ھ



حالانکہ وہ انہیں کوسبھوئے کلام سے روکتے ہیں اور یہ اس کے سخی بھی نہیں۔ اس سے سخی قوم پر یہ جارہی ہیں لیکن بہت سے اس میں سے جانتے بھی نہیں۔ یہ وہ ہے جس میں ہمارے تمام اعلیٰ جاننے والے کے سوا کسی کی تعزیر بھی نہیں (خاصیت میں سے ہے کہ جاننے والے کا ہے کوئی نہ جانے کے بلکہ اس میں عذاب ہے۔

تکسب و اذیت کشی اور اذیت خواہ عامل عام مفسرین کے نزدیک: کہ جسے الارزاؤں کا ذکر کافی مقدمہ سے تقریر کا واقعہ شرط ملا ہو۔ جب شرط ان شریعہ ہذا کا نام لایا تو میرے دوستوں میں قائلین میں غصہ کی فضا پیدا ہوئی۔ لیکن جب شرط کو مجھ پر نقل ہے فتوا کا: اللہ اعلم بالصواب۔ اہل لایعہدہ اہل حق فی التلاحد ہم کو فی موضع نصب اور۔ صلاحتہم جہر مصلوہ کو بارغ اور حکام کو بالصوب پڑتے ہیں اور افسوس بالکس پڑتے ہیں۔ حکام کی ہنر سے بدلے میں کیا ہوگا۔

تفسیر: ان آیت میں خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے پیام کی کئی چند باتیں یاد دلاتا ہے جو مسلمانوں اور انھیں کے پیغمبر کو تکلیف دینا نہیں  
 کہ ہم نے تم کو ان حادثات سے بچایا جیسا کہ یہ بیان کیا تھا کہ تم نہ میں بہت کم اور نہایت کمزور تھے ہم نے تم کو یہ بین الاقوامی اتحادی  
 عزت و قوت پیدا کی کہ اگر انجملہ اولادِ مہنگو نہ ہوتی ہے۔ جب قریش نے دیکھا کہ لوگ آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے انے قول میں نہایت  
 غشیں لگنے لگی کہ تم ہمارے اندویش قریش کے جوئے بڑے سردار تھے اور شہید رہ گئے تھے اور اب اسلئے میں دشمن ہو دو سیدنا ابوطیہ بن عدلی  
 و نظیر بن لغات و سعید بن خلف و زید بن الاسود و ابی العترة بن شداد بن اسلم بن حرام و غیرہ جمع ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی نسبت  
 حجاز پر زبردستی شروع نہیں۔ کسی نے کہا ان کو ایک مکان میں قید کر دو کہ میں مرجع رہے۔ کسی نے کہا اس کو جلا وطن کر دو۔ اب اسلئے نے کہا کہ  
 قبائل قریش سے ایک ایک جوان لے کر ایک باب اس کو اور اے۔ جی ہاشم تم تمہاری قریش کے مقابلہ میں کچھ نہ کر سکتے تھے۔ خودیت پر  
 فیض ہوا ہے گا۔ یہ سب نے تسلیم کیا اور رات و آنحضرت ﷺ کا یہ صبر و صبر کیا۔ جب تک اسلئے نے آنحضرت ﷺ کو خیر دی۔ آنحضرت  
 ﷺ اور بکر کو ساتھ لے کر پہاڑ کو رہنے کے عزم میں جا چھے۔ علی کو اپنے بستر پر ملا گئے۔ مگر کوئی کافر آنحضرت ﷺ نہ ملے۔ چاروں نے ان کو دیکھتے  
 ہوئے غارِ ثعلب پہنچے۔ اس کے منہ پر کڑی کاجا باؤ کچھ نہ ہوتی تھیں کہ ان کو اس میں کوئی جاتا تو جلا نہ دیتا۔ اس بات کو انھیں کھٹکنا شروع نہیں ہوا  
 دلا گیا کہ ان کا دانا چل گیا ان کا رد ہوا ان کا جھنڈا اٹھا لیا جاتے تھے آنحضرت ﷺ نے قرآن کی آیات سے ان کے ظہر پر حادثہ جلا رہا اور حیرہ  
 میں حیرت کو جاتا تھا اور وہیں سے رحم و استغفار کے قدر میں گریا کرتا وہ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں یہ کہتا تھا کہ کیا یہ قصہ میں لگا یا ان کو  
 ملے گا۔ انجملہ اولادِ مہنگو نہ ہوتی ہے۔ یہ بھی صبر میں عبادت کی طرف اشارہ ہے۔ وہ یہ کہتا تھا کہ سنائی مسلمانوں پر عذاب و عذاب میں بھی  
 اس کی طرف اشارہ ہے۔ اے میں۔ لکھ لکھتے تھے یہ رسول اللہ ﷺ اور میں نے اپنے ان خاصہ بد کے روز عذاب و عذاب پر اپنا دماغ میں اللہ  
 ان کے قول کے جواب میں یہ فرمایا کہ بفضلِ ہمان کو وہ سب سے عذاب نہیں کرتے۔ اول یہ کہ اسے عذاب ہے۔ جی ارموت ان میں سے سوز و  
 تہمارا سوز و گریہ میں عذاب کیونکر آئے۔ وہم و خودیا بعض مسمان کہ میں نے اسے دعائی مانگ رہے ہیں گردنوں ہاتھوں کے بعد وہ  
 اپنے اپنے عذاب میں عذاب کیوں عذاب نہ کرے گا مگر ان کا قابلِ عذاب ہے یا تم میں اس میں پل جاتی ہیں۔ اول یہ کہ ان تمام لوگوں کو مسجد الحرام سے  
 روکتے ہیں اور خود اس کے قابل نہیں۔ کیونکہ اس کے الیٰ براہِ تہمتیں۔ درمیان کی عبادت مسجد الحرام سے پاس ایک انور کت ہے۔ سبیلان  
 اور تالیاں سماں جس سے مسلمانوں کی لڑائی میں ملل ہوتا ہے۔

نہاد پر روزانہ فعال جیسا کہ ذرا ملاحظہ فرمائیے اس سے ان کا دماغ بھی

۵۔ کہ ان کو یہی رہیں کہ جس کی طرف ان کو نکال دیا ہے، یعنی اور تیری طرف سے تو ہم تجھے سنا ہے، مگر یہ سنا دے اور ان کو یہی خطاب دے کہ ان کو یہی کہے۔

شب بھی ہم اسی کونہ خانگیں گے۔ مشہور ہے کہ حضرت ۱۳۰

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَنْفِقُونَ أََمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ  
 اللَّهِ ، فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ . وَالَّذِينَ  
 كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٥٠﴾ نَبِيذُ اللَّهِ الْحَبِيبِ مِنَ الطَّيِّبِ  
 وَيَجْعَلُ الْحَبِيبَ بَعْضُهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكَبُ جَمِيعًا فَيَجْعَلُهُ فِي  
 جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَيْرُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ  
 لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ، وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٥٢﴾ وَقَالُوا لَهُمْ  
 حَتَّىٰ لَا تَكُونُ فِتْنَةٌ وَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ، فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا  
 يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٥٣﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ، يَعْلَمُ  
 الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٥٤﴾

[illegible]

بعض علی بعض منقول لانی بواسطہ ذرا لیجئے انھوں نے بعض اوجھڑا لکھا ہے لیکن اس میں اشتہاد شریعہ پر حجاب وفاقہ سلف  
منقول، ازم حکم قطع ہونے کا ختمہ ازم کے ان تمامہ کلمہ اللہیں کا کہ کیا یہ مائلہ خبر خصوصاً اصولی خصوصاً اہل السنۃ و الجماعہ دے۔

مفسر: یہاں لکنا کے قاطع جواب ہونے کی ایک اور بات بیان فرماتا ہے کہ روایت الی اللہ کے ساتھ ہے۔ روایت کے لئے خرچ کرنے کا۔ چنانچہ بدر کی جنگ میں ابو بکرؓ و غیرہ قرقر کے مال داروں نے خواہ مخواہ کے مقابلہ میں اپنی سکھوں کو لکھا ہوا ہے جسے جن کو بدر اسلام کے لیے میدان بدر میں لائے تھے۔ پھر پھر پیشین گوئی کے فرماتے کہ ابھی ابھی بدر کی خرچ کریں گے۔ چنانچہ جنگ بدر کے بعد ابو لیلیان نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بہت کچھ ہار صرف کیا اور جنگ احمد میں قرقر کو بڑا حالہ دیا پھر اس خرچ کرنے کا آل کار بتلایا ہے کہ ان کے لئے آخرت میں یا اگر وہ مسلمان ہو گئے تو دنیا کی محنت و انفس کا باعث ہونے لگا۔ اور وہ اس خرچ کرنے سے غالب ہوں گے بلکہ دنیا کی مطلوب ہوں گے اور آخرت میں جہنم میں جا نہیں گئے۔ سو یہ بھی ہوا اور یہ خرچ کیا تو کتنا لئے ہے تاکہ دنیا میں بیعت اور طیب یعنی کار فرما و مومن میں امتیاز ہو جائے یہ پاک اور پاک ماں میں امتیاز ہو جائے۔ یہ پاک شیطانی کا سوس میں اور پاک اور پاک اہل ایمان میں امتیاز ہو جائے۔

















گاہ بہ گاہ کوئی حق و عدل نہ ملے گا اور اگر وہ کسی کی طرف جھینے نہ تم بھی جھکاؤ اور اللہ پر توکی کہ جو کہ وہ خدا ہے نہ راہِ راستہ کو از پ سے بے گناہ چلی  
مگر آپؐ کی گناہ کا سزا ہے وہ کہ جس نے آپؐ کو اپنی گناہ اور مسلمانوں سے آرت دی۔

ترکیب: اَلَّذِیْنَ کَفَرُوا خَبَرِ اِنْ فَاَمَّا شَرَطُ تَقَطُّعِ تَقْدِیمِ چونکہ شرط کا ذکر ان کے ساتھ ہو گیا اس لئے ان کے بعد فعل کو ان کی خبر کے ساتھ لایا۔ مستحقین جو افسوس و جواب شرطوں کی بعد ایک مسند متعلق ہے شرط سے۔ من موصولہ غلطیہ بیت کے متعلق ہو کر اس کا صلہ یہ سب شرط کا موصول ہوا یعنی موصول ہے بعد ان کی مطلقاً اذ طرح عہد مصلحی سوا اسی ہے اسی مستوی اسب شراب شرط۔ من موصولہ یعنی یہاں فعل الخیال کا بیان ہے الذین کفروا المؤمنین کا قائل بنے۔ موصول اور بعض نے محسن بھی بڑھا ہے۔

تفسیر: کافروں کو کہا تھا تم کو کافروں کا لڑنا چاہیے اب ان ظالموں سے سزا دینا شروع کیا اور ان کی عادت کا بیان فرماتا ہے کہ ان سے کیا بہ تارا کرنا چاہیے؟ اِنْ شَرُّ الْفُتُوَاہِ کہ سب میں برز و کافر ہیں کہ جن میں دو وصف ہیں۔ اول یہ کہ وہ اپنے کلمہ پر مصر ہیں ایمان نہیں لاتے۔ دوسرا یہ کہ وہ اپنے گناہ کو ہر بار تورا لاتے ہیں۔ اس کی مجبور عادت نہیں کرتے۔ اب ان سے کیا کرنا چاہیے؟ کہ اگر کہیں جگہ میں تھا آج تو ان کو اسی سزا دے کہ جس کو ان کران کے بعد کے کفار پر عطا کیا ہو چکا ہے۔ یہ تو ان کا حال تھا کہ جنہوں نے حکم کفر عہد تورا والا۔ جو کہ کئی گناہ یا جہوں سے جنگ بدر میں اور جو عہد کے گناہ کو تھما دیوں کی مدد دی۔ پھر کائناتوں کے بعد بھی جنگ جراب میں ملاحظوں سے جانے اور جن سے عہد شکنی کا گمان ہو اور اس کی علامت پائی جاوے تو ان کو آپؐ بھی سزا دی کہ مطلق کر دینے کہ اب ہمارا تمہارا عہد پڑا نہیں رہا تاکہ آپؐ پر جہد شکنی کا عہد نہ لگے اور اپنے چاک کا فریب خیال نہ کریں کہ وہ اتارے کہ تو میں ہیں ایمان سے عاجز نہیں مگر اسے اعلیٰ اسلام ہمارے تم بھی ان کے مقابلہ میں یہاں تک قوت ہم کو ملے کہ پچھاؤ۔ آنحضرتؐ عہد میں علامہ رباط العین یعنی جنگ کے لئے گھوڑے باندھتے تھے اور اسی بھی عہد قوت تھی مگر اس نے اندس نہ جانے ان کے تمام مسلمانوں کو تارا سکھا۔ عہد ہو کر عہد ملا وہ بھی اور بندہ بھی اور روئی جہز ت اور دیگر سامان حرب پہنچا۔ عہد و وقوں پر اور مل اور مل برتی گناہ فریب لگایا ہے۔ اس وقت کا فائدہ دشمنوں کو خوف داتا ہے کیونکہ عہد کسی عہد سے زارتے ہیں لیکن عہد عہد سے ان کی عصمت و حرمت سے ان کی دشمنی کے یہاں و عادات سے وہ قوت جنگ سے ڈرتے ہیں جس میں یہ ہے اسی کی قوت اسی کے لئے جو ہے۔ اس میں جو کچھ مسلمانوں کا صرف ہوا کہ اگر اللہ کے ہاں سے پھارے گا کہ اس طاعت و شریعت کے بعد بھی اگر وہ صلہ پاکی ہوں تو صلح کر بیٹھے اور اسلام پر مجبور نہ کئے۔ ان کے کہ آپؐ پر کچھ نہ ملیں گے۔ اللہ کافی ہے جس نے آپؐ کے بغیر اسباب ظاہر و باطنی کے لئے مسلمانوں سے بھی مدد ہے۔

وَأَلَفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۖ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ يَأَيُّهَا النَّبِيُّ ۖ حَبِّبْكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَأَيُّهَا النَّبِيُّ ۖ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ

كُفِّرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٥٠﴾ أَلَيْسَ خُفُّ اللَّهِ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ

فِيكُمْ ضَعْفًا. فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ قَائِمٌ صَابِرٌ يُعْزِمُوا مِائَتَيْنِ، وَإِنْ يَكُنْ

فَنُكِّمُ الْفُتُوحَا الْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٥٠﴾

[illegible]

ترکیب۔ والف معطوف ہے لہٰذا یہ مسکت الی کلائیہ برآء اللہ غیر من اللہ پر معطوف۔ اس اثر میں یکی ہر معشورہ کامل منکم ان سے حال۔ شرط معطوفہ اجواب شرط معطوفہ کی علیہ السلام انفعالن من الذمین کفرُوا لہما کجایات اللہ بمنزل علیہ سے بعض الی۔

تفسیر: اور اس نے اسی سے دل میں الفت کی جو کسی کے اختیار کی بات نہ تھی۔ جس وقت حضرت علیؓ عرب میں مبعوث ہوئے جس طرح تمہارے ذہن پر کفر و بدعت پر پڑتی کی جہاں کچھ عجمی (کیونکہ اس وقت خدا پرست روئے نہ تھے) پر بیوزار و ساقی خیال کئے جاتے

تھے۔ سوان کی جو بد حالت قریب تھی اور جس کا قدر میں بہت پریشانی تھی تو میرا غے ظاہر ہے، اسی طرح ملک عرب ملک سلام بہت پریشانی  
 زنا کاری کے باعث بد حالت اور خانہ کشی کا بھی کچھ سبب بن گیا۔ چونکہ اس نے ایک قبیلے کے لوگوں کو ایک طرانیہ پڑھایا اور اس قبیلہ پر پڑھا

یہ بکری تلی جگہ فرعون تک فروست ہوئی تھی۔ مدینہ سے رہنے والوں اور فرعون و قحطیوں میں ہمہ یوں سے عداوت نہ بکشت و خون قوی ہوئی جو کبھی نہ شہر اہل انقباض پر اجماع کے مظہر تھے نہ کسی طرح اہل تمام و ملکہ نہ کہ اہل طبع تمام عرب میں محبت اور اتفاق پیدا کر دینا۔ اگر یہ

[illegible]

قرہم سے نہ مخلص نہ بھلا، لڑائی اور اپنی فوج کی مدد کا بھروسہ نہ کرنا، حکومتِ عام و مظالمین کے ساتھ جگہ تو ختم کرنے کا تصور نہ ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ اس کا بارِ رسالت کے دس سو برس بھاری کیونکہ خاصانِ خدا کی دوزخ کی کہ نوزور الہی سے منور ہے، اعلیٰ طور پر مخالفت پر

[illegible]

کہ ابتداء اسام میں مضموناً بجز کہ جنگ تک پہنچے اور چند کفار سے مقابلہ کرنے کا حکم تھا مگر ان کے بعد اور چند سے مقابلہ کرنے کا حکم باقی رہ گیا۔ پانچہ قورمہ لفظوں میں سطر عریبی کی اشارہ سے کہ وہ در آخرت اور ارباب نہیں جانتے ان کے قتل سے براہی نہ کر نہیں گئے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُفْخَمَ فِي الْأَرْضِ ۚ لَئِيْلَ الَّذِينَ يُشْرِكُونَ



نہ دیکھنا، قتل کرنا، انصاف نہ دیکھنا، کے دووں میں بہا ہے اور یہی ہے وہاں سے شہرہ یا تو انہیں زیادہ تر سب وقت ان کا قتل کرنا تھا تاکہ پھر کھلی نہ رہے اور انہیں، بیگم اسلام پر نہ کہ ان کی برائیوں سے، اس لئے یہ کہتے ہیں کہ ان کی برائیوں سے کہ قیدی تھے اور خوب قتل نہ کرے۔ اسے مسلمانوں کی طرف، ان کے برے جو دنیا کا سہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے عالم باقی کی تلافی کر رہا ہے۔ اور عظیم اور بڑا سہا ہے۔ مصمت اور عمت قتل کو خوب چاہتا ہے۔ اگر تقرر الہی میں نہ نازل نہ لکھا گیا ہوتا (ان کے برائیوں سے کہ یہ لوگ بگڑا رہے تھے) چڑھائی کریں گے اور نیز یہ کہ ان میں سے بہت لوگ اسامہ، اوس کے اور یہ کہ وہ یہ لیکھا اور سہا ہے (ان کو قتل کرنے سے کہ یہ عذاب الہی بڑا ہے اور عورتوں کی رائے عالم والا کہنے لگا کے مطابق تھا) خیر اب جو کچھ تم نے ان سے کیا ہے وہ سب میں لائے ہو وہ تمہارے لئے قابل عیب ہے۔ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ نے ان کے برائیوں سے کہہ دیا کہ تم سے کیا کیا ہے اس پر عفو نہ کرو۔ اگر تمہارے دل میں شکلی ہوگی اور تم اسلام لاؤ گے تو اس سے کہ تم کو اور ایسا ملے گا (ان میں کی سطحیں کھری اور خیر کے لئے مسلمانوں میں ملے ہیں) اور کہ انہیں دیکھو بھی عفو کر دے گا۔ اور عفو، عجم سے اور اس سے کہ وہ تمہارے پاس سے جائے خیر شہرت کریں گے تو کچھ پرائیں۔ اول اللہ سے شہرت کی قس جس کا بدلہ دیا کہ تمہارے ہاتھ میں قید ہوئے۔ پھر اللہ کی ان سے بدلہ دینے لگا۔ اور سب کچھ جانتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ، وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَهَاجَرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَا يَتَرَهُمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجَرُوا، وَإِنْ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَعِيرٌ، وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ، إِلَّا تَفْعَلُوهُ لَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ، وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ، وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ

۱۔ تو یہ قتل نہ تھا کہ مصمت وقت سے سب تھا، عادت نہ کرنا، ان کی طرف کھینچ میں جو جگہ تک شریک ہوئے، یہ وہی کی مصلحت کا قیام کر کے اور عفو نہ کرنا، عفو کے لئے کہ ان کا قصہ میں کی جگہ پر نہ لکھا، عفو کرنا، عفو کے لئے کہ عفو کرنا، اصل مصلحت وقت کے خلاف تھا، اس لئے ان بات کا یہی طرف اشارہ کر کے سب سے بڑا عفو







حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْنِغْهُ مَأْمَنَهُ، ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ۝

دن کی جگہ پہنچاؤ۔ چاروں کے کتے ایک بے علم فرم ہے۔

دعا کا جواب ہے۔ اس صورت میں ہم یہ دعا مانگتے ہیں کہ: اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ بھی ہو، میں اسے قبول کرتا ہوں۔

جسے ناپا ہے اور دیکھ لاکھ سمجھ لیا۔

تفسیر: چونکہ انہی افعال میں اولیٰ عہد پر چڑھائی کرنے کی ممانعت تھی اور اس سورۃ میں تمام عہدوں کو اکٹھا کر دیا ہے اور غنائیوں کے مطالبہ بھی ملے جیسے جس میں اگلے دنوں سورتوں میں قصص کے لئے مروجہ کھلاؤں میں ہم اللہ نہیں۔ گو باؤوں کی یہی سورۃ ہیں۔ گو نازل ہونے میں دنوں میں کسی برس کا واسطہ ہے کسی لئے کہ انہی دوسرے سال ہجری میں نازل ہوئی اور عبادت کی بابت ابوالفتح نے اس میں اس وقت سے نقل کیا ہے کہ یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی ہے بعد از ان کہ ہوائی ہے جو انھوں سال تھا۔ اس سورۃ کے تیسرے نام میں اس سورۃ کا ذکر ہے یہ سورۃ محمودہ سزاوارہ مشہور ہیں۔ تو ہواور ہوا اس سورۃ کی ابتدا میں ہم اللہ نہ لکھنے کی چند جہاد نے بیان کی ہیں (۱) اور جو تہذیبی نے اس میں اس سے نقل کیا کہ ہم نے ہم عباد اللہ اس پر کہیں نہیں لکھی؟ جواب دیا کہ حضرت پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو کاتبین سے اس کے مسوق پر لکھا دیتے تھے۔ چونکہ ان دنوں کا مضمون یکساں تھا تو ہم نے دنوں کو ایک سورۃ سمجھا مگر حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ دنوں ایک سورۃ ہیں (۲) اس کا بیان دنوں سورتوں کے ایک ہونے میں اختلاف تھا۔ بعض دنوں کو ایک مضمون رکھتے تھے۔ اس لئے ہم اللہ لکھنے کی مکرر اس کے لئے نالی جہد جہد کی تھی (۳) حکام نے دست رکھ میں اس میں اس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے اس امر میں پوچھا فرمایا کہ ہم اللہ ان کے لئے ہوتی ہے نہ تھا اس سورۃ میں لکھا کہ کے لئے اس میں اس لئے ہم اللہ لکھنے کی تھی تاکہ جو غضب اللہ علیہا ہو (۴) نام قریشی کہتے ہیں صحیح ہے کہ جو جہد اس سورۃ کے ساتھ ہم اللہ نہ لکھنے کی زیادتی نہ کی تھی۔ (تفسیر اتقاری شرح صحیح بخاری) اور یہ جو ہے، اس سورۃ کا اولیٰ مسطورہ و اولیٰ اس کے ساتھ ہم اللہ لکھنے کی سورۃ میں اس کا واسطہ سمجھ لیا۔

تفسیر: اللہ اس کے نازل ہونے کا یہ سبب ہے کہ انھیں سال لکھنے کا وقت بہت سی تو تھی اس مقام میں اس وقت بہت سے آنحضرتؐ سے جہاد کی کر پا کہ ہم آپؐ سے اور آپؐ کے طریقوں سے جنگ نہ کریں گے۔ وہ کے موقع پر مدد بھی دیں گے۔ اسی طرح آنحضرتؐ نے بھی اس سے عہد کر لیا تھا۔ جب نہ ہر سال ہجری میں آنحضرتؐ شام کی طرف غزوہ کا جب کو تشریف لے گئے تو پیچھے بہت سی قوموں نے جہاد کی۔ ان قوموں نے بہت فوجیں اترائیں وہاں سے لوٹنے کے بعد یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اس جہاد کی اور غزوہ کا جب میں شامل نہ ہونے والوں اور غلامی اٹھانے والوں کی سرزنش ہے۔ آنحضرتؐ نے دس سال چاروں کا قافلہ مارا اور پھر کر لیا اور جو میں علیؑ کو اپنے حق پر سوار کر کے بھیجا کہ وہاں پہنچ کر عام شہریہ آیات کو گونگ کو سادیں کہ آج وہ سے ہم سے کسی شرک کا کوئی عہد باقی نہیں رہا۔ پس ان کو نہ لکھنے کی تعلیم تھی۔ علیؑ نے ہم ان کو سرورہ بعضی کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں کو اس سورۃ کی تیسرا پانچاں سورۃ کا قول مجاہد تیرہ آیات سنا دیں۔ وہ کہہ دیا کہ سال آج وہ میں غارت کعبہ میں کوئی شرک نہ دے نہ کوئی نہ ہو کہ طواف کرے مہینا کہ جاہلیت کا دستور تھا اور ہر آیت عہد والے کا عہد نامہ ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ علیؑ اپنے بھائی سے کہہ رہا کہ ہم نے خود عہد کو ہر پشت والی دیا تب کوہ ہے یا میر۔

ان آیات میں اللہ اور ان کے رسولؐ کی طرف سے شریکین متعاہدین سے بیزار اور برادری کی گئی ہے جو اب ہمارا تھا اور کچھ عہد باقی تھے۔ ہمارے یہ خود ان کا عہد پارہوت کے لئے جو خود ہم کے لئے سب کو یاد دہانی کے لئے جہاد دی گئی۔ ان چار جہادوں کو اس پر ہم فرمایا

علیف کس کو عہد بھی مشورہ تھا کہ ایک دوسرے سے اتفاق و اتفاقاً بات طے کر لیا کہ ان کے بعد وہ ملحق ہوا تھے جو ایک دوسرے کے پہلے خون بہانا پانی ہی بہت کا تو یہ نہ تھا۔

خبر کو ان کے طرف میں ایک چشمہ ہو گا۔ یہ شہید کیا تھا۔ یہ نقل شاہد کی طرف سے وہ نہ پہل کر کے کے لئے لکھ رہا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے آنحضرتؐ میں ہوا اور اس کے کہیں تک گئے وہیں تک۔ یہاں پہنچ کر ان کے دوسرے میں تھی اور وہاں میں ہوا، میں تھا اس لئے اس کو بعض امور بھی کہتے ہیں۔ اس مقام سے قریب عام میں اولیٰ نے وہ لکھنے کا یہ امر خود کے وہاں سے لکھنے کو نہ لکھا تھا۔















[illegible][illegible]

بِئْسَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الشِّرْكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْبَلُوا التَّسْبِيحَ الْحَرَامَ  
بَعْدَ غَائِمِهِمْ هَذَا، وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ  
إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ قَالُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ  
بِالْبَيْعِ الْأَخِيرِ وَلَا يَحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدْعُونَ دِينَ الْحَقِّ  
مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝

[illegible]







ہذا اہم مذہب پر غالب ہو کر دنیا آدم کی ذاتی ہوئی تھی کو خاتم عالمہ اور دین حق کو غالب ہی کر کے گامہ چٹا چھپا۔ غلطی بہت سے ہو چکا ہے دنیا دور شامی مشرق سے مغرب تک پھیل گئی اور جہاں جہاں مذہب اسلام میں پھر پھوٹا۔ یہ وہاں وہاں دینی کے عالم اپنی کتابوں میں تکریم کرنے کے وہی تھے۔ وہ لوگوں کو بغیر طرح کے شبہات میں دکھانا کہتے تھے جیسا کہ تاریخ مشرقی بتاتے ہیں۔ اب مسلمانوں کو ان کے قریب سے ان میں ایک خطا ہے کہ ان تمام مخالفین فرما دیجئے کہ وہاں ان غریبوں کے مال مالت اور دوسرے جمع کرتے ہیں۔ انہی کی راہ میں خود صرف کرنا نہیں جانتے جیسا کہ ہندوؤں کے برہمن اور چھتر کرتے ہیں۔ سو اپنے ان غلوں کی بات کا کیا اعتبار ہے؟ ایسے مال سے قیامت میں تپا کر ان کے منہ اور پیٹ اور ہلواروں کو بھرنے بدلیں گے۔ آج امت میں مسلمانوں کی حرفت بھی انکار دینے کی جڑ کو ڈھکیا سوچے اور بعد کو دور سے کہہ لیں حق کریم پیور کے نزدیک جانتے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خُلِقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَدِيمُ فَلَا تَظْلِمُوا  
فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً  
وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ٥ إِنَّمَا التَّحْيِثُ بِزِيَادَةٍ فِي الْكُفْرِ يُضِلُّ  
بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُؤْخِطُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ  
فَيُجِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ رُبُّنَ لَهُمْ سُوَاءُ أَعْمَالِهِمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ٦

نہایت سے کہ نہ لے آئے تو اس اور زکوٰۃ کا یہی الی الی سے ان کے افزائش و نمو کا یہی سبب ہے۔ چنانچہ یہاں سب سے زیادہ اہم کے لئے ہیں۔ یہ وہ تو  
میں جو ہے۔ اس میں ان کی ہر شے ہے خصوصاً یہ علم کہ ان کا حق کو تو اس اور ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے  
کے ساتھ ہے۔ یہی وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے  
لئے ہیں۔ ان کے لئے اس کے لئے یہی وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے  
لئے ہیں۔ ان کے لئے اس کے لئے یہی وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے سب سے ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ ہم نے یہاں ہر شے میں ان کے

ترکیب: ابتدا عشر تیز شہزا قیصر پر ہے، اس کی حمد، اشعار اور ان کی کتاب فقہ صفت ہے، دس عشر کے پورے کتاب کا محمول ہے کیونکہ یہ صدر ہے منہاں پر غزل صفت ہے: شاعر مشرق کی دور پر، جملہ ستار اور عالم بھی ہو سکتا ہے۔ انسانی کا شہر پر کائنات کی انکسار اور اس کا صفت حاصل صفت کا محمول، جملہ صفت سے قابل تکسیر کی کہ اس کو اپنے بقدر اعتدال کا سردار۔

تفسیر: پہلے فرمایا تھا کہ میرا قصد دینی ہے! چنانچہ انہوں نے یہاں کوٹہ لگا لیا یعنی دروم و شمال کرنے کا مجاز سمجھو۔ یہاں شریعت پر کلام فرماتے خطاب کرتے ہوئے کہہ دیا کہ کیا اس بات سے خالی ہیں! محض ان کو تو اس میں سے نکتہ بات بیان فرماؤ۔ جو مجاہد و قس سے مناسب ہے۔

ہدایہ کا عہد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے آنحضرت ﷺ کے مہر تک عرب و عجم و ستر قوں کو وہ ان عار میںوں کی نہایت تعلیم



کہا بھی گا کہ اس کے بعد نہ رہتی ہے۔ اگر تیر، چاروں کی مدد نہ کر دے گا تو یہ ہوگا کہ وہ لڑائی کی دہر چکا ہے جس کی کوئی کارروائی سننے (۱۱) میں نہ ہوگا۔ دیکھ کر یہ کہہ کر دوسرا بھی ہنسا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔ اس حالت میں وہ اپنے بھائی سے کہتا تھا کہ کچھ نہ کر کے کہہ دے اور سب ساتھ ہے۔ چاروں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اس کی ایک ایسی نظر تھی کہ وہ اس کی جملہ بات کو سمجھ کر کہتے تھے کہ وہ ان کی بات کو مانتا کہ وہ اپنے بھائی کی بات سن کر سب سے زیادہ غصہ کرتا تھا۔

[illegible][illegible]

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ  
ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا  
قَاصِدًا لَّا تَبْعُونَ وَلَكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِخُلُوفِ أَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُ أَسْجَادٍ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْلُوكِينَ ۝ لَا يَسْتَاذِنُكَ الَّذِينَ آمَنُوا وَيُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَاذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ۝ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِن كَرِهَ اللَّهُ انشِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعَالَى ۝ اللَّهُ الَّذِي تَعَالَى لَخُبِرَ بِنُفُسِكُمْ أَن تَأْخُذُوا بِالْحَمِيَّاتِ وَلَئِن لَّمْ تَفْعَلُوا لَأَكُنَّ عُنُقَكُمْ ۝ وَفِيكُمْ سَعُودٌ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ تَقِيًّا بَعَثْنَا فِي الْقَوْمِ الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَرِهُونَهُ ۝

مخلوق ہے محمد و ف۔ سے اکی ملاؤ کہ قسم الی ان فیہین، اجائی و اطمع۔

تفسیر آخر بخیرت ﷺ کے پاس تین ہزار لشکر جمع ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں ستر ہزار تو بیشک کے دن وجہ کے سبب تینوں سال آپ نے کو حق کیا۔ اور مصطفیٰ بن کر ہر منزل سے اجازت لینے اور ہانے ہانے اور پیچھے رست جاتے ہیں۔ بہت نے یہ دعویٰ کیا کہ آپ نے شروع شروع میں کھلی شریعتیں کھائی شروع کیں کہ میں نے خدا ہے نہ مردوت ہے۔ ہم کو چاہئے کہ طاقت نہیں بخدا اور طاقت ہوتی تو ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے۔ ان آیات میں خدا تعالیٰ مسلمانوں کو باہر نکالنے اور جہاد کرنے کا حکم دے کر ان منافقوں کے حکومات پر اور کور فرماتا ہے کہ اگر قیمت ادا نہ کرتی اور پاس کا سفر ہوتا تو آپ کے ساتھ چلتے دوامی جھوٹی قیمتیں کھا لیں گے کہ میں تم قدرت ہوتی تو چھینے اور آپ سے اجازت مانگتے ہیں۔ اگر آپ اجازت نہ دیتے تو خود لے چھوڑ دیا جاتا تو ان کا بھوت جی مطہم: وجہ تاوار ہے ایمان لوگ اجازت مانگتے ہیں۔ ایمانداروں کا کام نہیں۔ اگر آپ کے ساتھ جاتے بھی تو کیا کرتے جھوٹی خریدیں ادا تے۔ جیسا کہ پہلے بھی کہ چکے ہیں اسلئے انھوں نے حفا مانو و ثلثا: مسن و ثلثا کہ دھبہ کہتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جواں اور بڑے سے مس جھٹیں۔ جنس کہتے ہیں بھٹکے سے مراد ننگہ دست اور بھاری سے فنی بعض کہتے ہیں سادھن نے گروہ سے سامان بھی۔ پادوہ اور سادھنی ہر مال میں ملتا۔

[illegible][illegible]





















ترکیب: مَقْنُونٌ دُؤُنُوں اُحد کی محنت میں پیدا کر ف ہے لاجعل کا انا عزالت شرط اسلان جواب ھو لاف مع کا لاف ہے  
الراکھم اُحد سے مختلف جنت سورہ نبوی اس محنت خلیلین حالی ہے میرا لہر ہے

تفسیر: پہلے انہی میں متعلقین کے لئے آخرت کی بات کو اختیار سے منع کیا تھا اب یہاں ان کی نماز، جہاد و دورانِ قبر پر دھماکے لگے کر ان سے منع بھی منع فرماتا ہے جو انسان کے لئے نہایت کاہر و مسل تھا جس کی مغفرت اور رستوں کی شفا کے لئے وہاں سے خارج کر دیا گیا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ جب عبداللہ بن ابی ہریرہؓ نے اہل بیتؑ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لوگوں نے بلایا، آپؐ نے جیسے کوکھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ بیٹو نے عرض کیا کہ اس نے عیب ایا کیا ہے۔ اس کی نماز نہ پڑھنا بہت آج ہے۔

آپ نے فرمایا اچھ کو اختیار دیا گیا ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ میرے سزاوار سے زیادہ استفادہ کرنے سے انھیں اس کو بخش دے گا تو میں اس سے بھی زیادہ متفقہ کرتا ہوں۔ آپ نے نماز پڑھیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ مَآزِلَ ہٰذَا ہٰیءُ اَشْجَرَتٍ تَنْکَبُ عَلٰی رِجْلِہَا مَلْعُوۃٌ مِّنْ عِندِ رَبِّہِ لَیْسَ لَہَا حِلٌّ لِّمَنۡ سَآوٰیہَا وَہِیَ تَحْضُرُ اَلْجَنۡہَ اَوَّلَ النَّحۡلِ

مناقصہ پر جو حائل مکمل جائے کہ ان کا سردار خواجہ شجاع تھا، جو جس سے اُن کی بے ادبی میں بھی اسلام کی حقیقت راجح ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ

بے ثباتی اور تفرقت میں کیا آمد نہ ہو گا اور دنیا میں صحیحیت کا سبب ہو جائے گی ان فرمانات سے اور غرور کا جنوک سے پیچھے رہ جائے والوں پر مشابہ

اور پردہ کش کیا جب وہ کہی لائق ہوئے بیباک چیت کرنے لگے۔ طوطے کی طرح رونے لگے، چل دیے اب ماں باپ کے دل کا مسور ہے کہ امت دن آنکھوں سے غم کے آنسو جاری نہیں بنے دنیا سدا خونگنی یاد ہو شمار ہو کر تو دار و درہل ہوئے۔ ماں باپ کی جان کے لیواٹھان کے

جیا۔ سے انجمنہ انجمنہ میں طبعاً حاصل ہے کہ کوئی مصیبت آپڑی تو اس کو یاد کر کے ضرر ضرر کرتے ہیں اور اگر یہ کچھ نہیں تو قیہ ضرر ہے کہ ان کی محبت میں بدل جرد ہے ہرے دست ہرچیز کو کچھ چھان چھان کر دیکھتا ہے۔ سولی سے غافل ہو کر مرے اور دماغ عقادت دنیا ساتھ لے کر جاتا

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا

اللَّهُ وَرَسُولُهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ كَيْسَ

عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمُرْضِيِّ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يَنْفِقُونَ

عَرِّجْ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

قُلْتُ لَا أَجِدُ مَا أُحِبُّكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيَنُهُمْ تَلَفِيفٌ

الدَّامِعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٥﴾ إِنَّمَا السَّيِّئُونَ عَلَى الَّذِينَ



بن بطنین کے ہند آگ تھا کہ آنحضرت ﷺ سے عذر کرنے کے کہ ہم کر نصرت دیتے۔ آپ نے فرمایا مجھے پہلے اس سے تمہارا حال معلوم  
تعالیٰ نے عطا کیا تھا اور بعض ایسے تھے کہ وہ عذر کرنے بھی نہیں آتے۔ مگر انہیں اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔ اہل فریق کی طرف توجہ  
تخصیص دینا میں اور دوسرے کی طرف تفریق دینا میں اشارہ کرتا ہے۔ جسم ثانی کے لوگ مٹا دیئے۔ ان کی نسبت عذاب الیم کا حکم سنایا  
گیا۔ چونکہ پیچھے رہ جانے والے عذر دینا پہلے نہیں کرتے تھے اس لئے اس کے بعد اصل عذر والوں کا ذکر آ رہا کہ یہ لوگ نہ جاویں تو کچھ  
مذاہمت نہیں کیونکہ ان کا عذر صحیح ہے۔ اِنْدَاسْ لِّکُنْ عَلٰی الشُّعْطَاءِ یعنی یہ پادھر کے لوگ ہیں کہ ان کا عذر قبول ہے اور جن پر جہاد میں جانا  
زہنی واجب نہیں۔ اول ضعف ان کی تحریر میں اس میں بھی ذکر و تکرار نے فرمایا کہ ضعیف ہے اور ہے مگر بے کوئے پانچ ہیبت ہزار میں اور  
لڑنے اور عزم میں۔ وہم مرضی نوع مراد یعنی چار۔ اب رہے مالی حالت کے متعدد مسائل کی بھی دو قسم ہیں۔ ایک وہ جو لا پہل جہاد  
میں مقبول کہ نہایت تنگ دست ہے مگر اس میں ہیں۔ خود وہ آنحضرت ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے ہوں یا نہ ہوں۔ اور یہ کہ ان کا  
عذر اور وہ مقبول حضرت ﷺ کے دروازہ (حد آپ کے) کے حضور (امت ہو گیا ہو) نہ ہو اس کی مراد ہے۔ اُنْہُمْ قَبِلْنِیْ یعنی میں اسناد ہے۔  
مستحق بن یہ دو قسم میں قسم اول وہ ہے کہ کعب انصاری و ولید بن زید انصاری و سامان بن میر و حنفیہ بن غنم و عبد اللہ بن عقیل و حنیفہ و ساس  
فصل حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم کو سوزی دیجئے۔ چونکہ سوزی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے لئے کوئی سوزی  
نہیں۔ تب انہوں نے فرمایا کہ ہوتے رہیں پہلے آئے۔ ان چاروں کو آپ کے علاوہ جو عذر دست فنی تھے ان کے وہ جانے پر غائب فرما  
ئے کہ نہ پڑ گئے اور فرمایا ہے کہ جب تم واپس آؤ گے۔ تَخْذَلُوْا اَنْ تَنْکَلُوْا تو تم سے عذر کرنے والوں کے تہہ در تہہ کا دست عذر کرو  
تمہارا حال منہم ہو چکا اور اچھا آجہد ملزم نہ جانے کا کیا کرتے ہو۔

سَيَقْلِقُونَ يٰۤاَنۡسُوْا لَكُمْ اِذَا اُنۡقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِيَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۚ فَاَعْرِضُوْا  
عَنْهُمْ ۚ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۚ فَمَا وَرَدَهُمۡ جَهَنَّمَ جَزَآءٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝  
يَخْلِقُوْنَ لَكُمْ لِيَتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ شَرَضُوْا عَنْهُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰ  
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ الْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا  
حُدُوْدَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ  
مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَرۡجِئُ بِكُمْ الدَّوَابِرَ عَلَيۡهِمْ دَآبِرَةُ السَّوۡءِ ۚ  
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَاٰيٰتِہٖ الْاٰخِرِ وَيَقُوْلُ  
مَا يُنْفِقُ قُرۡبٰیۡۢۢۢ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلٰوَاتِ الرُّسُوْلِ ۚ اَلَا اِنَّهَا قُرۡبٰیۡۢۢۢ لَّهُمْ سَيَدۡ خَلۡفَتُہُمُ  
اللّٰهُ فِي رَحْمَتِہٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالشَّٰكِقُوْنَ الدَّٰثِرُوْنَ مِنَ



خیرات کو، عث ثواب اور رسول کی دعا کا وسیلہ جانتے تھے کیونکہ آنحضرت ﷺ دینے والوں کے لئے دعا فرما کر مستغفر کرتے تھے جب کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے ان کو اس میں یومین اور اس میں ذکر کرتا ہے۔

فصل کا کتابہ: حضرت انس کے بعد صحابہ انصار اور مہاجرین کے ساتھ ہوا ان فرما ہے جو اسلام کے کئی اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔ ان کی دوا جسم میں دل مانتوں اور ان کو مہاجرین میں سے تو ابوہریرہؓ کی اولیٰ مرتبہ وغیرہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ سعیدؓ اور انہی میں سے ہیں جو دین کے منتوں نے دونوں قسموں کی طرف غار پر کسی قسمی کے نزدیک بہت مضامین والے اور انصار میں سے حضرت اولیٰ والے سات فضیل اور عقبہؓ وغیرہ والے سے اور پھر دو جو مصعب بن عمیرؓ کی تعلیم سے مسلمان ہوئے۔ دوم وہ جو انیسویں ہجری میں ان کے علاوہ اور صحابہ مہاجرین اور انصار بعض کہتے ہیں اس میں وہ بھی شامل ہیں جو قیامت تک ایمان و ہجرت و دین میں ان کے پیرو ہیں۔ ان کے لئے دو دھسے کرتا ہے۔ ہول یہ کہ وہ اللہ سے اور انھیں سے راضی۔ دوم یہ کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہیں گے۔ اب شیعہ کو اس آیت کے بعد صحابہ مہاجرین و انصار سا فقیر اول کی نسبت بدگمانی نہ کرنا چاہیے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ذُوْنِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُّوْا عَلَى  
الْإِفْثَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَتَعْلَمُهُمْ قَرْبَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ إِلَى  
عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۝ وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا  
وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَن یَتُوبَ عَلَیْهِمْ إِنِ اللَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ خَذُوا مِنْ  
أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ۝ إِنَّ صَلَوةَكَ  
سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ أَلَمْ یَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ  
عَنْ عِبَادِهِ وَیَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِیْمُ ۝

اور بعض تفسیر کے مطابق اس کے بعد بھی مانتی ہیں اور بعض یہ دے والے بھی مانتی ہیں یا نہ ہوئے ہیں۔ آپؐ میں انھیں جانتے ہیں کہ ہاں ہے جس کو بھی ہم ان کو دہریہ مانتے ہیں۔ مگر یہ ان کے عذاب کی طرف لڑنے کے ہوا میں سے اور ان کو دہریہ کی ہیں کہ انھوں نے اپنے گم ہونے کا ان کو اقرار کیا ہے۔ انھوں نے لے لئے اپنے کام ہیں۔ جو تک اور کچھ۔ کہ جب تک کہ انھوں نے ان کو قبول کر کے کوئی نہ دیا۔ ان کے والا جانتے ایمان ہے ان کے انھوں کو زکوٰۃ لیا کر دے ان سے ان کو پاک و صاف کرتا ہے ان کے لئے دے کر جو کچھ کہہ کر وہ تک آپؐ کی ہاں کے لئے رحت ہے اور اللہ جانتا ہے کہ یہ اللہ جانتے ہیں کہ اللہ جانتے ہیں کہ ان کو کچھ کہہ کر ان کو قبول کیا کرتا اور صدقہ لیا کرتا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کو قبول کرنے والا اللہ جانتا ہے۔

ترکیب: مُنَافِقُونَ مبتدا و موصوفین خبر مقدمہ مَرَدُّوْا عَلَی الْإِفْثَاقِ خبر سے مبتدا و موصوفین کی اور اَنْ اَصْلُ الْمَدِیْنَةِ قوم بہارہ و ان کا کتاب سنی کی کو کچھ ہیں اس میں غلط ہے ہوتے ہیں۔ یہ جزو اسمی کا لقب اس سے ہے کہ جب انھوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نقد کیا تو صرف ایک یا دو تھے جس کو پورا ان کے ہاں دے گا وہی آیت کی جگہ بدگمانی اور ان کو مانتی نہیں کرتا کسی غیر۔





الْمُؤْمِنِينَ وَارْضَا لِلَّذِينَ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ، وَكَيُخْلِفَنَّهُ  
إِنْ أَرَادْنَا إِلَّا الْخُسْفَىٰ، وَاللَّهُ يَشْهَدُ لَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا فِيهِ  
أَبْدَاءً لِّسَعِيدٍ أُسِسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ  
فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا، وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُتَّخِذِينَ ۝ أَلَمْ نَأْسَسْ  
بُنْيَانَهُ عَلَىٰ ثَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٍ أَمْ مَنْ أَسَسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ  
شِقَاجِرٍ هَا رَاقَاتُهَا رَيبٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ  
الظَّالِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ  
قُلُوبُهُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اٹھتے اور کہیں ہے کہ مبتداء ہو ولا یختر حقن اس لئے خدا نہ صرف الٰہی مقسم۔ ضرور ممکن ہے کہ منقول ثانی اور تفسیر کا کوئی ایک اور  
والعبارہ لکھا اور محدثین اسم اللعل ای مکر اور فرقہ مسجد مبتداء مقسم اس کی صفت لاحق ان تصور اسے بان مقوم اس فقرہ۔

تفسیر: اب ان غزوہ کرنے والوں پر غزوہ کرنے والوں اور دیگر بندگان کے لئے قریب درجہ میں یہ ایسی بات کہلائے کہ اگر کوئی اس کا کیا  
دیکھتے معاصی سے بچتے اور طاعت الٰہی کے اختیار کرنے میں ہمیشہ سرگرم رہے۔ فقال وقتي افسلوا ان لا تکر اعمال کے چھو آئندہ بزرگو  
اسلام میں کو کسی کر دے، اور انہوں اس کے رسول اور انجاء داروں کو آپ مطوم ہو جائے گی اور بعد اس کے اللہ کے پاس جاؤ گے جو بھی  
اور کئی سب باتیں جہاد میں طلوس و ظاہر اور الٰہی طر پناہات و سب تم کو بھروسے کا اس سے کوئی بات قطعی نہیں۔

جہاد سے بچنے والوں کی تم قسم یہ فرمائیں: اول و من فی کذب مؤمن و اهل البیت۔ دوم و جو تو پر گئے جن کو اسی قول  
میں بیان فرمایا: عَزَّوَجَلَّ شَرُّهُنَّ اَوْ اَبْنُوهُنَّ اور ان کی تو یہ توں ہوئی۔ سوم و جو عالتہ وقت میں تھے جن کا وہ آیت میں ذکر ہے  
وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنَاتُ لَا يَمُرُّنَّ اللہ ان کا حکم الٰہی کے انتقاد میں رکھا گیا ہے کہ جیسا چاہے ان کے کن میں ہم دے صاف کرتے تو یہ نصیب  
کرے یا غائب دے۔ یہ وہ جن شخصوں کو کہ جن کا لہرہ آگے آج ہے۔ کہیں میں مالک و ہلال من اسمہ و مراد نہایت۔ انہوں نے نبی میں  
ہذا نہیں کیا نہ دیکھا جیسا کہ اولیاء اور اس کے ساتھیوں نے کیا تھا۔

مسجد ضرار کا بیان: ساتھین بجائے اعانت اسلام اس کے منے اور کر شان میں بھی کو کشش کرتے تھے۔ بظاہر ان توں کے وجود  
کرتے تھے۔ ایک یہ بھی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاتُکَ اَوْ اَوْ کما اسلام اور مسجد تنویری کو خیر و بخت اور مسلمانوں میں بیعت ڈالنے کے  
لئے کہ کھاس میں بھی آئے تھیں کے دور دور کے دشمن ابھرا رہا جب کے انکار اور غیر نے کے لئے ایک مسجد جہاد بنائی تھی۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایام جاہلیت میں ایک شخص ابھرا ہوا تھا۔ اس نے دامن کھولا کہ یہاں توں سے کچھ کبیہ بد پر توبت و  
انجیل پر حق جسے ارمان کے ذریعہ اہل کے لوگ اہل و خیا۔ ت عام اس کے دل پر کشش ہو گئے تھے جس پر اس کو عرب میں بیڑا بننے کا فیصلہ  
ملایا تھا کہ یہ نبی آخر الزماں ہے اسلئے اسلام قبول ہوئے تو پھر قرآنی کتاب جہان باب کے مقابلہ میں دو کو کیا رہا اس لئے رشک و حسد  
میں آکر مختصر تھیں کا مقابلہ کیا۔ فلاں کا یہاں کا یہاں بظاہر اسلام میں دو پر گزیرے تھا کہ جس کو لاکھ کے فضل یا قہار احدی جنگ میں بھی  
ابھارنے پر لگیا تھا کہ جو قوم تیرے مقابلے لاتی ہے تم (ﷺ) میں پاؤں کا ان کے ساتھ ہو کر تھکے سے لڑاؤ گا۔ چنانچہ عرب کے قبائل کو  
ابھارنا، آخر جب قبیلہ بنو ہاشم نے بھی اسلام سے شکست پائی تو عرب یہ عرب سے تاسید ہو گیا اور شام کی طرف نکل گیا وہاں بھی کچھ  
منصوبے باوجود حاربے جس سے اس نے ہند کے ساتھیوں سے کھلا بھیجا کہ تم قوت اور اختیار، ایم بیچو و کھو دو ایک مسجد بھی بنا دو کہ جس میں جہم  
روم کے اہل سے ایک لشکر آتا ہو جس کے ہم (ﷺ) اور اس کے باروں کو شکست دے کر ہند سے نکال دوں گا۔ ہند کے ساتھیوں  
میں سے بارہ کم فتنوں نے ایک مسجد انیس غرضی تاسد سے بنائی تھی کہ اسلام میں مسجد ضرار کہتے ہیں۔ یہ مسجد بمطابق اس مسجد کے بنائی تھی  
جو تنویری اور دیناری پر بنائی گئی تھی جس کو مسجد حق ہے اسلام کہتے تھے اس کی تعمیر سے یہ لوگ ان دنوں میں فارغ ہوئے تھے کہ جب  
آنحضرت ﷺ جنگ شک کے لئے سو کرنے کی تیاری کر چکے تھے۔ آخر خواہشکار ہوئے کہ بطور تحک آپ بھی ایک روز وہاں چل کر نماز  
پڑھا دیتے۔ آپ نے فرمایا میں ہر سر مطہر ہوں اللہ واللہ وائیں آکر۔ پس جب داخل آئے تو ان لوگوں نے آکر پھر درخواست کی۔ اتنے میں  
یہ پیشی ازل ہوئی جن میں مسجد ضرار کی پہلی بنیاد ہوئی اور ان کے دراز سے نکلی ہوئی گئی جس پر آنحضرت ﷺ نے مالک میں مقیم و من  
ہیں مدی و مہاجرین سکین وغیرہ کو کھڑا کیا کہ جا کر اس کو امداد۔ چنانچہ انہوں نے اس کو امداد پر کھڑی کیا یا چلن و فتنہ الٰہی کے شعلہ  
اس میں سے جوں تک نکلتے رہے۔ اب بھی قیام میں مسجد ضرار کی جگہ پر کھڑا کرکٹ پر امداد کرتے رہے۔ لہذا حارب اللہ سے ابو عامر کی طرف

































جب ایک دوسرے سے ملے گا تو ملا اور جب کام تمام کر جائیں گے تو اَلْعَصْدُیْقُ رَبِّ الْعَالَمِینَ کہیں گے اور انہی سے جو کہ عارف الہی میں جب ترقی کریں گے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کہیں گے یعنی ان کی طرح اس کے انوار و شمع و قہر کی عین مستغرق رہیں گے اور جب انہی اشتداد ہوگا تو ایک دوسرے کو مسرتی کے ساتھ خطاب کرے گا اور ان کی لذت و روحانی و دنیائی پر مخلوق ہو کر اَلْعَصْدُیْقُ رَبِّ الْعَالَمِینَ کہیں گے یعنی شادی ہو کر رہیں ہوں گے۔ واللہ اعلم بحقائقہ

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْصُرُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَنْتَبَهُونَ اللَّهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفُتِحَ بَيْنَهُمْ فِيهَا فَيُمْسِكُ بَيْنَهُمْ وَنَحْبُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ، قُلْ إِنَّمَا الْعَجِيبُ لِلَّهِ فَانْظُرُوا، إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْظِرِينَ ۝ وَإِذَا أَدْفَنَّا النَّاسَ بِرَحْمَةٍ مِنْ بَعْدِ ضَرَاءَ مَسْتَهُمْ إِذَا لَهُمْ صُكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّا رُسُلُنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي يُسَوِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِ، وَجَّهْنَكُمْ بِهُمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۚ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ لَئِنْ أَفْجَعْنَا مِنَ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَفْجَعْنَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْعَثُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بُعِثْتُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ۚ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ جلالی ہے اے اللہ صحت و قہر انصاف و عفو بالحق کا نام ہے ان کے دل و قہر و شمع و قہر کی عین مستغرق رہیں گے اور جب انہی اشتداد ہوگا تو ایک دوسرے کو مسرتی کے ساتھ خطاب کرے گا اور ان کی لذت و روحانی و دنیائی پر مخلوق ہو کر اَلْعَصْدُیْقُ رَبِّ الْعَالَمِینَ کہیں گے یعنی شادی ہو کر رہیں ہوں گے۔ واللہ اعلم بحقائقہ





















اور آپ کو آیت میں سزا ہے۔ جانے کہ ان کو کیا مجھے بتائے ہیں۔ انہوں نے اپنے عذاب پر نقل و نقل کر رہے ہیں۔ ان کی کتاب و کتاب کے بارے میں اس  
خفا ہے کہ ہر بندے کے لئے ہے۔

وَمَا تَكُونُ فِي شَأٍ وَمَا تَشْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ شَيْءٍ  
إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ  
مِنْ شَيْءٍ ذَرِيرَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ  
وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ  
الْعَظِيمُ ۝ وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ ۚ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ ۝ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَا يُتَّبِعُ الَّذِينَ  
يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا  
يَخْرُصُونَ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْآيَاتِ لَتَسْمَعُوا فِيهِ ۚ وَالتَّهَارُوتَ مُبْصِرًا  
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُسْمِعُونَ ۝ قَالُوا اسْمُدَّ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ ۚ هُوَ  
الْعَزِيزُ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَنِ  
بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْمَلُونَ ۝ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَقُولُونَ  
عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا يَفْعَلُونَ ۝ مَتَاءٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ رَلَيْنَا مَرْجِعَهُ ثُمَّ  
نُنْزِلُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝

اور آپ میں بھی ہے کہ اس میں سزا ہے۔ ان کو کیا مجھے بتائے ہیں۔ انہوں نے اپنے عذاب پر نقل و نقل کر رہے ہیں۔ ان کی کتاب و کتاب کے بارے میں اس  
خفا ہے کہ ہر بندے کے لئے ہے۔

[illegible]





أَنْتُمْ مُنْقَوُونَ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ يَا الْيَهُودُ ﴿٩٦﴾  
 إِنَّهُ سَيَبْطِلُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٩٧﴾ وَيُحْيِي اللَّهُ الْبَشَرَ  
 كَلِمَتِهِ وَلُؤْكَرَةُ الْخَيْرِ ﴿٩٨﴾ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّتُهُ مِنْ قَوْمِهِ  
 عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنْ فِرْعَوْنُ لَعَالٍ فِي  
 الْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٩٩﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يَقُومُ إِن كُذِّبْتُمْ  
 بِأَلَلِهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا ۖ إِن كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ﴿١٠٠﴾ فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۖ رَبَّنَا  
 لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٠١﴾ وَنَحْنُ بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾  
 وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا  
 بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَابْتَئِرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ  
 رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَئَهُ زِينَةً وَآمُودًا فِي الْحَيَاةِ  
 الدُّنْيَا ۖ رَبَّنَا لِيُضِلُّوهُ عَنِ سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ  
 وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿١٠٤﴾ قَالَ  
 قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعِنَّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا  
 يُعْسَوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ  
 بَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّىٰ إِذَا ذُرَّكُمُ الْفُرْقُ قَالَ أَمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ ۚ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٦﴾ أَلَمْ تَرَ وَقَدْ  
 عَصَيْتَ قَبْلَ وَكَنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٧﴾ فَاَلْيَوْمَ تُجَنَّبُكَ سَبِيلُكَ لِتَكُونَ  
 لِمَنْ خَلَقَ آيَةً ۚ وَإِنْ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَتِنَا لَغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾



وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ مَبَٰوِءَٰ صِدْقٍ وَرَزَقْنَهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۖ  
فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ  
فَسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ  
رَّبِّكَ ۖ وَلَا يَكُونَنَّ مِنَ الْمُسْتَرِينَ ۝ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَبُوا  
بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ  
رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ  
الْأَلِيمَ ۝ فَلَوْلَا كُنْتَ قَرْيَةً أَمْنَتْ فَفَعَلَهَا إِيْمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ۚ  
لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ  
هَذِينَ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۖ أَفَأَنْتَ  
تُكْذِرُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْثِقَ إِلَّا  
بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَيَجْعَلَ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ قُلِ انْظُرُوا  
مَاذَا أَوْحَىٰ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ ۖ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝  
فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ آيَاتِهِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ ۖ قُلْ فَانْتَظِرُوا  
إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝ ثُمَّ تَلَبَّىٰ رُسُلُنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ حَقًّا  
مَّا نَبَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ اس نے اپنی قوم سے کہا ایمان لاؤ تم پر میرا کلمہ پھر اس کا کہنا تھا کہ اس سے (ان لوگوں میں سے کئی ایسی ہی  
بھاری کر لیا ہے۔ پھر تم کو یہاں سے جہنم کو لے کر آئے ہیں) ان لوگوں کو کہ اس پر ایمان لاؤ اور وہ لوگوں میں سے کئی ایسی ہی تھیں۔ پھر اس سے جو لوگ کہہ کر  
اور ان کے بہت ہی تھیں۔ پھر ان کو ان لوگوں سے تم سے کہا کہ تم میں سے کئی ایسی ہی تھیں۔ پھر ان سے کہ ان لوگوں میں سے کئی

۱۔ دیکھ کر نے کے لئے پہنچے ہیں کہ ان کو جہنم ۱۲









إِلَيْكَ وَأَصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

[illegible]

ترکیب: ان کثرتِ شرمِ فلا اھدی جواب۔ وان تو معترف ہے اے۔ کہ تو پرہیزگار ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو سنہ عالم پر مفت بخیر پرہیزگار قبول ہوئی۔

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَابُ مِنْ قَبْلِهِ ثُمَّ فُضِّلَتْ مِنْ لَدُنْكَ حَكِيمٌ خَبِيرٌ ۝  
إِلَّا اللَّهُ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ  
تَوْبُوا إِلَيْهِ يُغْفِرْ لَكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَيٍّ وَيُؤْتِكُمْ ذِي  
فَضْلٍ فَضْلَهُ ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝  
إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ صُورَهُمْ  
لِيَسْتَحْفُوا مِنْهُ ۚ آلَا جِبْنَ يَنْتَفِسُونَ نَبِيًّا بِهِمْ ۖ يَعْلَمُ مَا يُبْسَوْنَ وَمَا  
يَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلَيْهِمْ يَدَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَىٰ  
اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوكُمْ  
أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّكُمْ قَائِمُونَ ۚ مِنَ بَعْدِ السَّوْتِ لَيَقُولَنَّ  
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ  
إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولَنَّ مَا يَغِيبُ ۚ إِلَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا  
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ كَلْبُوبُهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

یاد رکھو کہ آج کے کلمہ کی تفسیر ہماری طرف سے تنظیم کی گئی ہے۔ یہ تفسیر مکتبہ اہل سنت کے مولانا محمد امجد علی صاحب  
تھانوی کے اس کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔ یہ تفسیر مولانا محمد امجد علی صاحب کے اس کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔  
ایک وقت میں مولانا محمد امجد علی صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ کلمہ لکھا کہ اگر وہ کلمہ نہ لکھتا تو مجھے تم پر اس سے  
خوف نہ ہوتا۔ یہ کلمہ اللہ کی طرف سے فرمایا گیا ہے۔ اس کی ہر بات میں کلمہ اللہ کی ہر بات میں کلمہ اللہ کی ہر بات میں  
پھر یہ کلمہ لکھو کہ اگر وہ کلمہ نہ لکھتا تو مجھے تم پر اس سے خوف نہ ہوتا۔ یہ کلمہ اللہ کی طرف سے فرمایا گیا ہے۔  
خوب! اللہ کے بارے میں یہ کلمہ لکھو کہ اگر وہ کلمہ نہ لکھتا تو مجھے تم پر اس سے خوف نہ ہوتا۔ یہ کلمہ اللہ کی طرف سے فرمایا گیا ہے۔







النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٤﴾

الہامی ہے۔

تفسیر: غریب تھا کہ لشکروں سے جو سرنے کے بعد زخم بردہ ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کا انکار کرتے ہیں اور ان کے اس کفری راہِ معنی



دایمان، اداکار، ان کو نصیب نہیں کیونکہ ان چیزوں کے معلم نبی تیسیر کا وہ اہل انہیں کرتے صرف عقل بغیر مالاہلہام، ہونکہ کام نہیں کر سکتے سو اس لئے وہ ان کے لئے آگئی جنہیں ہے اور یہ دنیا کا مکمل جوہر، باور غرض حصول دنیا پانچ میں حساب کہ جو چاہے گا اس میں دیا گا دوس کے لئے عقل تہتم لرائی ہے۔ اسارے مجھ میں بھی، یا گارہ کی کی نماز اور نماز قرآن اور اس قدر رسیا علوم اور میوہ جہاد و صدقات کا باطل اور کادار غرض میں برائی و پستی انعام کثرت و دار ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کا کامیاب ہونا اور نعمت میں بیان فرماتا ہے کہ وہ اسلام کی سیدھی سادگی پر چلتے ہیں انھیں کائنات عسی، یعنی اللہ کی آیات میں سید کی طرف مبنی خطاب ہے اور ان کو ان سلیم واقعہ سید سے مقابلہ کیا جاتا ہے جو اسلام میں داخل ہو گئے ہیں یا ان کو انکی سیادت، قتالہ مقابلہ اور سوانہ کی غور یہ ہے کہ بھلا وہ کھنکھیں کہ جن کے پاس اسلام قبول کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھیں ہیں اور یہی سب سے اور قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں کے برابر یہ کہتے ہیں جو اور تباہی ہو وہ نصاریٰ میں سے ہے وہ مکمل قرآن کا انکار کے جنم میں گھر مانتے ہیں نیز گروہ انہیں اور وہ تکلیف دہ ہیں: (۱) عسی جینہ کہ دعائی و مکمل پر قائم ہیں۔ وہ کیا ہے؟ انور نصرت الہی کی آگہ جوق و باطل میں تیسر کرتی ہے اور جب وہ قرآن اور اسلام کے اصول و فروع میں نظر کرتی ہے تو اس کو عقاب عقل نہیں پتی۔ اس کی ذاتی صداقت، نورانی اصول پر فریفت ہو پاتی ہے۔ (۲) بطلو و شاید منہ خدا کا کہ وہ بھی ان کے وہ بردشات دے دے اور ہے وہ کون و غیر علیہ السلام جس کی صورت و حیرت ان کے شاید ہونے پر آپ واضح بکلی ہے یا جہر علی فرشتہ جس نے ظاہر ہو کر بار و تہادت دی و تصدیق کی ہے۔ (۳) اَلَّذِينَ هُمْ يَكْفُلُ الْفُؤْسِ اَلْحَس سے چھتری سہی ہوئی کی کتاب تو بہت جس کے اصول اور قرآن کے اصول میں ہر وہ بھی فرشتہ نہیں ہوتا جس بہت سی کے حق ہونے کی جھین کو نیاں بھی ہیں۔ مجھ ان تھیں، انکی کے بعد جو خود انکو اور تہاد کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کر رہے ہوں، اس کو نہ مانے یہ اس کی بدعتی ہے اور ان کا مقام جنم ابوی کا متخصی ہے الہ لاک کے بعد و نصرت اور کواغب ہا کر اور ہر ایک صاحب عقل جس سے ارشاد ہوتا ہے کہ اس سے بھنی قرآن اور اسلام سے ملک میں نہ ہوتا ہے۔ یہ آفتاب کی طرح روشن اور حق ہے مگر اس پر بھی بدعت ایمان نہیں لاتے۔ تو بہت لوگ ہم بھی جیٹھ اور رحمت فرمایا سو کتاب الہی میں یہ دونوں اصاف ظاہر ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ
الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۖ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝
الَّذِينَ يَصَّدَّقُونَ عَنْ سَمِيلِ اللَّهِ وَيَتَّبِعُونَهَا عِوَجًا ۖ وَهُمْ
بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفِيرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءٍ ۖ يُضْعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا
يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ
وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخِرُونَ ۝











اِنْ تَقُولُ اِلَّا اعْتَرَكَ بَعْضُ الْهَيْئَةِ بِسُوٍّ ۖ قَالَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اللّٰهَ  
 وَاَشْهَدُ اَنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تَشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِهِ فَكَيْدُوْنِیْ جَمِیْعًا  
 ثُمَّ لَا تَنْظُرُوْنَ ۝ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ  
 اخَذُ بِهَا صَبْرَتَهَا ۚ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اُبَلَّغْتُكُمْ  
 مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَیْكُمْ ۚ وَیَسْتَعْجِلُ بِیْ قَوْمًا غَیْرُكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْئًا ۚ اِنَّ  
 رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا لَنَحْنِیْٓا هٗودًا ۙ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا  
 مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجِیْنَهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝ وَتِلْكَ اَعَادٌ جَمْعًا  
 بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَاوْا رُسُلَهُ ۙ وَاتَّبَعُوا اَمْرَ كُلِّ جَبَلٍ عَنِیْدٍ ۝ وَاتَّبَعُوْا فِیْ هٰذِهِ  
 الدُّنْیَا لَعْنَةً ۙ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ اِلَّا اَنَّ اَعَادًا کَفَرُوْا رَبَّعُم ۚ اَلَا بُعْدًا لِّلْعٰدِ  
 قَوْمِ هٗودٍ





جس نے برہنگی و تنگی عام ہے تو اس کے لئے کھان ٹریڈ کی کیا خطا ہے جس پر لکھتے ہیں کہ اس کو عام کا نظام بنایا گیا ہے نہ کہ کوئی خاص کام کے لئے ہوا ہے تو ہم کہہ کر کہ عام کی نسل میں کیا تھا نہ کہ کوئی اور سر اور خود اس کے تین بھائی اور بھی تھے اور اگرچہ نے اپنے سے مراد کھان ہے تو وہ عام کا ہے۔ اب رہا اس کا نام کا فرق وہاں تو یہ قرین قیاس ہے اس اختلاف سے مراد یہ بات دکھائی منظور ہے کہ وہ جس طرح تو ریت سے ضرور یہاں بہکھ خطا ملے گا یا اور ممکن ہے کہ کھان دو تین ایک عام کا بنایا اور سر اور کا جھوٹا یا جو کھان میں فرق تھا۔ شاید اسی بات کو تو مراد تو ریت نے غلط کر دیا۔ مخالفت سہو لست و علی الجہود کی کوئی شکی جوئی پہاڑ آغبر کی حالانکہ تو ریت غیر پیدا نہیں ہے۔ اب ہمارے میں ہے اور ساتویں سینے کی ساتویں تاریخ کو اداوت کے پہاڑوں پر کئی کئی تھکی گئی۔ اسی کا جواب یہ ہے کہ ستر ستر جو ہادی ہیں انہما اس کو ب لغات بائبل کے ۹۰۔۱۰۰ صفحہ میں جو اپنی ہی کے نام سے تصنیف کی ہے یہ کہتے ہیں اور رات یہ مرکز میں ملک اور میں کا ایک صوبہ ہے لیکن ملک کے کون سے پہاڑوں کی کئی کئی غلط ٹیک ہے۔ مسکو کے دنوں میں روس کے مغربی ایک جبل جردی جو کہستان کے پہاڑوں میں اور آریز کے دھن طرف ہے وہی ہے ہمارا اسی وقت لوگ سمجھتے تھے کہ کئی کے ٹھوسے چوٹی پر اب تک موجود ہیں۔ ایک ناخدا بھی اس جگہ پر تھیر ہوئی جو کئی کی ناخدا کے نام سے نامزد تھی۔ یہ ناخدا ۱۷۷۰ء میں بنی۔ یہ نیست ہوئی لیکن تر طرف ایک اور پہاڑ ہے جس کو کلاہاٹھ ٹیک سمجھتے ہیں۔ انہی سے اور رات آریز کی بس ترکہ انہی دانی بھاری پہاڑوں کا ہی کو دوسرا آریز۔ اولمپک کے چنے ڈھرائ میں کتابت ہے کہ ٹیک جردان جو کئی اور میں کا پائے تخت تھا۔ ہاٹھ اس کو قصب ہے اس کے پاس دو اور رات واقع ہے جس پر کئی غبر کی تھی۔ صاحب مراد کہتے ہیں انہی کی پورے دھن میں مٹی کی بڑے ذرات غریبی فرقی دھن میں احوال المومل و ستوت علیہ صغیر و غیر لکھتے ہیں۔ انہی سے یہ بات بخوبی منظور ہوگی کہ وہ اور رات اور کہہ ہوئی کا سلسلہ ملے ہے۔ لیکن تو ریت کے یہاں کو بھی تصدیق کر لیا جاتا ہے تو یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ ملک اور رات آریز کا ایک صوبہ ہے جس کے پہاڑوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن امراتان کے پہاڑوں سے آتا ہے اس کی انتہا اور اس کی ابتدا کا موقع تو ہی پہاڑ ہے۔ اس غامض جگہ کا نام نہ لیا تو سہ دو اور رات کہہ یا۔ قرآن نے اس کا عجیب موقع جلا دیا جس کو صاحب اور رات کے ان پہاڑوں کو غلط کرتے ہیں جو جوئی سے قاصدہ واقع ہیں۔ وہ دونوں جانچ میں خلافت سمجھتے ہیں اور دراصل خلافت نہیں۔

نومہ (۱) طوزان نوع کی بہت دوڑی ہیں جس کہتے ہیں کہ صرف تو ریت اور گردستان وغیرہ ان میں سے ایک جگہ جہاں وہ رہتے پرست تو میں آباد تھیں جن کے لئے نوع بھی گئے تھے اور اس جگہ میں زیادہ تر آبادی ملک تھے جو کہان پر طوزان آتا تمام جہاں پر آتا ہے۔ اکثر جہاں اہل اسلام دہلی کتاب تمام دنیا پر طوزان آئے کے قول میں ہمارے کہتے ہیں کہ ہمارے یا میں صرف حضرت نوح علیہ السلام جاردی ہوئی جس کی بابت خدا نے وعدہ کر لیا ہے کہ ہم بھی میں دنیا کو اس طرح ہلاک نہ کروں گا (پھر نقش باب ۱ اور ۵) (۲) نوع کی کئی کئی بابت آریز میں صرف اسی قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کو کھانا دیا جس کا یہ مطلب کہ نوع نے اہل ہائے اسی سے اپنی کھانہ کی کہ جس میں اس کے خیراں بنے اور ان کی پوری پانی ہو اور ان کی پانی زیادہ آئے اور انہی پر جانور کا جوڑ کر وہاں آسکا تھا تو ریت میں ہے کہ اس کی کہانی نہیں ہو باقیہ اور چوڑائی پچاس باقیہ اور اوچائی تیس باقیہ جس اور اس کے تین دھار اور اس میں دھندلے اور دروازے اور کھڑکیاں اور کھڑکیاں تھیں اور اندر ہار وال کھان کی کئی کئی اس کو شکل میں بنے تھے کہ کافر بیٹے تھے کہ وہ کھان کا کھانا دیا ہے جس پر انہوں نے فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم تم پر اسی طرح نہیں گئے۔ طوفان کی صورت ہے جو کئی کئی کہہ کہان سے بھی ہٹا کر میں برس اور میں سے بھی باجنا جنہوں کی طرح پانی پھوٹ کر اٹھنے لگا۔ جتنے جتنے جہاں تک جو ہمارے بلند بلند سے بلند پہاڑ تھے ان پر بھی پندرہ باقیہ پانی جڑ گیا۔ چالیس دن یا کم زیادہ مدت تک یہ

مالدار کشتیاں پکھڑا کر کے جوں میں تیری پھرتی تھی۔ بھر خزانے دست کا۔ اسان کا دل نہ ہوا زمین کا زمین میں جو ست ہو گیا  
نوح کشتی سے اتر کر ملک آریجہ میں آیت مجاں ہے یہاں ایک گاؤں ارگوری نام تھا جو ۱۸۳۰ء میں اس پہاڑ کی آتش فشاں سے غارت ہو  
گیا۔ پہلے ذرا آبادی اور ال دوران لنگا ہر گیلوں تک بڑے بڑے حجر پہاڑ سے جا کر گرتے تھے۔

وَإِنِّي تُبَوِّدُ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۖ قَالَ يَقُومِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنَ إِلَهِ  
غَيْرِهِ ۚ هُوَ أَنشَأَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوا  
ثُمَّ تَوَلَّوْا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝ قَالَُوا يَصْلِحْ قَدْ كُنْتَ فِينَا  
مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي  
شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٌ ۝ قَالَ يَقُومِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى  
بَيْتَةٍ مِّنْ رَبِّي وَأَنْشَأَنِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ  
فَمَا تَزِيدُونَكَ إِلَّا عِزًّا تَحْسِينِ ۝ وَيَقُومِ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ  
فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ۝  
فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَشْعُرُونَ فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعَدٌ غَيْرُ  
مَكْدُوبٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ  
مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ وَأَخَذَ  
الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جُثَمِينَ ۝ كَانَ لَمْ  
يَعْنُوا فِيهَا ۚ أَلَا إِنَّ شَوْدَاكُمْ وَأَرْبَهُمْ ۚ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ۝ وَلَقَدْ  
جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَرْهِيهِمْ بِالْبَشْرِ ۖ قَالُوا اسْلُمَاءُ قَالَ سَلِمَ فَمَا لَيْكَ أَنْ جَاءَ  
بِعَمَلٍ حَنِينٍ ۝ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تُصِلُ إِلَيْهِ نَكْرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ  
خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ قَوْمَ لُوطٍ ۖ وَامْرَأَتَهُ قَابِيلَةً



فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَ تَهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ  
لُوطٍ ۖ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ۝ يَأْبُرُهُمْ غُرُضٌ عَنْ  
هَذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّنَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَزِيزٌ ۝  
وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا بَيِّنَاتٍ بِهِمْ وَصَاقٍ بِهِمْ ذُرْعًا وَقَالَ هَذَا  
يَوْمٌ عَصِيبٌ ۖ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۖ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ  
الشَّيْءَ ۖ قَالَ يَقَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا  
تَخْزُونِ فِي ضَيْقِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ۝ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتِ  
مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۖ وَإِنَّكَ لَنُتَعَمَّرُ مَا تُرِيدُ ۝ قَالَ لَوْ أَنِّي  
لِأَيُّكُمْ قُوَّةٌ أَوْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ رَكُنٌ شَدِيدٌ ۝ قَالُوا يَلُوطُ إِنَّا رُسُلُ  
رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسِر بِاهْلِكَ يَقْطِعْ مِنَ الْيَلِ وَلَا يَنْتَفِتْ  
مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرًا نَكٍ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۖ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ  
الصُّبُوحُ أَلَيْسَ الصُّبُوحُ بِقَرِيبٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا  
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَابًا مِّنْ سَجْجٍ ۖ فَهَٰذَا مَنُودٌ ۝ مَّوْمَنَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ  
وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝

پھر جبکہ ابراہیم کے دل سے خوف دور ہو گیا اور ان کے پاس اپنی یہ بیوی لڑکی اور بیٹیاں آتی تھیں کہ ہم سے مل کر ان کے سہارا میں کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک عظیم کام ہے۔  
اور انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔  
انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔  
انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔ انہوں نے ان کے دل سے خوف دور کر دیا۔





فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَكِيمُ الرَّشِيدُ ۝ قَالَ يَقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ  
كُنْتُ عَلَىٰ بَيْنِكُمْ مِنْ رَبِّ ۖ وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ  
إِلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَنْهُ ۖ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي  
إِلَّا بِاللَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ وَيَقَوْمِ لَا تَبْخِرُونِي بِشِقَاقِي ۖ إِنْ  
يُصِيبُكُمْ مِثْلُ مَا صَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۖ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ  
مِنْكُمْ بِعِيبٍ ۝ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۖ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۝ قَالُوا  
يُشْعِبُ مَا نَفَقَهُ ۖ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَكَرِهُكُمُ فِينَا ضِعْفًا ۖ وَلَوْلَا  
رَهْمُكَ لَكَنَ جُحُنُكَ رَوْمًا ۖ أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝ قَالَ يَقَوْمِ أَرَهَيْتُمْنِي أَنْزِلَ عَلَيْكُمْ  
مِنْ آتٍ ۖ وَأَتَّخِذُ مَوَدَّةَ زُرَّاءِكُمْ ۖ ظَهْرِيَا ۖ إِنْ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝  
وَيَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ ۖ إِنِّي عَامِلٌ ۖ هَلْ يُؤْفَكُ تَعْمَلُونَ ۖ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ عَذَابٌ  
يُخْزِيهِ ۖ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ بِرَقِيبٍ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَصْرُنَا  
نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَتِنَا ۖ وَآخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا  
الْفِتْنَةَ فَاخْتَصَمُوا فِي دِيَارِهِمْ خَمْسِينَ ۝ كَانَ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۖ أَلَا بُعْدًا لِمَدِينٍ  
كَمَا بَعْدَتْ ثَمُودُ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۖ إِنْ  
فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝ يَقْدُمُ  
قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْدَدَهُمُ النَّارُ ۖ وَبِئْسَ الْيُورْدُ الْمَوْرُودُ ۝ وَاسْتَبَعُوا فِي  
هَذِهِ لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ بِئْسَ الزَّفْدُ الْمَرْهُودُ ۝ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ

الْقُرْبَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ  
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ  
شَيْءٍ لَّكَاجَاءِ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَمَا زَادُهُمْ إِلَّا تَتَلَبَّسُوا ۝ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ  
إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهُوَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخَذَهُ أَكْبَرُ سَبِيلًا ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ  
لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْزُوءٌ لِّلَّذِينَ ظَنُّوا أَنَّهُم  
يَوْمَ مَشْهُودٍ ۝ وَمَا تُؤْخِرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مُّعَدُّودٍ ۚ يَوْمَ لَا تَنْكُمُ أَنْفُسُ  
إِلَّا بِأَذْنِهِ ۚ كُفِّنْهُمْ شِقَئِي وَسَعِيدٌ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ شَفَعُوا فِي النَّارِ لَهُمْ  
فِيهَا زُجُورٌ وَشَرِيعٌ ۝ خُلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ  
رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَقَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فِي الْجَنَّةِ  
خُلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ عِصَاءٌ غَيْرُ  
مُجْنَدُودٍ ۝ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبدُونَ مَا يَعْبدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبدُوا  
آبَاءَهُمْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَنُوقِّهِمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا  
مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِمْ ۚ وَلَوْ لَا كَلِمَةُ سَيِّئَةٍ مِنْ رَبِّكَ لَفُطِنُوا  
بَيْنَهُمْ ۚ وَارْتَهُم لِفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۝ وَإِن كُنَّا لَنُؤْفِكُهُمْ رَبُّكَ  
أَعْيَابُهُمْ ۚ إِنَّهُمْ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ فَاسْتَقَمُّ كَمَا أُمِرْتُ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ  
وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا  
فَقَمَقَمْتُمْ النَّارَ ۚ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝







نہی ہو سکتا ہے کہ آخرت میں عذاب دیا جائے اور دنیا میں بہتان شہادت لائی نہ ہو کر کیا ہوتا تو محرموں کا فیصلہ کر دیتے۔  
 عجبم۔ پہلے امتیں اور ان کے اختلاف کا ذکر کرنا کرنا کھنڈہ کھنڈہ کرتے تھے کہ انھوں نے کلمہ لا تنصرون ان تکہ خضر کے لئے اور آپ پر  
 جان دے و انوں کو فساد میں پڑاؤتے قدم پہننے کا ذکر فرماتا ہے۔ یہ ایک بیجا جملہ ہے کہ جس میں عتہ نہ سے لے کر اعمال و معاملات  
 و عزت و کمالات کا سبب آئے۔ (۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا رِوَاٰتُہٗمُ سَیِّئَاتُہُمْ سَوَیَّۃٌ مِّمَّۃٍ مَّا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا عَلٰی سَیِّئَاتِہُمْ سَوَیَّۃً ۚ وَیَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا رِوَاٰتُہُمْ سَیِّئَاتُہُمْ سَوَیَّۃٌ مِّمَّۃٍ مَّا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا عَلٰی سَیِّئَاتِہُمْ سَوَیَّۃً ۚ وَیَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا رِوَاٰتُہُمْ سَیِّئَاتُہُمْ سَوَیَّۃٌ مِّمَّۃٍ مَّا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا عَلٰی سَیِّئَاتِہُمْ سَوَیَّۃً ۚ (۳)  
 ولانہ کہو اگر لوگوں کو فساد میں لائی تھی۔ اہل کلمہ میں ایک دفعہ یہ لکھی ہے وہیں انھوں نے اپنے میں شان و شوکت دیکھ کر ان کی  
 طرف دل مائل کیا۔ یہ کلمہ محققین کے نزدیک اس سے مراد ان کے ظلم اور مذہب و رسوم کو پسند کرنا اور ان میں شامل ہونا ہے نہ زیادتی و مہربانی  
 (کبر)

ششم۔ واقعہ الضلّۃ سے لے کر انھیں غفلت و غیبت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملائی تاکہ فرماتا ہے جو  
 دلہندہ کھانہ امت کا ایک فرد کامل ہے۔ اس آیت میں نوز قائم کرنے کا شیقہ آؤں میں حکم دیتا ہے۔ اہل و عوام طہری النہروں کے  
 دھو کر اس پر ملکی شروع دن میں اور آخر دن میں کرب کی رائے پان کا شروع کچھ صادق ہے لیا جاتا ہے اور ان دھوئے۔ آفران بخار  
 کرنے میں میں طہری تہا کی زبان میں پھیلنا پیر کہتے ہیں۔ جس اہل دن میں نماز ترک کرنے سے مراد صبح کی نماز ہے اور آفران سے طہری  
 اور عصر کی۔ ماسویفہ کچھ کہتے ہیں کہ کسی کی نماز اتدیر سے میں نہ پڑھے بلکہ جب خوب رختی ہو جائے آفتاب نکلنے سے پیشتر اور سی  
 طرح عصر کی نماز آخر دن میں کچھ دیر یا پہلی کے سپاہی چیز کا مایہ و چند ہوا جاوے۔ امام خمینی رضی اللہ عنہ اس مقام پر قول امامنا ہفتہ کہتے  
 کی اس آیت سے یوں تائید کرتے ہیں کہ اگر کوئی طہری اعتبار سے جھپٹتی ہوئی طہری آفتاب و غروب آفتاب سے دو گرا ہے نہیں بلکہ نماز  
 معنی کے طہری و غروب سے مابعد وقت پس ایضہ کے قول کے بعد جب کہ جو صبح اور آخر عصر افضل ہے معنی نماز کی معنی جھپٹنے سے قرب ہیں  
 اور جہاں تک کلام حقیقت سے قرب لیا جاوے بہتر ہوتا ہے (اور وقت نماز کا لایہ و لایہ طہری ایضہ میں مذکور) سو کہ وقت  
 ایضہ لیت کہتے ہیں نہ رات کے پہلے صبح کہتے ہیں جس کی جمع زلف ہے کہ ان وقت طہری اور زلف کو قسم زدنوں لایہ لایہ پڑھا ہے۔  
 چونکہ زلف ملنے سے کئی رات نے صبح کو بعد جمع اٹھ کر صبح سے لے جاویں گے۔ و س اول عصر میں جو غروب آفتاب سے شروع ہوتا  
 ہے نہ نہ مغرب اور دوسرے صبح سے جو غروب آفتاب ہونے سے شروع ہوتا ہے نماز و عشاء اور ہوئی اور تیسرے صبح میں جس کی اجتماع  
 صادق تک ہے و مراد ہوں گے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک و زنی واجب ہیں اس آیت سے ان کے قول کی بھی تائید ہوتی ہے اور  
 ملا صرف مغرب اور عشاء ہر دو لیتے ہیں اس کے بعد لایہ لایہ ہے انھیں تہیات کہ یہ نماز دو دو کی شکل سے انسان کے کلام  
 اور کر دیتی ہے۔ بخاری نے انہی مسودہ ہذا سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے کسی عورت کا ہوس لے لیا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں آکر اپنے منہ کا کلام اور مغفرت کی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تم اصلوۃ تزلزل ہوئی۔ اس شخص نے پوچھا کہ  
 حضرت کیا یہ عزم خاص میرے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا میری امت میں جو کوئی اس پر عمل کرے سب کے لئے ہے۔ حدیث سے ان عباس  
 وغیرہ نے بھی زلف مراد لی ہے کہ اس سے عشاء معاف ہو جاتے ہیں کلام کہتے ہیں حدیث سے مراد یہ کیا ہے بھان محمد والحمد للہ لا الہ الا  
 اللہ و اللہ اکبر۔

مختصر۔ فقہ لا ینکح سے لے کر کلکو امیر میں تک امام ہادیہ کے قصے بیان فرما کر یہ بات بتاتا ہے کہ ان کی اس حاجی کے دو  
 سبب تھے (۱) یہ کہ ان میں ایسے لوگ نہ رہے تھے کہ جو ان کو ملک میں قتل کرنے سے منع کرتے اور بوجہ اسے انھیں (۲) انھیں

[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الزَّامُ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنْ أَنْزَلْنَاهُ فُتْرًا ۖ لَعَذَّبْنَا مُنَافِقِي هَذَا  
تَعْمَلُونَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا  
الْقُرْآنَ ۚ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۝ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ  
إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ  
يَبْنَىٰ لَكَ تَقْصُصُ رُءُوسِكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ  
لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَوَاسُطِ  
الْأَحَادِيثِ وَيُرِيكَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَتْهَا عَلَىٰ  
أَبُوبِكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَعُ ۖ إِنَّ رَبَّكَ عَالِمُ حَكِيمٍ ۝

جو علی نقیب نے انجمن کے نگرانوں کو بتایا، اسے اچھے سے لے کر دل یا ایہ کوئی فریب نہ دے اور نہ اسے کسی بات پر ہنسے۔

سے ملزمت نہ تھی، وہ اہلینہ اس سے پہلے کہ آپ کو خبر بھی تھی۔ نیز یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ کیا جان میں ہے کہ وہ شہر اور اس کے مضافات کو اپنے لیے (خواب میں) کہہ رہے تھے؟ لیکن خواب اپنے خوابوں سے نہ جاننا کہ وہ اسے دیکھ رہے تھے۔ لہٰذا وہ ان کو رُوبِ ظاہر میں گئے کہ اس کے کہیں بطن میں تو ان کو کھنکھائی ہے اور ان صحن سے (یعنی خواب کے سوا کچھ) خدا کا تقدیر مزید اور کہے گا کہ خواب کی تفسیر دینی تفسیر کے علاوہ اپنی تفسیریں بھی ہوں۔

لیکن خواب نے غصہ نہ پید کیا کہ کہہ گا کہ میں صحن کی اس سے پہلے کہ اسے اپنے دادا کا نام لگاتی ہو پہنچا کر کہتا ہے کہ کچھ تیرے بہیم شکار اور تیرے بہیم

ترکیب : قرآن : مصدر مفعول میں۔ یہ جان ہے مخیر و مزلزل و مفعول سے جان کی ہفت : اس منصوب ہے مفعول نقصان دہ کرنا  
 مصدر پر مفعول ہے وجہ کا قرآن ہفت ہے یہ بڑا نا ہے۔ وہاں مت کھنڈ ہے مکتبہ سے تخلیق و اجاب نما۔

تفسیر: مفسرین کہتے ہیں کہ اس سورہ کے اہل ہونے کا سبب یہ ہے کہ کہہ کے کہہ کے یہود نے یہ کلام بھیجا کہ تم جو جاننا خود کے حالات بیان کرتا ہے سو یہ کچھ مشکل بات نہیں عرب کے مشہور انصاف میں سے ہیں اہل ایمان سے یہ پرچھو کہ یہ تعجب کی اہل مہربان کیوں تھی؟ اور حضرت ابراہیم کے بچے کو کیا معاملہ ہوا؟ اس وقت تک مگر حضرت مسیحؑ پہنچے تھے، ان کو جو زمین اہل کتاب کے بنیاد تھی خصوصاً کہ کتب دینے والے کہ ہیں اہل انوار سے کاتب بھی آگاہ نہیں بن سکتے تھے۔ چنانچہ اہل کتب کے لئے حضرت سے سوال لیا جس پر یہ سورہ نازل ہوئی جس کو کہہ دینے میں قبول میں اقرار کیا مہم سے کاتب جو ان قرآن میں سے اقرار کرنے لگے۔

اور سے لے کر مہینہ اگست تک بطور تہنید کے یہ فرمایا: ہے (۱) یہ یعنی سورہ صافات کرب میں یعنی قرآن کی ہیست میں یعنی اس میں اللہ جس قرآن کو تم کو پہنچا رہا ہے بات جلا: ہے کہ زبانِ حیا سے یہی خبر لی جا رہی ہے کہ وہ ہے (۲) قرآن کو جو اسے علیٰ تمام سے عربی زبان میں صاف صاف طور پر یاد دل گیا تو تمہارا ہمتیجے کے ہے اور کو کئی بات نہ تھمتہا ہے (۳) اس قرآن سے حق کرنے میں اسے کلمہ تم پر ایسا قصہ دی کرتے ہیں جو انکا تم میں سے پہلے انقہ بھی نہ تھے۔ یہ قصہ وہ اس شخص سے کہ اس میں بیت کی خبر نہ کا کہ ان میں سے شاقوب کا مصیبت کے بعد راحت کا سر، یمن، یمن، یمن کی خبر۔ سے اس شخص کا تجھ میں مصیبت حق کی بدولت جو اس کو بہت صد بعزت و محل پر آقا تو اسے قصہ خبر نہ کرتا ہے کہ وہ اسے اس خواب میں کیا کہ وہ اس کے لیے خود کرتے دیکھا۔ ہے کہ تم کو اس قرآن کی روایت دینا ہے ہوگا۔

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ قَالَُوا لِيُوسُفَ وَأَخُوهُ  
 احْبَبْ إِلَى آبَيْنَا مِنَّا وَتَعْنُ غَضَبُهُ إِنَّ آبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ فَاسْتَلُوا  
 يُوسُفَ وَأَظْهَرُوهُ أَرْضًا يَخْلِ لَكُمْ وَجْهَ رَبِّكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا  
 صَالِحِينَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَعْتَلُوا يُوسُفَ وَالْقَوْمَ فِي غِيبَتِ الْحُبِّ  
 يَلْبُوظُهُ بَعْضُ السَّيِّئَاتِ إِنَّكُمْ فَاعِلِينَ ۝ قَالَُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا  
 عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَصْحُونَ ۝ أَرْسَلَهُ مَعَنَا عِدًّا تَرْتَعِبُ وَيَلْعَبُ وَإِنَّا لَهُ









القَمَارُ

10-11-49

۱۔ پھل ترش کرکھاے گو۔ ۱۲ امرو

لوہا ہم سے جاس لے گا ہے تعمیرِ یحییٰ احمد

الْقِيمَ وَالْكَثْرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَصَارِهِ السِّجْنَ أَمَّا أَحَدُكُمَا  
فَيَسْقَى رَبَّهُ خَمْرًا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۚ فَقُضِيَ  
الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَعْتِبِينَ ۝ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ  
رَبِّكَ ۚ فَأَنَسَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝ وَقَالَ  
الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ  
خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَةٍ ۚ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَ أَفْتُونِي فِي رَأْيِي إِن كُنْتُمْ لِلرَّيَا  
تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا أَضْعَافٌ أُخْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأُخْلَامِ بِعِلْمِنَا ۝  
وَقَالَ الْيَهُودِيُّ لِمَ نَحْنُ لِمَ نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْفَرَاسِ ۚ قَالُوا نَحْنُ  
يُوسُفُ وَإِيهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ  
عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَةٍ ۚ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ  
يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ  
إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ  
مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ  
فِيهِ يَغَاقُ النَّاسُ ۚ فِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ التَّوْبَىٰ بِهِ ۚ قُلْنَا جَاءَهُ  
الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قُطِعَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِن  
رَبِّي بِلَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ  
حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ النَّحْنُ حُصْنُ الْحَقِّ  
أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَهُوَ لِمَنِ الصِّدِّيقُ ۝ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي نَزَرْتُ أَخُوهُ











الْأَرْضَ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِنِّي أُوْحِيَكُمْ اللَّهُ لِي، وَهُوَ خَيْرُ الْحَكِيمِينَ ﴿٥٠﴾  
لَا جُفُوعًا إِلَىٰ أَيْبِكُمْ فَقُولُوا يَبَّابُنَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقٌ، وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا  
بِمَا عَلَيْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٥١﴾ وَسُئِلَ الْقُرَيْةُ الَّتِي كُنَّا  
فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا، وَإِنَّا لَصَدِيقُونَ ﴿٥٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ  
لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبِرُوا جَمِيعًا عَلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا  
إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥٣﴾ وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا سَفَىٰ عَلَىٰ يُونُسَ مَا يَكُونُ  
عَيْنُهُ مِنَ الْحُزَنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ تَقْتُولُوا تَذَكَّرُ يُونُسَ  
حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثْنِي  
وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾

الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝ قَالَ مَلَأْتُ عَلَيْكُمْ  
مِمَّا فَعَلْتُمْ يُونُسَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝ قَالُوا ذَلِكْ لَأَنْتَ يُونُسَ  
قَالَ أَنَا يُونُسَ وَهَذَا أَخِي وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْفِرْ  
فَأَنَّ اللَّهَ لَا يَخْضِعْ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ أَتَرَكْنَا اللَّهَ عَلَيْنَا وَإِنْ  
كُنَّا لَخٰضِعِينَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَعْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ  
الرَّحِيمِينَ ۝ إِذْ هَبُوا بِنْفِيسِهِمْ هَذَا كَالْقُوَّةِ عَلَى وَجْهِ ابْنِ يَاسَ بَصِيرًا  
وَأَنفِئِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

[illegible]

وَلَمَّا قَضَيْتَ الْعِزَّ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِبِّيَ يُوسُفَ كَذَٰلِكَ أَن  
تُقَدِّدُونِ ۖ قَالُوا ثَالِثُ مَا نَقُولُ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ صُلَيْكَ الْقَدِيمِ ۖ فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ  
أَلْفَهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بِصَبْرٍ ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَخَافُ  
مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا  
خَاطِئِينَ ۖ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۖ فَلَمَّا  
دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ أَوَّاهَ إِلَيْهِ أَبَوَاهُ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ  
اللَّهُ أَمِينِينَ ۖ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ

يَا أَيُّهَا هَذَا تَوَيْتَ رُبِّيَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ  
أَحْسَنَ لِي إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ  
أَنْ تَرَوْا الشَّيْطَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ  
إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ رَبِّ قَدْ أَنْتَبَهتَنِ مِنَ الْمَلَكِ وَاعْلَمْتُنِي  
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاجِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ  
الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝  
وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا تَسْلُمُ عَلَيْهِمْ مِنْ  
أَحَدٍ ۚ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ يَنْتُزِعُ عَنْهَا هُمْ عَنْهَا مُغْرِضُونَ ۝ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ  
بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ  
اللَّهِ أَوْ تَنْزِيلُهُمْ السَّاعَةَ بَغْثَةً ۚ وَهُمْ لَا يُشْعُرُونَ ۝ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي  
أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۚ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

[illegible]



تفسیر: شان نزول: مفسرین کہتے ہیں کہ اس سورۃ کے نزول ہونے کا سبب یہ ہے کہ مکہ کے کفار نے یہودیوں کو بھگا کر شہر (مکہ) پر مالد و جبر کے حالات بیان کرتے ہوئے یہ کہہ چکے تھے کہ عرب کو مشہور واقعات میں سے ہیں ہاں اس سے یہ بچ چکے کہ یعقوب علیہ السلام کی ازاں مصر میں کئی غمی اور مصیبت طاری اور اس کے بھائیوں میں کئی معاملہ گزر اور یوسف علیہ السلام کی کئی مصیبتیں پہنچا دی گئیں۔ یہودیوں نے ان کتاب کے ان پڑھ آدمی خصوصاً مکہ کا رہنے والا کہ جہاں ان ہاتھوں سے کان بھی آشنا نہیں ہرگز نہ تھلا سکے گا۔ چنانچہ انہوں نے مکہ کے حضرت یوسف علیہ السلام سے سوال کیا کہ جس پر یہودیوں کا نزول ہوئی جس کو یہود نے سن کر دل میں افترا کیا الہام کے قائل ہوئے مگر زبان سے کب افترا کرتے تھے۔

قرآن سے کہ قطفائین تک بطور تنبیہ کے یہ فرمایا ہے: (۱) پہلی سورۃ یوسف خطاب معین یعنی قرآن کی آیت ہیں یعنی منزل میں اللہ ہیں قرآن کو تکلیف پہنچا دیا گیا ہے مگر انہوں نے اس میں کینہ نہیں کیا، غمناک نہیں کر رہا ہے (۲) قرآن کو ان کے اہل مکہ ہم سے عربیہ، ان میں صاف صاف طور پر نزول کیا تو تمہارے سمجھنے کے لیے اس کو آگلی بات نہ سمجھنا چاہیے۔ (۳) قرآن کے وحی کرنے میں اس لمحہ (۴) تم پر پرماتھ وحی کرتے ہیں حالانکہ تم اس سے پہلے واقف بھی نہ تھے اس وقت کہ اس شخص اس لیے کہا کہ اس میں بہت سی خبریں تاکہ ان میں ہیں۔ یعقوب علیہ السلام کا معصیت کے بعد رافت کا تذکرہ کیا بھائیوں کے حسد کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کا گھوم ہونا معصیت عفت کی بدولت یوسف علیہ السلام کو میری صدمہ صلیب حاصل ہوا۔ لہذا قال سے قصہ شروع کرتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے خواب میں گیارہ ستارے اور چاند سورج کو اپنے لیے جبر کرتے دیکھا۔ باپ سمجھ گیا کہ اس کو ایک روز یہ دن نصیب ہوگا کہ اس کے گیارہ ستارے اور اس پر چاند سورج کے ستاروں سے کھائی اور چاند سورج سے ماں باپ کی طرف اشارہ تھا یہ سمجھ کر بھائیوں کے آگے بیان کرنے سے منع کیا کہ پہلے بھائیوں میں صدمہ نہ کر کے ساتھ کچھ بدی نہ کریں۔

یعقوب علیہ السلام کے بیٹے: واضح ہے کہ عدنان سے کوچ کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک گمان میں رہا ہے تھے ان کی جو بدوائیں تھیں ان میں قبیلہ حردان کے پوتہ راہیے اسحاق علیہ السلام بھی سیکر رہے ان کے بیٹے مصلیٰ شعیب پہاڑ میں جا بے اور یعقوب علیہ السلام نے باپ کی وصیت سے عدنان کی طرف اپنے حقیقی ماسوا غم کے بجائے ان کے ہاں گئے ان کی دو بیٹیاں تھیں بڑی لایا جس کی آنکھیں چوڑی تھیں پھوٹی رامل و راسین جو بہت خوبصورت تھی یعقوب علیہ السلام اس پر عاشق ہوئے۔ سات بیٹیاں ان کی کمریاں اس نے چاہتے بھرے آخر نکاح ہوا تو سچ کو اپنے پاس لیا کہ گور کیا، سون سے شہادت کی اس نے ہنر بھر کے بعد رامل سے اپنی نکاح کر لیا یاہ کے بیٹ سے وہ میں پھر سون پھر اپنی بھر یہود لہ اور افکار اور بدولتوں پیدا ہونے اور لایا کہ ساتھ جو چیز میں غلط فہمی ہوئی تھی اس سے دور آ کر بیٹا پیدا ہوا اور رامل سے یوسف علیہ السلام نہایت خوبصورت تھے پھر بنائیں کہ جن کو کفن کر پھر رامل نے انتقال کیا اور اس کے ساتھ جو بڑے بڑی چیزیں تھیں وہی تھی اس سے دانہ اور تھکنی پیدا ہوئے میں برسی کے بعد یعقوب علیہ السلام نے ان کی بیویوں کو دلاؤں کو دھکے مارے کہ اپنے وطن ملک کنعان میں آئے اور آپ کا اس میں رہے جس کا نام بلقان تھا۔ جو تھکن اور ناظمی کے درمیان تھا۔ باپس جس کو پہلے سلم کہتے تھے بیت المقدس سے تیں سکن اور سرے سے سات سکن ہے۔ اس کے قریب دو درخت تھیں ان کے فاصلہ پر وہ کوٹاں ہے جس میں بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو لایا تھا وہی اس کے قریب ایک احاطہ بنا ہوا ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے باپ یعقوب علیہ السلام کے ملازم تھے جس میں یوسف علیہ السلام کی عمر میں تھے کہ وہ انہوں کے ساتھ میز کھانا چراتے تھے چونکہ رامل حورنی کی یادگار تھے یعقوب علیہ السلام ان کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جس پر بھائیوں کو رشک تھا۔ انہیں انہوں میں یوسف علیہ السلام نے یہ غم پر کھانا جو منج کرنے کے بھائیوں سے کہہ دیا اور بھی لائی ان کی آتش رکھ میں تیل ڈال دیا۔ باپس کی

وادی میں مقرب ملک کے بیٹے ہیزکریاں گئے تھے چنانچہ کے لیے گئے تھے وہیں جا کر قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر سب سے پہلی روہین نے سخت کیا کہ خورہی نہ کرو بلکہ اس کو کنوئیں میں ڈال دو جو یہاں سے ہے اس کی وہ دو قتلوں تو اجاری جو باپ نے پہنائی تھی اور اس کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیا کہ جس میں ایک ہونہی پانی بندھ گیا تھا نہ کھانے پینے کے لیے اس لیے وہاں کا ایک غلط آنے دکھائی دیا جو جلعاد سے گرم صباغ اور دو تین لسان اور فرعونوں پر لاوے کے سے مسر جاتا تھا غلط نے آ کر نہ کیا اور اسی کو یہ پانی لیے کسی اور بھیجا یہ سب ملک نے اولیٰ تمام کیا اس نے دیکھا تو ایک زر کا مسلول ہوا - غلط میں فری - انہوں نے یوسف ملک کو نکالا اپنے اسباب میں بچایا - روہین نے کنوئیں پر جا کر دیکھا تو یوسف ملک کو تھکا ہوا اس کا سا میل کا غلط دلوں نے نکال لیا - پھر یہ وہاں کی صلاح سے سب نے مشتق ہو کر یوسف ملک کو نکالنے والوں کے آگے ہی - وہ بچے کا والد اس کے قریب بکری کے بچے خون کا کر مقرب ملک کے اس سہ لگے کہ میرے بچے نے پیدا کیا تب مقرب ملک اس کے لیے روہین کے اور کہا کہ میں اس کے تم میں رہتا ہوں کہ میں اتروں گا - غلط والوں نے مسر میں ہر کر تو حیدار باوجود اس کے ہاتھ نہ رخت کر دیا جو فرعون کا ایک امیر اور لشکر کا سردار تھا جس کو خورہی کہتے تھے - خورہی نے یوسف ملک کو اپنے گھر اور تمام کارخانوں کا حق کر دیا اور اپنی بیوی کو اس کی عزت و توقیر کرنے کی تاکید کی - یوسف یہ خود بصورت دار نہ ہو کر خورہی کی بیوی (زلیخا) سے فریخت ہو گیا اور اپنے ساتھ ہم بستہ ہونے کی خواہش رکھ لی - آخر جب یوسف اپنے والد نے ایک روز غلط پر کر یوسف ملک کا ہر ایک کر کے گئی کہ میرے ساتھ ہم بستہ ہوو اور اپنا بیوا میں اس کے ہاتھ میں چھو کر بھاگے پیچھے یہ بھی بھاگی اور باہر سے آتے ہوئے روہین کو خورہی و زلیخا پر شامیکہ زلیخا نے یوسف ملک سے ملنے کوئی کیا کہ مجھ سے مراد اور دیکھ تھا میں چلائی تو میرا میں میرے ہاتھ میں چھو کر بھاگ کر غلط یوسف ملک سے انکار کیا تب زلیخا کے خاندان میں سے ایک شخص نے یہ کہا کہ اگر کرا آگے سے چلا دو بے تو یہ بھی اور اگر پیچھے سے ہیں تو اب تو وہ کچا جب پیچھے سے ہیں دیکھا تو خورہی بوجھ گیا کہ کسی کی چلائی ہے مگر اس بات کا شکوہ اور توں میں چاہا ہو گیا - زلیخا کو بھی خبری اس نے دعوت کر کے ان عورتوں کو بدیا اور توجہ کاٹنے کے لیے ہر یک کے ہاتھ میں چھری دی تو یوسف ملک کو بنا سنوار کر چھوڑ دیا تھا اور کہی کہ میں اس کو بولی ہوں اس وقت تک تھا شروع کرتا - جب یوسف صلیب السلام پر آئے تو سب دیکھ کر حیرت میں آئیں اور بچے نے خورہی کے اپنے ہاتھ چھری سے کاٹ لیے (یعنی زلیخا نے لے لیے) - سب زلیخا نے تعریف کیا کہ یہ بکری تو وہ ہے کہ جس کی نسبت تم مجھے عادت کرتی تھیں - جب زلیخا نے پھر کیا کہ میرا کہنا نہ - گئے گا تو یہ مکمل ہو گا اور قید میں جائے گا یوسف ملک نے کہا کہ مجھے قید بہتر ہے - اور ہو دیکہ - یوسف ملک کی صداقت اور مصمت بہت نشانوں سے دیکھ گئے تھے مگر دفع وطن کے لیے یوسف ملک کو تاج قید خانہ بھیجا - اس کے ساتھ دو شخص اور بھی آئے غلط خانہ میں پیچھے گئے ایک فرعون کا ساتھی اور دوسرا ان بڑاں کا اور وہ ایک ذات دونوں نے خواب دیکھا یوسف ملک سے ساتھی نے بیان کیا کہ میں نے آپ انہو کا درخت دیکھا اس کی تین شاخیں تھیں اور اس کے پھل پھول آئے اور اس کے پھلوں میں انہو کے اپنے اور فرعون کا پالہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے اس انہو کے سس انہو کے اپنے اور فرعون کے ہاتھ میں دیا - دوسرے نے کہا میں نے پھل کھائے ہیں کہ میرے سر پر تین نوکر منہ روئیاں گئے ہیں فرعون کے لیے اور آپ کے نوکر سے میں سے برے کھا رہے ہیں - یوسف ملک نے خبر بیان کرنے سے پہلے ان کو دین حق کی تعلیم دی اور فرعون حرمیہ کے فرما دی کہ آپ کو کھانا ملے گا کہ خواب کی تعبیر پر کیا سونام ہے اللہ نے مجھے اور بہت سی باتوں پر مطلع کیا ہے اور انی مرید ہے کہ حرم کو قید میں کھانا ہر روز دیا جاتا ہے میں اس کے آگے سے پیچھے اس کا مل نہیں جاتا کہ ان کا کہو کہ قسم کا اور کہہ دو گا - (تاجلی ایسی) - مارویع امیر وہ الذی یول الیہ اثر خذک الامری لینی جس بات پر کوئی ہے آفرامہ و غیر کی ہے اس کو تامل کہتے ہیں اس میں خواب کی تعبیر بھی آگئی ایوں کہ کہ یوسف ملک نے پرایا کہ کھانا آئے سے پہلے میں تیار ہے خواب کی تعبیر بیان کر چکا ہوں گا







ہرمیان ہے یوسف خطہ کا دل بھرا آپ کا حال سن کر بھائی کو کہہ کر دھن پار کر کے دس کا پیسہ دے کر وہاں سے اٹھ کر ایک غوث خانہ میں جا کر  
 امت دے اور پھر دھرمیان کے پاس آئے۔ دوکان کا گلیا اور بھائی کو اپنے پاس بگھدی بیوی میں وجہ اٹھایا تھا وہاں اس کے دل پر جو کچھ  
 بھائی کا خیال تھا کیا ہو کر کے رونے لگا یوسف خطہ نے گلے سے لپٹا لیا اور منہ سے جرتے، ٹھونڈا ہوا کہہ دیا کہ میں ہی یوسف ہوں پھر تو مجھے لگ  
 کر دوں بھائی بڑی دیر تک روتے رہے اور بیوی میں کو ساتھ رکھنے کی تدبیر کی کر پڑا چاندی کا پیالہ اس کے ہونے میں رکھوا دیا وہ سب  
 غلے کر دوا سو مجھے چھپے سے آدمی روز آئے کہ تم ہمارا باب بڑا کے لئے گئے ہو۔ انہوں نے ہٹا کر کیا اسباب کی خوشی ہوئی بڑے بوٹی  
 کے اسباب سے شروع ہو کر بیانی کی لورت آئی اس میں وہ پہلے علی آباد و اقرار کر چکے تھے کہ جس کے اسباب میں سے لگے اس کی ہزار میں  
 اس کو ظلم پہنچا ہے۔ یہ سب کچھ کانوں تھا۔ چھٹا انہیں کی غصہ کی ہوئی بات تھی اس لیے بیانی میں کہہ گئے کہ تدبیر خدا تعالیٰ نے یوسف خطہ  
 کے دل میں لگا دی اس میں اختلاف بھی کوئی نہ تھا۔ یہ وہ چوک خاصا ہے کہ بیانی کو لائے تھے وہ اور ان کے ساتھ اور بھی یوسف خطہ  
 الامام سے عرض کرنے لگے کہ جاز ہوا صاحب ہے وہاں کر کر جائے گا اس کی جگہ ہم میں۔ سے آپ ایک کو رکھ لیجئے ان سے پہلے اس کا بھائی  
 یوسف بھی پوری کر چکا ہے (انہوں نے عرض میں اتمام لگایا اس سے مراد وہاں ہے کہ داخل اپنے باب کے بت چلا لائی تھی جو یوسف  
 علیہ السلام کی معرفت رہے ہوں گے کیونکہ ان کے ایسی ایک چیزیں اٹھایا کرتے ہیں اس قدر اس طرف اشارہ ہو جو مشہور ہے کہ ان کی  
 پھر وہ بھی انہیں چاہتی تھیں۔ حضرت اسحاق خطہ کا پانا جو تیر کا چلا آتا تھا یوسف خطہ کی کر میں باندھ دیا تاکہ پوری کی علت میں ان کے دستور  
 کے موافق انہیں کے پاس رہے۔ یوسف خطہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا پھر یا نہ انہوں نے کہا کہ اب یہ کہنا چاہیے ہے کہ بھائی دس سے کہا  
 میں تو یہاں سے نہیں جا سکتا تم اپنے باب سے جا کر یہ سب ماجرا بیان کر دو۔ ہمارے سامنے اگر سب حل ہیں نہ تھا تب یہ بات نہ فرمائیے بھی  
 تمہاری بھائی ہوئی کوئی بات ہے۔ پس پھر صبر کے دو کیا ان سے ہے پھر ان سے اٹھ اپنے خیر میں چل کر کواڈاز دارو نے لٹکا کر اپنے یوسف  
 کو کھوکھیاں اور صفوں اور فرم کے مارے انہیں سفید ہو گئیں بھائی بڑی دیر مگر اس کے ساتھ خیر علیہ السلام کو یوسف کے خواب سے کہ اس  
 کو بھائی اور اس باب ایک روز مجدہ کریں گے یا الہام سے یہ اسے بھی کہہ دیا کہ روز اللہ مجھے ان سے ملے گا۔ وَاَخْلَصَ مِنْ قُلُوْبِهِمْ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ  
 میں ہی طرف اشارہ ہے۔

اس اسید پر حضرت یحیٰ خطہ نے چٹاں سے کہہ کر جاز یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کر دیا اور اللہ کی رحمت سے اسید پر  
 کیونکہ اسید کی کافروں کی نشان ہے پھر وہ مصر میں آئے اور اگر یوسف خطہ سے اپنے باب کو سلام ہو وہ اسے خبر دیا کہ میں بوز عہا ہوں  
 میرا ایک بیٹا تو پہلے جو چکا ہے جس کے غم میں میری آنکھیں سفید ہو گئیں اس کے پھرنے بھائی کو کہہ کر قسطنطین لیا تھا اب، تم کو آپ نے قید  
 کر لیا۔ تم پر دم کھا اسے پھر دینیجے ہم طاقت نہ بدت کے وہ کہ ہیں پھر دینیجے بد کا کار کا اور پھر نہیں اور ہم پر معیت پڑی ہے) پہنچ کر کہا ہے  
 غر۔ سے کہنے لگے کہ ہم معیت زدہ ہیں اور تم کو نے دام کے تیرے پاس آئے ہیں (کیونکہ کسان کا سوسہ میں نہیں چلا تھا) ہم کو نہ  
 حمایت تر اور صوفی دعا لگے یہ تم یوسف خطہ کو خطا نہ ہو مکار اور غیر لوگوں کو اپنے پاس سے دور کر کے اپنے ہاتھوں سے کہ تمہیں یاد ہے  
 تم نے یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے کہا کہ کیا آپ یوسف ہیں؟ اس نے کہا نہیں تب تو ہر ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب  
 روئے پھر بھائیوں نے شرمندگی کے مارے سر نہا کر بھائی اور اپنی خطا کا اقرار کرنے لگے۔ یوسف خطہ نے ان کو معاف کیا اور انہیں اپنی پر خیر مصر  
 میں اور فرعون کے پاس بھی پہنچ کر یوسف خطہ کے بھائی آئے ہیں فرعون نے کہا کہ اسے یوسف اپنے گھر آئے کو سبک دلائے میں ان کی  
 عزت کر دں مگر یوسف خطہ نے بھائیوں کو بڑے سامان کے ساتھ اپنا بیوی و بچہ دے کر روانہ کیا کہ میرے باب کے سر پر ڈال دو وہ بیٹا  
 ہوئے گا۔ تو یہ ایک طرز تھا یا یہ کہ انہیں باطل نہیں تھی جس قسم کے مارے ضعیف بھر ہو یا تھا جب یہ ان کا راز تھا تب جانا کو فشی





جانبوں کے والد کے وقت موجود تھے۔ میراثی طرح۔ ہے۔ تم کو امت یہ باتدیان کرنا کہ جس کو یہ سونے تو بیت کے سر اسروانی یا اگر  
 لہا نہیں تو اور کیا ہے؟ اس لیے سوجہ حبش ورمس اندو لعلب کہہ بہت تھ ہے۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی نبوت اور قرآن کا الہامی  
 ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (۲) امام کھو اس سے لے کر وہر معوضون تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی رتہ ہے۔ یہ کہ جب کتنی ہی  
 فو مثل کریں اور ان کے کہنے کے موافق تجوات بھی دکھادیں نہیں وہ ایمان نہیں لانے کے۔ اور آپ پر اور قرآن پر اور ایمان پر لانا تو  
 کہو جب نہیں۔ واللہ تعالیٰ کی توحید پر بھی تو ایمان نہیں لاتے۔ یا رجا بکہ لاک سے لے کر تین سرور ہونا تہ و تہات (۱) امت تک میں  
 بلکہ اپنے وجود میں امت دن متکرم دن دیکھتے ہیں کہ جو ہر سے وعدہ لائے ہیں کہ ہر ہاں حال سے وہی دے رہی ہیں۔

بر تمیہے کہ لا زمین رو  
 (۱) لائے لہ کو

اور جو ایمان بھی انہ پر لاتے ہیں تو اس کے ساتھ شریک کا ان کا بھی ساتھ ہی لائے رکھتے ہیں۔ مائونین انکو عہد جالبہ اللہ ہذا مشیر کون  
 کہ کے بت پرست خدا تعالیٰ کے قتل تھے مگر میں۔ کے ساتھ اور بے مینا۔ ان ہی شریک سمجھتے تھے۔ فرشتے اور ان کو ان کی بیٹیاں کہتے  
 تھے۔ حج کے بارے میں جو عام اس کی عورت حضرت روافیم علیہ السلام کے نمونہ اور یاد گاری ہوئی جانی ہے۔ اور ابھی تمہید میں یہ کہتے تھے  
 لبیک لا شریک لک لا شریک ہو لک مملکت و مایمکت (رد اسلم) کہ میرا کوئی شریک نہیں۔ بجز ایک شریک کے جس کا تو مالک ہے  
 و تہا مالک نہیں۔ اسی طرح عیسائی بھی اللہ کا ایک کہتے تھے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ میں میں سے ایک حضرت صلی  
 علیہ السلام ہیں۔ جن کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں اسی طرح خود اور دیگر تو سمجھا۔ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ مرد و بی و جتے ہزاروں ان  
 کے شریک بنا رکھے ہیں۔ کہ جن کی یہ سورتیں اب تک پڑھنی جاتی ہیں۔ پھر ایسے قسم کے انہوں نے کیا۔ انہوں نے کہ وہ آپ۔ اپنے واقعات  
 دیکھ کر خصوصاً معجزہ کے طور پر یہود کے کہتے تھے۔ حضرت زلف علیہ السلام کا صحیح حال یہ کہ ابھی قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ یہاں سے  
 کہہ: **قُلْ هَذِهِ سُبُلَانِي اَدْعُو إِلَى اللّٰهِ عَلَى خَصِيصَةٍ مِّنْ اَوْسُنِ قُرْآنِي** کہ میرا ہر ایک طریقہ ہے کہ بصیرت بخشنے والی۔ درجست کے ساتھ  
 صرف میں بلکہ میرے بعد اور ہر دوسرے میں کوئی بھی خاص اللہ کی طرف دلاتے ہیں۔ **يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ اور اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھانے سے**  
**یا کہ سب وہاں میں اللہ کی اور میں ہرگز شریک نہیں ہوں کہ کوئی اس کا جانا۔ اس کے مگر کا حکم کا مائونین**۔ وہی جو جہاں ہے کہ ہے  
 درجہ کیا۔ یعنی تین نظر ثبوت و آیات کے میرے طریقہ توحید کہ کھو کہ اس میں کیا برائی ہے۔ جس لیے تم نہیں مانتے۔ (۲) **مَا اَرْسَلْنَا مِنْ**  
**قَبْلِكَ رَاٰءَ جَاہِلِيَّةٍ مِّنْ اَلْجَاہِلِيَّةِ** سے لے کر ملا قفلون تک مشرکین عرب اور خود خدا دینی کے چاشن کا جواب دیتے عرب کے مشرکین  
 یہ کہتے تھے کہ نے یا اللہ خود دینی ہدایت مہدود ہے۔ اور اس کے نزدیک نہ دینے طریقہ پانچ ہے تو اس سے فرشتہ ہی کیوں نہیں بھیج دے  
 کہ جن کے کہنے میں کسی کو بھی شریک ہے اس کا حقیقی جواب بھی ایسے موقع پر دیا ہے۔ **یَا مَرْکُزِیْنِ** اے تو ایمان کی عقل میں ہو کر آتے ہر  
 ان پر بھی وہی ہے۔ **یَا مَرْکُزِیْنِ** ہر رسول پر ہوتا ہے۔ اور دنیا یہ جواب انہی دیتا ہے کہ **فَرَقْنَا بَیْنَهُم وَاَسْمٰلَ وَاَسْمٰلَ وَاَسْمٰلَ** کو تو بزرگ یہ اور خدا کا ہادی  
 مانتے۔ **سَلَامٌ وَاَسْمٰلَ** دیتے تھے۔ اور یہود انہی اپنے اسی خاص شہادت سے یہ کہتے تھے کہ **مَرْکُزِیْنِ** خدا کا رسول نہیں ان کو جواب دیتے ہے **فَرَقْنَا**  
 موی علیہ السلام اور موی علیہ السلام اور ان کے درمیان بھگدون۔ رسول کے تم بھی تو خاص ہو ایمان میں رو کیا ہے تمی جو حضرت محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں نہیں پاتے؟ **مَرْکُزِیْنِ** ان سے اقرا ت صادر ہونے ہیں تو تم پہلے بھگدون کوئی حقیقت و اہیت مقرر کرلو (کی کوئی گے کہ خلاف حارت  
 کوئی بات۔ لی نبوت سے سرزد ہونے کو توجہ کہتے ہیں۔ یا مگر تم کو کہ وہ حضرت محمد ﷺ میں کہ تہ رہیں؟ اس میں کہہ بھی ساتھ نہیں کہ وہیے  
 کسی بھی۔ جہاز صادر نہیں ہونے مگر کوئی ان کی طرف دی۔ لہا ہوتا تھا تو آنحضرت ﷺ بھی اس میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو کہ





مُؤْتَوًى مِّنَ الْأَرْضِ ۚ لَیْسَ لَكَ الْخِمْفُ زَمَیْنُ كِی وَحِیَّتْ ۚ (ہر جو زمین پر ہوئے کے) اور اس میں پہاڑ اور دریا ہیں اگر سنے۔ ۱۰۰۔ ہر ایک پہاڑ میں چھوئے ہوئے گئے چھوئے غلات سے در کے بعد ہر رات ان کے سنے۔ اور زمین میں لکھ کر دیا کے ہونے کے بعد جو کہ اس پاس تازہ کر کے ہیں وہاں ہے کہ اس میں جو اس کے پاس والے میں نہیں ہوئے اور اس بات سے کہ زمین کی غلات لکھ ہیں اس میں بھی نہیں ہوئے وہ بھی نہیں صرف ایک لکھ کر دیا کا چھوئے پھیلا ہوا ہے اور اس بات سے کہ سب کا ایک پانی ویاہل ہے ہر پہاڑ لکھ ہیں اپنے وجود اور قدرت کا ان کا کھوت کرنا ہے کہ وہ انہیں از خود نہیں۔ ہر صرف ایک ہی ہیں جو ہر پہاڑ پر دیا ہوئے ہیں اگر سنے ہر پہاڑ سے فرشتے ہر دیاں کات میں سے ہوتا کام ہے؟ ان لکھ کر دیا میں اس قدر دیاں ہیں کہ قرآن ہی کا ہر ہے۔

وَإِن تَعَجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ إِذَا كُنَّا رَبًّا عَلَانَا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیدٍ ؕ  
 أُولَئِكَ الدِّیْنُ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ؕ وَأُولَئِكَ الْأَعْلَىٰ فِیْ أَعْنَاقِهِمْ ؕ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ؕ هُمْ فِیْهَا خَالِدُونَ ۝  
 وَیَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثَدُتُ ؕ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَعْفَرٍ لِلنَّاسِ عَلٰی ضَلٰلِهِمْ ؕ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیدُ الْعِقَابِ ۝  
 وَلَیْقُولَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا كَلَّا نُنْزَلُ عَلَیْهِ آیَةُ مِنْ رَبِّهِ ؕ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ؕ  
 اللَّهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْفٰی وَمَا تَغِیْضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهُ بِحُسْنِ عَدَدٍ ۝  
 عَلِیْمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝  
 سَوَاءٌ قَبْلَهُ مَن أَسْرَعَ الْقَوْلَیْ وَ مَن جَهَرَ بِهِ وَمَن هُوَ مُسْتَغْفِرٌ بِالْیَلِیْلِ وَسَابِّ ۝  
 بِمَنْهَارٍ ۝  
 لَهُ مَعْقِبَتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ یَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ؕ إِنَّ اللَّهَ لَا یَغْیَرُ مَا یَقُومُ حَتَّى یُغْیَرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ؕ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءً فَلَا مَرَدَّ لَهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ ذَلِّ ۝









مردوں جو جہاں آفتاب و چاند کے طوع و خیر کے وقت چمک رہے ہیں یا امیران و بزرگوار کی کھالیں پھینک رہے ہیں اور جو آگ میں گھلایا جاتا ہے اس پر بھی گرمیوں میں فرق ہے۔ وہی طرح کو باطل و ظاہر میں سے مشابہ ہو مگر جس طرح جھاک اڑھانے میں اور پانی نہ ہوتا جیسا طرح حق بات پر جتنے کا رویہ ہو اور جس میں جتنے کیلئے قرآن آسمان سے ابر و رحمت کی طرح ہزار ہا رحمتوں سے بھی گناہے ہے۔  
 دے دے عالم میں حسب استعداد و نفس پادشاہی کے زمین پر پڑنے دینے کے لیے دے گا۔ یا ایک مثال ہے تو دراصل کے لئے۔

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الْحُسْنَىٰ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ اَنَّ لَهُمْ

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوءُ

الْحِسَابِ ۚ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ يَأْسُ الْيَهُودُ ۚ اَقْسَنُ يَعْمُرُ اَنْتَا اُنْزِلَ

الْيَنَّا مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمْ هُوَ اَعْلَىٰ ۚ اِنَّا نَتَذَكَّرُ اُولَٓئِكَ الْاَلْبَابِ ۝

الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا

اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَقِفُونَ صُوءَ الْحِسَابِ ۝

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ ۖ اَقَامُوا الصَّلَاةَ ۖ وَانْفَقَوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

سِرًّا وَعَدَايَةً ۖ وَيَبَادُرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عِظَى الدَّارِ ۝

جَنَّتْ عَذَن يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ ۖ وَزَوَّجْنَاهُمْ ۖ وَذَرَيْنَاهُمْ

وَالْمَلَائِكَةَ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۖ فَنِعْمَ

عِظَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُوصَلَ ۖ وَيُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْعَذَابُ

وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ ۖ وَ يَقْدِرُ ۖ وَفَرَحُوا

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝

جنہوں نے اپنے رب کا کلام مان کر اپنے لئے اور جنہوں نے اس کا کلام نہ مانا ان کے لئے اس میں بڑی سزا ہے جو اس میں اور اس کے ساتھ عذاب اور بھی ہے۔ عذاب میں، باقیوں کی زندگی کے (فراغت کے بعد) سے بچنے کے لئے اور (قرآن میں) اور (قرآن کا احاطہ ہے) عذاب کا عذاب ہے اور (قرآن کا) ہے۔





















جواب: مقتول ندے کے گھس اٹکار کرنے پر ہمارا ہونے کا اور ہر عرب ہے۔ ہمارا ہی منظر کشی کرتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُصْرِبَنَّكُمْ ۖ وَمَنْ أَرْضُنَا أَنْ نَلْعَنَهُ فِي مَلَكُوتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْدِكُنَّ الظَّالِمِينَ ۖ وَلَنُسَكِّنَنَّكُمْ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَيَعْبُدُ ۖ وَاسْتَغْفِرُوا وَخَافَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۖ وَمَنْ وَرَّاهُ جَهَنَّمَ ۖ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ ۖ يَتَخَمَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ ۖ وَيَرَاتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمُعْتَدٍ ۖ وَمَنْ وَرَّاهُ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۖ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَلِكَ هُوَ الْعَذَابُ الْبَعِيدُ ۖ

اور کھڑوں نے اپنے درواری سے کہا کہ تم جیسے اپنے ملک سے باہر نکال دیں گے وہ تم کو اسے دین میں بھی مصروف کر دے گا۔ سب نے اس کی طرف دیکھی کہ یہ امر ان ظالموں کو بخود ہلاک کرنا اسی کے ارادے ہیں کہ بعد کو تم کو دنیا پر بدامی کے چارہ دیاں گے جسے چاہو گے مرنے سے بچنا اور انے سے ڈرنا۔ ان نے میرے مذہب سے خوف کھا اور خوشیوں نے فیصلہ چاہا اور ہر ایک نے چارہ مرگ کرنا سمجھا۔ اسی کے لئے قلم چارہ دینے لگا جس کو کبھی کبھار حضرت نے چاہا کہ اسی کو کھجے۔ خدا، بیکار اور ہر ایک نے اس کو سخت آتی تھی (موت کے احباب جو خود ہیں کے اعلان کردہ دوسرے عالمی نہیں اسی کے آئندہ وقت (عقوبت) ہے جس میں تمہیں کی جس کی تمہیں ہے اپنے آپ کا انکار کیا جیسا کہ یہ کہیں کے اعلیٰ گویا کہ ہیں کہ جس کو ان کی کسی کے دین پر خدا کا لے لے لگی ہو جس کی انہوں نے دنیا میں کہا تھا اس میں سے کبھی ان کے ہاتھ میں نہ آوے۔ یہ ہے جو بے دینی کا عالمی۔

[illegible]

تفسیر: سبیلہ کٹاری اور باتوں کے ایک یہ چمکی کر انہوں نے انجام کار انبیاء علیہم السلام سے جو بھی کہہ یا کیا کہ یا تو ہم ہمارے مذہب میں جاؤ (اگر چاہتا رہی سے انبیاء علیہم السلام ان کے مذہب میں نہ تھے مگر پھر آجاتا جو باتوں کے لئے کہ انبیاء علیہم السلام نے انہیں کے شہروں اور انہیں کے قبیلوں میں نشر و پراپ کیا ابتداء میں کفار سے مخالفت بھی ظاہر نہ کی تھی اس سے وہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو اپنے مذہب میں جاتے تھے اس لئے مگر مذہب میں آئے تو کفار نہ نہ ہم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ جو سے بول دو اپنی حکومت و رشوت کے گھمنڈ پر بولتے تھے مگر اللہ کے لئے کسی کا زور کیا مل سکے۔۔۔ دنیا کے بادشاہوں کے انچوں کی جو کوئی نہ مڑتی کرتا جاتے تھے کہ وہاں سے جہاں تک اللہ کے

[illegible]







اللَّهُ أَكْبَرُ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ وَإِجْتَنَبْتُ مِنْ قَوْي الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَدَرٍ ﴿٦﴾ يُشَقِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِأَقْوَالِ الثَّائِبَاتِ فِي الْحَيَوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الْقَالِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٧﴾

(اے طالب! کہہ دے کہ اللہ بڑا ہے۔ تاکہ لوگ اس کی شان میں یاد رکھیں۔) ۵۔ اور مثال کلمہ خبیثہ کی شجرہ خبیثہ کی طرح ہے۔ ۶۔ اور میں نے زمین کی قوت سے اس کے قدر سے اجتناب کیا۔ ۷۔ اللہ ایمان والوں کو دنیاوی و آخری حیات میں قائم باتوں کی طرف متوجہ کرے گا اور گمراہوں کو گمراہ کرے گا۔ اور اللہ جو چاہے وہی کرے گا۔

ترجمہ: کلمہ مسموم طبعہ صفت بدل سے ۵۔ کلمہ خبیثہ کی کیفیت اور مثال کے لحاظ سے کلمہ خبیثہ کی شجرہ کی طرح ہے۔ ۶۔ اور میں نے زمین کی قوت سے اس کے قدر سے اجتناب کیا۔ ۷۔ اللہ ایمان والوں کو دنیاوی و آخری حیات میں قائم باتوں کی طرف متوجہ کرے گا اور گمراہوں کو گمراہ کرے گا۔ اور اللہ جو چاہے وہی کرے گا۔

ترجمہ: احتیاطاً، سوا کا حال بن کر اس کے حال کی یاد دہانی کرنے کے لیے مثال بیان فرماتا ہے۔ ۵۔ کلمہ خبیثہ کلمہ طبعہ کی طرح ہے۔ ۶۔ اور میں نے زمین کی قوت سے اس کے قدر سے اجتناب کیا۔ ۷۔ اللہ ایمان والوں کو دنیاوی و آخری حیات میں قائم باتوں کی طرف متوجہ کرے گا اور گمراہوں کو گمراہ کرے گا۔ اور اللہ جو چاہے وہی کرے گا۔

ترجمہ: احتیاطاً، سوا کا حال بن کر اس کے حال کی یاد دہانی کرنے کے لیے مثال بیان فرماتا ہے۔ ۵۔ کلمہ خبیثہ کلمہ طبعہ کی طرح ہے۔ ۶۔ اور میں نے زمین کی قوت سے اس کے قدر سے اجتناب کیا۔ ۷۔ اللہ ایمان والوں کو دنیاوی و آخری حیات میں قائم باتوں کی طرف متوجہ کرے گا اور گمراہوں کو گمراہ کرے گا۔ اور اللہ جو چاہے وہی کرے گا۔

برخلاف روحانی لذت کے اور نیز جسمانی لذت جس ایک معاشرت کے بعد جاتی رہتی ہیں۔ برخلاف روحانی لذت کے دوسری صفت بھی اس میں موجود ہے کہ کنگ اس تحریر میں جس میں کسی قوم میں گڑی ہوئی ہیں اور جس جو بہر ہمارے پاک ہے۔ ظہیر وہا سے رہی ہے اور نیز اس کی جڑوں میں جن کو وہاں اور بہر ہمارے ظہیر کی تعلیمات کا پانی دیا جاتا ہے۔ تیسری صفت بھی اس میں ہمہ طرف سے پائی جاتی ہے اس مجموعہ صفت کی روشنائی میں ایک ہوا، داکٹس میں اور دوسری ہوا وہ کہ جس میں پانی اٹھی ہوئی ہے اور اس کے بہت سے اقسام میں مگر ان کا مصلحت اس میں (اولیٰ الشیخہ) لاسرائیل میں یہ چیزیں ہیں خدا تعالیٰ کی معرفت کے داکٹس میں تامل کرنا جو عالم و جہاں اور عالم الکلام اور عالم طبی میں موجود ہیں اور اس کے عشق اور محبت میں رہتا ہے اور اس کی پراکٹک کرنا وغیرہ وغیرہ۔ دوسری شاخ کو جس کو کہ کنگ صفت سلی علیہ السلام نے (الصلوٰۃ علی الخلق) سے تعبیر کیا ہے اس میں عشق پر ہم کرنا انتقام سے دور کرنا، ایمانی کے ساتھ بل میں بھلائی کرنا بہت سی چیزیں شامل ہیں۔ تیسری صفت اس کا مرتبہ ہو، اس کو بھی ظاہر ہے جو کئی صفت ہر وقت چل کر اس میں بھی اس شجرہ میں ظاہر ہے جس کے بدل میں یہ شجرہ ہو گا وہ اس سے ہر وقت مشعل رہے گا جو ہمہ طرف کی گئی گا اور اس میں اہل ایمان سے غرضت و روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے جو وہاں تو فاروق پر پیدا ہوئے ہیں مگر اس کو نیک کاموں پر براہیجہ کرتے ہیں اس کے مقابلہ میں کنگ صفت خیریت کے ساتھ تعبیر دی ہے اور کنگ صفت کنگ صفت کی کہ فرمائی کرنا ہے اس کے بعد کنگ صفت کی منبوی بیان کرنا ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر پیدا ہوئے ہیں میں ایمانداروں کو کثرت قدم سے کنگ دینا کا ثبات تو ظاہر ہے آخرت کی اول منزل پر پہنچا ہوا ہے اس پر ثابت رہے گا کنگ صفت کو جہاں شامی رہے گا جیسا کہ معاشرت میں وارد ہے۔ ایمانداروں کو کثرت دیکھنا کنگ صفت میں کنگ صفت کا وہ مصلحت کی طرف سے جس سے کوئی باز نہیں کر سکتا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحْلَوْا قُوْمَهُمْ دَارَ الْنَّوَارِ ﴿۱﴾  
جَحَنَّمَۙ يَصْلُوْنَهَا ۚ وَ يَنْسُ الْقِرَارُ ﴿۲﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اٰثِمًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاَنْ مَّصِيْرُكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَ يُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَهُمْ سِرًّا وَّ عَلٰنِيَةً ۚ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّآتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيْهِ وَلَا خِلَافٌ ﴿۴﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الشَّجَرِ زُرْقًا لَّكُمْ وَ تَحْتَ لَكُمْ الْفُلُكُ لِيَخْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمْ الْاَنْهَارَ ﴿۵﴾ وَ مَنَعَكُمْ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرَ دَآبِّيْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمْ الْاَيْلَ وَ الْكِهَارَ ﴿۶﴾ وَ اَسْخَرَكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَ اَنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تَحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ

كَفَّارٌ ۖ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ  
نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۚ رَبِّ إِنَّهُمْ أَضَلُّونَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ، فَمَنْ تَتَّبِعُنِي  
فَإِنَّهُ مِنِّي ، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَافِرٌ تَجِيمٌ ۝ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ  
دَارِيكَ يَوْمَئِذٍ غَيْرَ ذِي زُرْعَةٍ عِنْدَ أَيْمَتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ  
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ  
يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ نَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نَعْلُنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ  
مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي  
عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ، إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعٌ دَلِيلٌ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي  
مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ  
وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝





[illegible][illegible][illegible]

يَوْمَ نَبْدِلَ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَبَرَزْنَا بِالنَّارِ الْوَحِيدَةِ الْفُجَارِ ﴿٥٠﴾

وَوَكَّلْنَا الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّبِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَّابِلُهُمْ مِنْ قَطْرَانٍ

وَتَغْشَىٰ وُجُوهُهُمُ النَّارُ ﴿٥﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۖ إِنَّ

اللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَذَا نَذْرٌ لِلنَّاسِ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾



فرشتوں، رسولوں اور ان کی فرمودہ پر، دوسری تو یہ مصلیٰ ہے کہ جس سے نیک کام کر سکتا ہے ان دونوں تو قوس کی اعجازاً - عبادت ہے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے ہیں۔ پس رسول کی طرف جو اصل کا اصول ہے پہنچے، نفس و بدن، عواذہ و لیعلیٰ عواذہ، انما هو بطن واحد میں اشارہ ہے کہ لئے کہ ایمان اور محرم علیٰ عمل کی بنیاد ہے اور دوسرے کی طرف ولیدہ کفر و کولہ الا لکباب میں کہ لئے کہ یہ مجھے سے عزت و تکریم کا نیک کاموں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اللہم و لکما الحسنات۔۔۔ اور غرض ۱۱ اور ۱۲ و ۱۳ میں یہ وقت ہے کہ ہر قسم کی یہ پھر تمام ہوا۔

